

شکرتہ العبر

شیخ الحدیث محدث اعظم علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

85060	تذکرۃ القبر	نام کتاب
	حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مصنف
	مولانا محمد شریف نقشبندی	مرتبہ
	اگست 2001ء	سال اشاعت
	ایک ہزار	تعداد
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور	ناشر
	روپے	قیمت
	ملنے کے پتے	

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7247350-7225085

فیکس:- 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:- 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

Green Dome International Ltd.

148-164 Gregory Boulevard, Nottingham. NG7 5JE U.K.

Tel:- 0115-911 7222 Fax:- 0115 911 7220

عنوانات



نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	تذکرۃ القبر	۲۵
۲	قبر میں مومن و کافر کے دباؤ میں فرق	۲۵
۳	قبر کے دباؤ سے نجات یافتہ شخص	۲۵
۴	تسبیح و تہلیل سے قبر کا کشادہ ہونا	۲۶
۵	حضرت ابن عباس کی روایت	۲۶
۶	عرش الہی کا حرکت کرنا	۲۶
۷	حضرت حسن کی روایت	۲۶
۸	عذاب قبر سے نجات کی وجہ کا حصول	۲۶
۹	حضرت زینب کی قبر کی کیفیت	۲۶
۱۰	حضرت ابو ایوب کی روایت	۲۸
۱۱	ابن ابی بلینکہ کی روایت	۲۸
۱۲	حضرت عائشہ صدیقہ کی آہ و زاری	۲۹

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۳	فاطمہ بنت اسد کا قبر کے دباؤ سے نجات پانا	۲۹
۱۴	نافع کا آہ و زاری کو نانا	۲۹
۱۵	انبیاء کی قبر پر دباؤ نہیں	۳۰
۱۶	مسلم اور کافر پر قبر کے دباؤ میں امتیاز	۳۰
۱۷	معصوم اور غیر معصوم کا اجر	۳۰
۱۸	عذابِ قبر سے نجات کا حصول	۳۱
۱۹	فرمانبردار اور نافرمان میں فرق	۳۱
۲۰	نافرمان کے لیے قبر کا دباؤ کیا ہے؟	۳۱
۲۱	معصیت سے بخشش کا حصول	۳۲
۲۲	فرشتوں کا پل صراط پار کرنا	۳۳
۲۳	پاؤں کی حرکت میں حکمت	۳۳
۲۴	قبر میں اعمال کی آمد	۳۳
۲۵	مردہ اور اعمال کا باہم گفتگو کرنا	۳۳
۲۶	اللہ سے نہ ڈرنے کا سبب	۳۴
۲۷	قبر کا مردہ سے کلام کرنا	۳۵
۲۸	مومن مردے کو قبر کا مرجھا کرنا	۳۵
۲۹	قبر کا کافر سے ہم کلام ہونا	۳۶
۳۰	سٹر اژدہ کا نزول	۳۶

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۱	زبان نبوی	۳۶
۳۲	حضرت ابو ہریرہ کی روایت	۳۶
۳۳	ابو الحجاج ثمالی کی روایت	۳۷
۳۴	مومن کے پاس ملائکہ کا نزول	۳۸
۳۵	مردوں کا قدموں کی آواز سُننا	۳۸
۳۶	قبر کی پکار	۳۹
۳۷	حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت	۴۰
۳۸	یزید بن شجرہ کی روایت	۴۰
۳۹	دنیا میں کیا ہوا کام آئے گا	۴۱
۴۰	دہشت کا مکان	۴۱
۴۱	اسمعیل بن ابراہیم شیرازی کا بیان	۴۱
۴۲	گوشہ قبر سے آواز آنا	۴۲
۴۳	مردہ کی آنے والے مردہ سے پکار	۴۲
۴۴	ایک شب کی اہمیت و افادیت	۴۲
۴۵	سوالات و جوابات قبر	۴۲
۴۶	قبر میں مردہ سے سوالات و جوابات	۴۲
۴۷	منافق و کافر سے سوالات و جوابات	۴۲
۴۸	حضرت انس کی روایت	۴۵
۴۹	بشیر بن کمال کی روایت	۴۵

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵۱	صاحبِ موت کے اعمال کی کیفیت	۴۶
۵۲	مومن و کافر کو بشارات	۴۶
۵۳	فرمانِ نبوی	۴۷
۵۴	مومن کے لیے عجوبہ خوشخبری	۴۷
۵۵	نصرتِ الہی کی طلب	۴۸
۵۶	قبر میں آزمانے والوں کی تعداد	۴۸
۵۷	ابن جوزی کا بیان	۴۸
۵۸	ابن حجر کا بیان	۴۸
۵۹	قرآن کا مُردے کی امداد کرنا	۴۹
۶۰	مُردہ کے لیے نجات کا حصول	۵۰
۶۱	ملائکہ کا خدمت بجالانا	۵۰
۶۲	مردہ کا اہل خانہ کے پاس آنا	۵۱
۶۳	حضرت ابن عمر کا بارگاہِ نبوی میں غرض کرنا	۵۱
۶۴	توحید و رسالت کا شاہد ہونا	۵۲
۶۵	ملائکہ کا بہشتی تحائف لے کر مُردہ کے پاس آنا	۵۲
۶۶	دروازہ کا کھل جانا	۵۳
۶۷	مُردہ کی سماعت	۵۴
۶۸	صالح اعمال کا گھیراؤ	۵۴
۶۹	فرشتہ عذاب کی روانگی	۵۵
	ملائکہ کے سوالات و جوابات	۵۵

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷۱	ملائکہ کا ولی اللہ سے خطاب	۵۶
۷۲	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت	۵۶
۷۳	ولی اللہ کی بارگاہ ایزدی میں التجار	۵۶
۷۴	فرمان نبوی	۵۷
۷۵	بارگاہ نبوت میں سوال کرنا	۵۷
۷۶	دُعائے مغفرت کرنا	۵۷
۷۷	حضرت عمر و بن عاص کا وصیت کرنا	۵۸
۷۸	قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت	۵۸
۷۹	قرآن مجید کی بعد از موت عملی کارروائی	۵۹
۸۰	قبر کو گشادہ کیا جانا	۵۹
۸۱	بہشتی نور کے دو چراغوں کا حصول	۶۰
۸۲	قرآن کا دن رات خبر گیری کرنا	۶۱
۸۳	سود مند علم کی تمتا کرنا	۶۱
۸۴	قبر میں آزمائش کی گھڑیاں	۶۱
۸۵	کافر کے لیے آزمائش	۶۲
۸۶	ثابت قدمی کے ثمرات	۶۳
۸۷	افسوس کہنا	۶۳
۸۸	اعمال کی کارکردگی	۶۳
۸۹	نیک اعمال کا گھیراؤ کرنا	۶۴
۹۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۶۵

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۹۱	کافر کی رُوح کی کیفیت	۶۵
۹۲	آرواح کا آرواح سے سوال کرنا	۶۶
۹۳	قبر میں پُرسکون بیٹھنا	۶۷
۹۴	لفظ "کافر" کی تحریر	۶۷
۹۵	مومن کا قبر میں ثابت قدم رہنا	۶۸
۹۶	آزمائش کے مقررون	۶۸
۹۷	قبر پر کھڑے ہو کر دُعا مانگنا سنت نبوی ہے	۶۸
۹۸	شیطان کی قبر تک پرواز	۶۹
۹۹	ابن شاپہن کی روایت	۶۹
۱۰۰	یزید بن ہارون کی خواب میں زیارت کرنا	۷۰
۱۰۱	قبر سے سوالات و جوابات سماعت کرنا	۷۰
۱۰۲	ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وسیلہ سے مغفرت کا حصول	۷۱
۱۰۳	ملائکہ کا اہل سنت پر مقرر کیا جانا	۷۱
۱۰۴	شیخ عبد الغفار قوصنی کی روایت	۷۲
۱۰۵	فوائد تذکرہ	۷۲
۱۰۶	سوالات کرنے والے ملائکہ میں اختلاف	۷۲
۱۰۷	راویان حدیث میں اختلاف	۷۲
۱۰۸	سوالات کی تعداد	۷۵

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۷۵	قبر میں نہ دفن ہونے والوں کی کیفیت	۱۰۹
۷۵	جسمانی ٹکڑوں کی کیفیت	۱۱۰
۷۶	علماء کا خیال	۱۱۱
۷۶	کافر سے سوال کی نفی	۱۱۲
۷۶	عذابِ عظیم سے نجات	۱۱۳
۷۷	لفظ ”منکر نکیر“ کی وجہ تسمیہ	۱۱۴
۷۷	بشیر اور بشیر	۱۱۵
۷۷	قرطبی کا سوال اور اس کا جواب	۱۱۶
۷۸	ایک سوال اور اس کا جواب	۱۱۷
	ابو الفضل بن حجر	
۷۹	سے	۱۱۸
	چند سوالات کے جوابات	
۷۹	مختلف سوالات کے جوابات	۱۱۹
۸۰	ابن قیم کا بیان	۱۲۰
۸۰	ابن تیمیہ کا بیان	۱۲۱
۸۱	پانچ اشیاء کا پانچ اشیاء میں حصول	۱۲۲
۸۱	میت کا نلک الموت کا مشاہدہ کرنا	۱۲۳
۸۱	سوالات کے جوابات میں اختلاف	۱۲۴
۸۲	ابن حجر کا بیان	۱۲۵
۸۲	پیٹ میں سوال جواب ہونا	۱۲۶

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۳	قبر میں سوال کی نفی	۱۲۷
۸۳	قبر میں منکر نکیر کا نہ آنا	۱۲۸
۸۳	شہید کے لیے قبر کے دباؤ سے نجات کا حصول	۱۲۹
۸۲	دشمن پر صبر کے ساتھ غالب آنا	۱۳۰
۸۲	جہاد فی سبیل اللہ کا ثمرہ	۱۳۱
۸۲	پائندہ عمل کیا ہے؟	۱۳۲
۸۵	مرض میں موت، شہادت کی موت	۱۳۳
۸۵	قرطبی کا بیان	۱۳۴
۸۵	سورۃ تبارک الذی کی فضیلت	۱۳۵
۸۶	قننہ قبر سے محفوظ رہنا	۱۳۶
۸۶	سوالات کا آسان ہونا	۱۳۷
۸۶	بروز جمعہ کی فضیلت	۱۳۸
۸۶	ایاس بن بکیر کی روایت	۱۳۹
۸۷	ضحاک بن مزاحم کی وصیت	۱۴۰
۸۸	مومن کے لیے قبر کی کشادگی	۱۴۱
۸۸	قبر کا ہولناک منظر	۱۴۲
۸۸	قبر پر بیٹھ کر رونا سنت نبوی ہے	۱۴۳
۸۹	وفات دیگر جگہ پر ہونے میں بہتری	۱۴۴

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۹	قبر کی حقیقت	۱۴۵
۸۹	قبر کا چودھویں کا چاند ہونا	۱۴۶
۹۰	قبر کا چالیس ہفتے بڑھ جانا	۱۴۷
۹۰	قربطی کا بیان	۱۴۸
۹۰	قبر سے تنگ مقام	۱۴۹
۹۱	قبر پر انوار	۱۵۰
۹۱	قبر کی فراخی کی مبارکبادی	۱۵۱
۹۲	رحمت باری بہانہ می جوید	۱۵۲
۹۲	قبر میں طواف کعبہ کا منظر	۱۵۳
۹۲	تین جنازوں کی کیفیت	۱۵۴
۹۲	صاحب قبر کے حق میں دعائے خیر	۱۵۵
۹۲	فرمان نبوی	۱۵۶
۹۲	میت کے جسم پر تحریر	۱۵۷
۹۵	عقبہ بن ابی معیط کی روایت	۱۵۸
۹۵	ابو الحسن بن سری کا بیان	۱۵۹
۹۵	نجاشی کی قبر پر نور کا ظہور	۱۶۰
۹۶	قبر سے مشک کی خوشبو آنا	۱۶۱
۹۶	عبداللہ بن غالب دانی کا بیان	۱۶۲
۹۶	حضرت مالک بن دینار کی روایت	۱۶۳
۹۷	انصاف کی پہلی منزل	۱۶۴

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۹۷	فرمان نبوی	۱۶۵
۹۷	مومن کے لیے انمول تحفہ	۱۶۶
۹۸	قبر میں نور کا حصول	۱۶۷
۹۸	قبر کی کشادگی کے لیے دعا کرنا	۱۶۸
۹۸	فرمان نبوی	۱۶۹
۹۹	مسجد میں ہنسنے کا ثمرہ	۱۷۰
۹۹	قبر کی تیاری کے لیے بہتر لوازمات	۱۷۱
۹۹	تنگ دستی کا علاج	۱۷۲
۱۰۰	علم کا قبر میں کام آنا	۱۷۳
۱۰۰	حضرت کعب کی روایت	۱۷۴
۱۰۰	قبر سے ایک شخص کا نمودار ہونا	۱۷۵
۱۰۱	مسرت کافر شتہ	۱۷۶
۱۰۲	مخلوق خدا سے اچھا سلوک کرنے کا ثمرہ	۱۷۷
۱۰۲	مساجد کی خدمت کا صلہ	۱۷۸
۱۰۲	مریض کی عیادت کا صلہ	۱۷۹
۱۰۳	نجات کے حساب کی کیفیت	۱۸۰
۱۰۳	مومن کا اپنے اعمال کا قبر میں مشاہدہ کرنا	۱۸۱
۱۰۳	حضرت عثمان کے قتل کی کیفیت	۱۸۲

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۸۳	عذاب قبر	۱۰۵
۱۸۴	بارگاہِ الہی میں دعا کرنا	۱۰۵
۱۸۵	قبر کا عذاب حقیقی ہے	۱۰۵
۱۸۶	خجر کا عذاب کا سماعت کرنا	۱۰۵
۱۸۷	چوپایوں کا عذاب قبر سماعت کرنا	۱۰۶
۱۸۸	اژدھوں کا ڈسنا	۱۰۶
۱۸۹	مومن کی قبر کا روشن ہونا	۱۰۷
۱۹۰	کافر پر دو ساپوں کا مقرر ہونا	۱۰۷
۱۹۱	عذاب قبر کا اصلی سبب	۱۰۷
۱۹۲	قبر پر لکڑی کی شاخ لگانا	۱۰۷
۱۹۳	یہود کو عذاب قبر ہونا	۱۰۸
۱۹۴	عذاب قبر کا حصول	۱۰۹
۱۹۵	رحمتِ الہی سے محرومی	۱۰۹
۱۹۶	ابو جہل لعین کو عذاب قبر ہونا	۱۰۹
۱۹۷	گلے میں آگ کی زنجیر ہونا	۱۱۰
۱۹۸	زکوٰۃ میں خیانت کرنے کا صلہ	۱۱۱
۱۹۹	بے وضو نماز پڑھنے کی سزا	۱۱۲
۲۰۰	خواب میں عجیب و غریب داستان کا مشاہدہ کرنا	۱۱۳
۲۰۱	زبان کا قینچیوں سے کاٹا جانا	۱۱۵

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۰۲	گرٹھا سے آہ و فغاں کی آواز آنا	۱۱۶
۲۰۳	آبِ حیات سے غسل کرنا	۱۱۶
۲۰۴	حلال ترک کر کے حرام کھانا	۱۱۶
۲۰۵	سوز کھلنے والوں کا انجام	۱۱۷
۲۰۶	آگ کا کھانا	۱۱۷
۲۰۷	زانی مستورات کا انجام	۱۱۷
۲۰۸	تخیبیت کرنے والوں کا انجام	۱۱۸
۲۰۹	سر بوجھل ہونے کا انجام	۱۱۸
۲۱۰	صدقات نہ ادا کرنے کا انجام	۱۱۸
۲۱۱	اغیار سے شب گزاری کا انجام	۱۱۹
۲۱۲	امانت نہ ادا کرنے کا انجام	۱۱۹
۲۱۳	فساد برپا کرنے والے خطیب و مقرر کا انجام	۱۱۹
۲۱۴	آبروریزی کرنے کا انجام	۱۱۹
۲۱۵	گستاخ صحابہ کا انجام	۱۲۰
۲۱۶	جو کہا وہ نہ کرنے کا انجام	۱۲۰
۲۱۷	بڑا دیکھنا اور بڑا سننے کا انجام	۱۲۱
۲۱۸	بچوں کو اپنا دووہ نہ پلانے کا انجام	۱۲۱
۲۱۹	روزہ وقت سے پہلے افطار کرنے کا انجام	۱۲۱
۲۲۰	زنا کرنے کا انجام	۱۲۱
۲۲۱	کفار کے کفر کا انجام	۱۲۲

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۲۲	مسلم مردوں کا انجام	۱۲۲
۲۲۳	مومنین کی اولاد کا انجام	۱۲۲
۲۲۴	صدیقین، شہداء اور صالحین کا انجام	۱۲۲
۲۲۵	لوطی کا انجام	۱۲۲
۲۲۶	لوطیوں کا انجام	۱۲۳
۲۲۷	چوری، شراب نوشی اور زنا کا انجام	۱۲۳
۲۲۸	منہ قبلہ سے پھر جانا	۱۲۳
۲۲۹	سرگدھے کا، جسم انسان کا۔	۱۲۴
۲۳۰	تکبر سے چلنے کا صلہ	۱۲۴
۲۳۱	دانتوں سے ہاتھ کاٹنا	۱۲۵
۲۳۲	صحابہ کرام کو گالیاں دینے کی سزا	۱۲۶
۲۳۳	سنت نبوی سے منہ موڑنے کا صلہ	۱۲۶
۲۳۴	دو کفن چوروں کا آنکھوں دیکھا حال	۱۲۶
۲۳۵	کھانے میں ملاوٹ کرنے کی سزا	۱۲۷
۲۳۶	علامہ بیہقی کا بیان	۱۲۷
۲۳۷	غیر کے مال کا صلہ	۱۲۸
۲۳۸	قبر سے کتوں جیسی آواز آنا	۱۲۸
۲۳۹	سانپ کا نھنوں سے داخل ہو کر منہ سے نکلنا	۱۲۹
۲۴۰	اثر دہا کا گردن سے لپٹ کر ناک چوسنا	۱۲۹
۲۴۱	حضرت علی کے قاتل کے لیے عجیب و غریب سزا ملنا	۱۳۰

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۳۱	سب سے پہلا قاتل اور اس کی سزا	۲۴۲
۱۳۲	کرے کوئی اور بھربے کوئی	۲۴۳
۱۳۳	گردن میں آگ کا ہار ہونا	۲۴۴
۱۳۴	بے دین اور بد مذہب کا انجام	۲۴۵
۱۳۴	قبر سے رونے کی آواز سننا	۲۴۶
۱۳۵	کافر کے لیے کوڑوں کی سزا	۲۴۷
۱۳۵	وقت پر نماز نہ پڑھنے کی سزا	۲۴۸
۱۳۶	غسل جنابت نہ کرنے کا انجام	۲۴۹
۱۳۶	پاؤں میں لوہے کی زنجیر اور ناف میں کیل کا ہونا	۲۵۰
۱۳۷	ہڈیوں پر کیلوں کا جڑاؤ ہونا	۲۵۱
۱۳۷	ذخیرہ اندوز کا انجام	۲۵۲
۱۳۸	عمل کا قبر میں داخل ہونا	۲۵۳
۱۳۸	راز خداوندی کے انکشاف کا انجام	۲۵۴
۱۳۹	عمل کا رُسا ہونا	۲۵۵
۱۳۹	ٹانگوں کا بالوں سے بندھ جانا	۲۵۶
۱۴۰	عذابِ قبر کی اقسام	۲۵۷
۱۴۰	جمعہ کے روز عذاب کی کیفیت	۲۵۸
۱۴۰	امام نسفی کا بیان	۲۵۹
۱۴۲	عذابِ قبر سے نجات کا سبب	۲۶۰
۱۴۲	رحمتِ باری بہانہ می جوید	۲۶۱

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۶۲	شہید کے لیے آخرت کے ثمرات	۱۴۴
۲۶۳	فرمانِ نبوی	۱۴۴
۲۶۴	قبر سے محفوظ رہنے کا نسخہ	۱۴۵
۲۶۵	نجات دہندہ سورت	۱۴۵
۲۶۶	سورۃ ملک کا کمال بعد از وفات	۱۴۵
۲۶۷	سورۃ تبارک کی فضیلت	۱۴۶
۲۶۸	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت	۱۴۶
۲۶۹	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت	۱۴۷
۲۷۰	سورۃ الم تنزیل کا بارگاہِ الہی میں اصرار کرنا	۱۴۸
۲۷۱	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کا عمل	۱۴۸
۲۷۲	قبر سے کالے گتے کا نمودار ہونا	۱۴۸
۲۷۳	پل صراط سے آسانی سے گزرنے کا نسخہ	۱۴۹
۲۷۴	جمعہ کے دن کی موت عذابِ قبر سے رہائی	۱۴۹
۲۷۵	حضرت انس کی دوسری روایت	۱۴۹
۲۷۶	مردوں کی مختلف حالتوں کا مشاہدہ کرنا	۱۴۹
۲۷۷	احوالِ میت	۱۵۱
۲۷۸	کلمہ گو پر انعاماتِ ربانی	۱۵۱
۲۷۹	مسلمان کے لیے باعثِ افسوس نسخہ	۱۵۱
۲۸۰	انبیاءِ زندہ ہیں	۱۵۲

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۵۲	حضرت موسیٰ کا قبر میں نماز پڑھنا	۲۸۱
۱۵۲	ثابت بنانی کا بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرنا	۲۸۲
۱۵۲	ثابت بنانی کا قبر میں نماز پڑھنا	۲۸۳
۱۵۳	قبر میں قرآن خوانی ہونا	۲۸۴
۱۵۳	ابو حماد گورکن کا بیان	۲۸۵
۱۵۲	قبر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز آنا	۲۸۶
۱۵۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ثبت فرمانا	۲۸۷
۱۵۲	بہشتیوں کے لیے نعمتِ عظمیٰ	۲۸۸
۱۵۵	قبر کی اینٹ سے مشک کی خوشبو کا حصول	۲۸۹
۱۵۵	ابو الحسن سامری کا بیان	۲۹۰
۱۵۵	ابو بکر بن مجاہد کا قبر میں قرآن خوانی کرنا	۲۹۱
۱۵۶	قبر میں مومن کے لیے مصحف کا حصول	۲۹۲
۱۵۶	حافظ ابو العلاء ہمدانی کی دُعا کی مقبولیت	۲۹۳
۱۵۶	آرواح کی آمد و رفت	۲۹۴
۱۵۷	حارث بن نعمان کا جنت میں قرآن پڑھنا	۲۹۵
۱۵۷	فرشتوں کا قبر میں قرآن یاد کرانا	۲۹۶
۱۵۸	بلخ کے ایک شیخ کا قبر میں قرآن پڑھنا	۲۹۷
۱۵۸	نیشاپور کے گورکن کا قبر میں تلاوتِ قرآن کرنا	۲۹۸
۱۵۸	قبر ایک بہترین ٹھکانہ ہے ؟	۲۹۹
۱۵۹	مردوں کا قبور میں باہم ملاقات کرنا	۳۰۰

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۵۹	مردے کا مردے کو کفن پہنچانا	۳۰۱
۱۶۰	پرانہ کفن پر نیا کفن دینا	۳۰۲
۱۶۰	قبر میں میت سے سابقہ مردوں کا حال دریافت کرنا	۳۰۳
۱۶۰	نیک لڑکے کی مردہ باپ کو خوشخبری دینا	۳۰۴
۱۶۱	شہید کے پاس کتاب کالایا جانا	۳۰۵
۱۶۱	قبر میں منقہ کی طرح سونا	۳۰۶
۱۶۱	حضرت ابن عباس کی قبر میں پرندہ کا داخل ہونا	۳۰۷
۱۶۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب	۳۰۸
۱۶۲	حضرت حذیفہ بن یمان کا وصیت کرنا	۳۰۹
۱۶۲	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وصیت	۳۱۰
۱۶۳	حضرت ابوبکر کی وصیت	۳۱۱
۱۶۳	حضرت ابوذر غفاری کے باپ کی وصیت	۳۱۲
۱۶۴	کفن کا مردہ کے جسم سے واپس آنا	۳۱۳
۱۶۴	قبر سے مردہ کا غائب ہو جانا	۳۱۴
۱۶۴	علاء بن خضرمی کا قبر سے غائب ہو جانا	۳۱۵
۱۶۵	دفن سے پہلے میت کا غائب ہو جانا	۳۱۶
۱۶۵	کرز بن دبرہ کی آمد پر مسرت کا اظہار کرنا	۳۱۷
۱۶۶	قبر میں پھولوں کی برسات	۳۱۸
۱۶۶	مردہ کے جسم پر پھولوں کا گلہ رستہ ہونا	۳۱۹
۱۶۷	مردہ کے سینہ پر پھول ہونا	۳۲۰

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۶۷	مردہ کی آنکھوں میں سرمہ لگانا	۳۲۱
۱۶۷	قبر سعد میں خوشبو کی مہک	۳۲۲
۱۶۸	قبر کی مٹی خوشبو دار ہونا	۳۲۲
۱۶۸	قرآن مجید پڑھنے کے اخروی ثمرات	۳۲۳
۱۶۸	قبولِ اسلام کا صلہ	۳۲۴
۱۶۹	ملائکہ کے ساتھ پرواز	۳۲۵
۱۶۹	حضرت حمزہ کا بہشت میں ٹیک لگانا	۳۲۶
۱۶۹	آرواح کے لیے عذاب و ثواب کا حصول	۳۲۷
۱۷۰	سر بطور تحفہ پیش کیا جانا	۳۲۸
۱۷۱	مقام شہید	۳۲۹
۱۷۱	شہید کے خون کی اہمیت و افادیت	۳۳۰
۱۷۱	معصیت کا معاف ہو جانا	۳۳۱
۱۷۲	حوروں کا چہرہ کی مٹی صاف کرنا	۳۳۲
۱۷۲	جنتی گھاس کے محلے	۳۳۲
۱۷۲	حور اور اونی جبہ	۳۳۵
۱۷۳	حور شہید کی رفاقت میں	۳۳۶
۱۷۴	زیارت قبور	۳۳۷
۱۷۴	زیارت سے انس کا حصول	۳۳۸

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۳۹	صاحبِ قبر کی معرفت	۱۷۲
۳۴۰	اہلِ قبور کا سلام کی آواز سُن کر جواب دینا	۱۷۵
۳۴۱	حضرت عائشہ صدیقہ کا حجرہ شریف کی زیارت کرنا	۱۷۵
۳۴۲	مردوں کا جواب دینا + مردے کا انس ہونا + میت کو صاحبِ زیارت کا علم ہونا	۱۷۶
۳۴۳	جمعہ کے اثرات کا فائدہ + انبیاء کی ارواح کی کیفیت + ارواح کی اقسام	۱۷۷
۳۴۴	روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷۸
۳۴۵	ایک بزرگ کا قبر میں تخت پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا	۱۷۸
۳۴۶	مردہ کا زندہ کو تلقین کرنا	۱۷۸
۳۴۷	قبر سے کلمہ شریف کی آواز آنا	۱۷۹
۳۴۸	بہشتی کی آواز سماعت کرنا	۱۷۹
۳۴۹	قبر پر رونے اور ہنسنے کی کیفیت	۱۷۹
۳۵۰	شیخ کی انگلی کا کمال	۱۸۰
۳۵۱	قبر پھینا اور مردے کا کلام کرنا	۱۸۰
۳۵۲	عبدالرحمن کا شہید کی تائید کرنا	۱۸۱
۳۵۳	مردہ کا مسکرا کر کلام کرنا	۱۸۱
۳۵۴	مردہ کا زندہ کی امداد کرنا	۱۸۱
۳۵۵	ایک کفن چور کا توبہ النصوح کرنا	۱۸۲
۳۵۶	مردہ کا حقیقت کی پہچان کروانا	۱۸۲
۳۵۷	مردہ کا غاسل کا انگوٹھا پکڑنا	۱۸۳
۳۵۸	محبتِ الہی کی حیاتی کی کیفیت	۱۸۳

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۸۳	سفارش کی مقبولیت	۳۵۹
۱۸۴	صاحبِ قبر سے بات چیت کرنا + ہاتھ کا جواب دینا	۳۶۰
۱۸۵	حضرت علی کے سلام کا قبر سے جواب لینا	۳۶۱
۱۸۶	قبر میں ایک شخص کا خضاب لگا کر بیٹھنا	۳۶۲
۱۸۶	قبر سے سلام کا جواب سننا	۳۶۳
۱۸۶	شہداء کی زیارت کا صلہ	۳۶۴
۱۸۶	شہداء اُجد کے بارے میں نبی اللہ اور صحابہ کرام کا عمل	۳۶۵
۱۸۸	حضرت حمزہ کی قبر پر سلام کا جواب آنا	۳۶۶
۱۸۸	سجدہ شکر ادا کرنا	۳۶۷
۱۸۹	شہید کی خوشی میں حوروں کا دف بجانا	۳۶۸
۱۸۹	روضہ النور سے اذان کی آواز سننا	۳۶۹
۱۸۹	قبر سے اذان کا جواب سنائی دینا	۳۷۰
۱۹۰	پناہ مانگنے کی آواز + سر کا سورہ لیلین کا ورد کرنا	۳۷۱
۱۹۰	امام عالی مقام کے سیر اقدس کا کلام کرنا	۳۷۲
۱۹۱	ایک نوجوان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر قبر سے آواز دینا	۳۷۳
۱۹۲	دنیا میں کیا ہوا عمل ہی کام آئے گا	۳۷۴
۱۹۳	قبر میں نیکی بدی کا اہتمام	۳۷۵
۱۹۳	قبر سے ایک مُردہ کا بشارت دینا	۳۷۶
۱۹۴	شہداء کا عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شرکت کرنا	۳۷۷
۱۹۵	شہداء کا فرشتوں کے ہمراہ ہم سفر ہونا	۳۷۸

85060

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۹۷	مردوں کا بدیل خالد بن معدان کے جنازہ میں شرکت کرنا + قبر سے آواز آنا	۳۷۹
۱۹۸	رات کو قبر سے آواز کا سنا جانا	۳۸۰
۱۹۸	صالح مری کی روایت	۳۸۱
۱۹۹	قبر سے نام لے کر آواز دینا + قبر سے اشعار کا سماعت کرنا۔	۳۸۲
۲۰۰	یزید بن شریح ہیشمی کا قبر سے آواز سماعت کرنا + ہاتف کا آواز دینا۔	۳۸۳
۲۰۱	تختہ غسل پر انگلی کا ہلانا	۳۸۴
۲۰۱	مردہ کا تختہ غسل پر مسکرانا	۳۸۵
۲۰۲	مردہ کے سینہ سے آواز سنائی دینا	۳۸۶
۲۰۲	مردہ کا رسالت کی شہادت دینا	۳۸۷
۲۰۳	مسیح کذاب کے مقتول کا صحابہ کی صداقت کی گواہی دینا	۳۸۸
۲۰۳	خارجہ بن زید کا مردہ حالت میں غیب کی خبر دینا	۳۸۹
۲۰۴	شہید کا بعد از شہادت زندہ کی امداد کرنا	۳۹۰
۲۰۵	مقتول سرکانہ میں کھڑا ہو کر قرآن کی تلاوت کرنا	۳۹۱
۲۰۵	سرکاہل کشتی سے خطاب	۳۹۲
۲۰۶	تین اعمال کی بناء پر مغفرت کا حصول	۳۹۳
۲۰۷	قاضی نیشاپوری ابراہیم سے روایت	۳۹۴
۲۰۷	عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شہداء کی شرکت	۳۹۵
۲۰۸	عمل نبوی + تعلیمات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳۹۶
۲۰۹	ام المؤمنین کا بارگاہ نبوی سے دریافت کرنا	۳۹۷
۲۰۹	حضرت علی المرتضیٰ کا عمل	۳۹۸

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۱۰	حضرت سعد بن وقاص کا عمل	۲۹۹
۲۱۰	حضرت عمر کا قبول اسلام	۳۰۰
۲۱۰	سلام میں امتیاز کرنا	۳۰۱
۲۱۱	دُعائے مغفرت کا انعام	۳۰۲
۲۱۱	قبور کی زیارت کا عمل	۳۰۳
۲۱۱	حضرت ابن عمر کا زیارت قبور کا عمل	۳۰۴
۲۱۲	ہر روز جمعہ اہل قبور کا اجتماع ہونا	۳۰۵
۲۱۳	مردوں کا اجتماع کی صورت میں آنا	۳۰۶
۲۱۳	پرندوں کا جمعہ کی اہمیت سے واقف ہونا	۳۰۷
۲۱۳	اہل قبور کا زائچہ کو پہچاننا	۳۰۸
۲۱۳	باپ کا بیٹے کو دیکھنا	۳۰۹
۲۱۵	صاحب قبر کے لیے اُنس کا حصول	۳۱۰
۲۱۵	ماں کا پیغام بیٹے کے نام	۳۱۱
۲۱۶	صاحب قبر کا زائچہ کو پہچاننا اور گفتگو کرنا	۳۱۲

تذکرۃ القبر

قبر میں مومن و کافر کے دباؤ میں فرق

احمد اور حکیم ترمذی نے نو اور الاصول میں اور بیہقی نے "کتاب القبر" میں حضرت
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

"ہم نے حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم حبیب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ
علیہ التیمتہ والثناء کے ہمراہ ایک جنازہ میں شرکت کی۔ جب آپ ایک
قبر پر پہنچے تو اس کے ایک جانب بیٹھ گئے اور اس کا مشاہدہ فرمانے
لگے اور پھر فرمایا کہ اس میں مومن کو ایسے دبا یا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں اکھڑ
جاتی ہیں اور کافر کے لیے یہ نار سے بھردی جاتی ہے۔"

قبر کے دباؤ سے نجات یافتہ شخص

احمد اور ابن جریر نے "تذہیب الآثار" میں اور بیہقی نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”قبر ہر شخص کو دباتی ہے اور اس میں سے کسی کو نجات مل سکتی تھی تو وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے“

تسبیح و تہلیل سے قبر کا کشادہ ہونا

احمد اور حکیم ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

”حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین کے بعد بہت دیر تک سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اس نیک بندے کی قبر تنگ ہو گئی تھی تو اس تسبیح و تہلیل کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے قبر کو کشادہ کر دیا“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

سعید بن منصور، حکیم ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:

”اگر کوئی قبر سے محفوظ رہ سکتا تھا تو وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ لیکن قبر نے انہیں بھی دبایا اور پھر چھوڑ دیا“

عرش الہی کا حرکت کرنا

نسائی اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:

” حضور نبی کریم ﷺ اور حرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ یہ وہ ہیں کہ عرش الہی ان کے لیے حرکت میں آگیا اور بہشت کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار ملائکہ کا نزول ہوا۔ پھر بھی قبر نے انھیں دبایا اور پھر چھوڑ دیا۔“

حضرت حسن کی روایت

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ:-
 ” حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کی آمد میں عرش نے سرت کا اظہار کیا اور حرکت کرنے لگا۔“

عذابِ قبر سے نجات کی وجہ کا حصول

حکیم ترمذی اور بیہقی نے ابن اسحاق کی سند سے روایت کیا کہ:-
 ” مجھ سے اسید بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ میں سے کسی سے پوچھا گیا کہ اس سلسلہ میں تمہیں رسول خدا علیہ التیمۃ والثناء کا کونسا فرمان یاد ہے تو وہ بولا کہ ہمیں پتہ چلا کہ رسول خدا علیہ التیمۃ والثناء سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ پیشاب کی چھٹیوں سے پرہیز کیا کرتے تھے اسی لیے قبر کے دباؤ سے محفوظ رہے۔“

حضرت زینب کی قبر کی کیفیت

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:-

”حضرت زینب بنت رسول خدا علیہ التحیۃ کا وصال ہو گیا تو ہم نے آپ کے ساتھ جنازہ میں شرکت کی۔ آپ بہت ہی غمگین تھے۔ آپ تھوڑی دیر قبر پر بیٹھ کر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر قبر سے اتر آئے غم میں زیادتی ہو گئی اور پھر کچھ دیر بعد غم ختم ہو گیا اور تبسم فرمایا۔ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر کے دباؤ کو یاد کر رہا تھا اور زینب کی مکروری کو، یہ بات مجھ پر گراں گزری تو پہلے بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ قبر کے دباؤ میں کمی کی جائے تو دعا مقبول ہوئی لیکن پھر بھی قبر نے زینب کو اس قدر دبا یا کہ اس کے دبانے کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ ہر چیز نے سنا۔“

حضرت ابو ایوب کی روایت

طبرانی نے بسند صحیح سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

”ایک بچہ کو بعد از وفات دفن کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر قبر کے دباؤ سے کوئی محفوظ رہ سکتا تھا تو یہ بچہ رہ سکتا تھا۔“

ابن ابی بلیکہ کی روایت

نہاد بن سری نے زہد میں ابن ابی بلیکہ سے روایت کیا کہ:

”قبر کے دباؤ سے کوئی نہ محفوظ رہا یہاں تک کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی کہ جس کا ایک رومال بھی دیناٹے عالم سے بہتر ہے۔“

حضرت عائشہ صدیقہ کی آہ وزاری

علی بن معین نے "کتاب الطاعة والعصیان" میں نقل کیا ہے کہ ایک آدمی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:-

"ایک روز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں تھا تو ایک بچہ کا جنازہ گزرا۔ آپ آہ وزاری کرنے لگیں۔ میں نے آہ و زاری کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا کہ اس بچے پر قبر کے دباؤ کی شفقت کے سبب۔"

فاطمہ بنت اسد کا قبر کے دباؤ سے نجات پانا

عمر بن ابی شیبہ نے کتاب المدینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"قبر کے دباؤ سے کوئی محفوظ نہ رہا مگر فاطمہ بنت اسد کے سوا۔ تو بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی یا رسول اللہ! نہ ہی آپ کا بیٹا قاسم۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور نہ ہی ابراہیم۔"

نافع کا آہ وزاری کرنا

ابن عساکر اور ابن ابی الدنیانے عبد المجید بن عبد العزیز سے روایت کیا کہ:-

"عبد العزیز نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو وہ آہ وزاری کرنے لگے تو ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے قبر کے دباؤ کو یاد کر کے آہ وزاری کرتا تھا۔

انبیاء پر قبر کا دباؤ نہیں

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھ کر کہا کہ انبیاء علیہم السلام پر قبر کا دباؤ نہیں ہوتا۔

مسلم اور کافر پر قبر کے دباؤ میں امتیاز

ابوالقاسم سعدی نے "کتاب الروح" میں کہا کہ:۔
 "قبر کے دباؤ سے نہ اچھے محفوظ رہیں گے اور نہ بُرے لیکن فرق یہ ہے کہ کافر پر یہ حالت دائمی رہے گی اور مسلم کو شروع میں قبر دبائے گی اور پھر کشادہ ہو جائے گی۔ اور قبر کے دبانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے دونوں کنارے باہم بٹل جائیں گے۔"

معصوم اور غیر معصوم کا اجہر

حکیم ترمذی نے فرمایا کہ:۔

"قبر کا دبانا اس لیے ہوتا ہے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی صالح کیوں نہ ہو اس سے کوئی نہ کوئی خطا ضرور ہوتی ہے تو یہ قبر کا دبانا اس کی جزا میں ہے اس کے بعد رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے۔ چنانچہ سعدی مشاب کے بارے میں کوتاہی کرتے تھے لیکن انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قبر کے دبانے کا علم نہیں اور نہ ہی ان سے سوال کا کچھ علم ہے کیونکہ وہ معصوم ہیں۔"

عذابِ قبر سے نجات کا حصول

سبکی نے ”بحر الکلام“ میں فرمایا کہ :-

”عابد و زاہد مومن کے لیے عذابِ قبر نہ ہوگا لیکن قبر کا دبا بنا ضرور ہوگا۔ چنانچہ وہ اس کی ہولناکی کو پائے گا کیونکہ وہ نعمتِ الہی کا شکر گزار نہ بنا۔“

فرمانبردار اور نافرمان میں فرق

ابن ابی الدنیاء نے محمدی سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ :-

”قبر کے دباؤ کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ اسی سے پیدا ہوئے اور اب ایک طویل مدت تک کے لیے اس سے پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ملے ہیں تو انھیں بالکل اسی طرح دباٹے گی جیسے ماں اپنے مدت کے بچھڑے ہوئے بچہ کو دباتی ہے تو جو اللہ کا فرمانبردار ہوتا ہے اُسے محبت سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہوتا ہے اُسے ناراض لوگوں کی طرح دباتی ہے۔“

نافرمان کے لیے قبر کا دبا نا کیسا ہے؟

بیہقی، ابن مندہ، دیلمی اور ابن نجار نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے آپ نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دباؤ کا تذکرہ

کیا ہے میں کسی چیز میں لذت نہیں پاتی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! منکر نکیر کی آواز مومن کے کان میں ایسی ہے جیسے اشد کاسرمد آنکھوں میں۔ اور قبر کا دباؤ ان کے لیے ایسا ہے جیسا ماں اپنے اس بچہ کاسرمد باتی ہے جو سر میں درد رکھتا ہو۔ لیکن وہ لوگ جو اللہ کے نافرمان ہیں ان کے لیے سر اسر ہلاکت ہے قبر انھیں اس طرح کھلے گی جیسے پتھر انڈے کو کھلتا ہے۔“

معصیت سے بخشش کا حصول

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ انسان کے گناہ دس چیزوں سے معاف ہوتے ہیں :-

- ۱۔ توبہ کرے اور توبہ قبول ہو جائے۔
- ۲۔ استغفار کرے اور بخشش ہو جائے۔
- ۳۔ نیک کام کرے اور بڑائی مٹ جائے۔
- ۴۔ دنیا میں تکلیف آئے اور آخرت کی تکلیف سے نجات مل جائے۔
- ۵۔ برزخ کا عذاب ہو اور گناہ مٹ جائیں۔
- ۶۔ اہل مسلم اس کی بخشش کی دعا کریں۔
- ۷۔ اپنے اعمال کے ثواب کا بدلہ حاصل کریں جس سے نفع حاصل ہو۔
- ۸۔ بروز محشر اس پر ایسی ہولناکی ہو کہ اس کے گناہ مٹ جائیں۔
- ۹۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب ہو۔
- ۱۰۔ رحمت باری تعالیٰ نصیب ہو۔

فرشتوں کا پل صراط پار کرانا

ابو نعیم نے "علیہ" میں حضرت عبد اللہ بن شجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جو حالت مرض میں قل صوّ اللہ احد پڑھے گا وہ قبر کے دباؤ سے محفوظ رہے گا اور فرشتے اُسے اپنے پروں پر اٹھا کر پل صراط سے پار کرادیں گے۔"

پاؤں کی حرکت میں حکمت

ابن ابی الدنیانے "کتاب القبور" میں ولید بن وساج سے روایت کیا کہ:

"سب سے قبل انسان کو اپنے پاؤں کے قریب حرکت محسوس ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتا ہے کہ تو کون ہے؟ جو اب ملتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں۔"

قبر میں اعمال کی آمد

ابن ابی الدنیانے یزید رقاشی سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ:

"قبر میں مردے کے پاس سب سے قبل اعمال کی آمد ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں بولنے کی طاقت عطا فرماتا ہے تو اعمال کہتے ہیں کہ اے قبر کے گڑھے میں اکیلے ٹھہرنے والے بندے آج تیرے عزیز واقارب ختم ہوئے اب ہمارے بغیر تیرا کوئی غم خوار اور مددگار نہیں ہے۔"

مردہ اور اعمال کا باہم گفتگو کرنا

ابن ابی الدنیانے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ:

”جب مُردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے قبل اُس کا عمل اُکرا اس کی بائیں دان کو حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں مردہ دریافت کرتا ہے کہ میرے اہل خانہ کہاں ہیں اور میری نعمتیں کہاں ہیں تو عمل گویا ہوتا ہے کہ وہ سب تیری پیٹھ کے پیچھے رہ گئے اور میرے سوا قبر میں تیرا کوئی رفیق نہیں ہے“

اللہ سے نہ ڈرنے کا سبب

احمد بن ابی حواری کہتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم بن فضل نے بیان کیا اور انہوں نے ابوالملیح سے روایت کیا کہ:

”جب انسان کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُسے ہر اسان کرنے کے لیے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ہزار اسان تھا اور خوفِ الہی نہ رکھتا تھا“

سوالات و جوابات قبر

مومن مُردے کو قبر کا مرحبا کہنا

ترمذی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

” لذتوں کے ختم کرنے والی چیز کا سب سے زائد تذکرہ کیا کرو کیونکہ قبر ہر روز کلام کرتی ہے کہ میں تنہائی اور مسافرت کا گھر ہوں۔ میں کیرٹے اور خاک کا گھر ہوں اور جب مومن دفن ہو جاتا ہے تو قبر اُسے مرحبا کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تو میرے اوپر چلنے والوں میں سب سے زیادہ محبوب مقام اور اب تو مجھ میں سما گیا ہے اب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھ لے گا۔ پھر وہ قبر اس کے لیے حدنگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت تک ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔“

قبر کا کافر سے ہم کلام ہونا

”اور جب قبر میں کافر انسان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر ناراضگی کا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اے انسان تو میری پشت پر چلنے والوں میں میرے نزدیک سب سے بُرا تھا اور اب تو مجھ میں سما گیا تو اب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھنے لے گا۔ تو اب وہ قبر اس پر بند ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف نکل جاتی ہیں۔“

ستر اژدھا کا نزول

مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض انگلیوں کو بعض میں ڈال کر عملی طور پر وہ منظر دکھایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدھے مقرر کر دیتا ہے ان میں اگر کوئی ایک بھی زمین پر ایک پھنکار مار دے تو اس پر کبھی سبزہ نہ اُگے۔ ایسے اژدھے اُسے کاٹتے ہیں یہاں تک کہ حساب کا دن آجاتا ہے۔“

فرمان نبوی

مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔
”قبریا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ کی روایت

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں

نے بیان کیا کہ :-

”ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے فرمایا کہ ایک روز آنے والا ہے کہ جب قبر بلند آواز سے پکار کر کہے گی کہ اے انسان! تو نے مجھے کیوں فراموش کر دیا۔ ہر آدمی کے لیے میں تنہائی، مسافری، وحشت اور کیرٹے مکوڑوں کا گھر ہوں ماسوا اس آدمی کے جس کے لیے اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کر دے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے یادوزخ کے گڑھوں میں ایک گڑھ ہے۔“

ابو الحجاج شمالی کی روایت

ابن ابی الدینا، حکیم ترمذی، ابو یعلیٰ، ابو احمد اور حاکم نے ”کنی“ میں، اور طبرانی نے ”کبیر“ میں، اور ابو نعیم نے ابو الحجاج شمالی سے روایت کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جب قبر میں مردہ رکھا جائے گا تو قبر کہے گی کہ کیا تو علم نہیں رکھتا کہ تیرے واسطے خرابی ہو میں فتنہ، تاریکی اور کیرٹے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ اے انسان تو میرے قریب سے اگڑتا ہوا گزرتا تھا۔ اگر مردہ صراخ ہو گا تو قبر میں جواب دینے والا فرشتہ جواب دے گا کہ اگر یہ مردہ نیکی کا حکم کرنے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو تو کیا ہو گا۔ قبر کہے گی تب تو میں اس کیلئے سرسبز ہو جاؤں گی اور اس کا جسم روشن ہو جائے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچ جائے گی۔“

مومن کے پاس ملائکہ کا نزول

ابن مندہ نے "کتاب الارواح" میں بسند مجاہد رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ:

"جب مومن پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو ایک فرشتہ حسین و جمیل شکل میں اور خوشبو میں مہکتا ہوا آتا ہے اور اس کی رُوح قبض کرنے کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے جنت کی خوشبو اور کفن لاتے ہیں اور اس سے کچھ دُور بیٹھ جاتے ہیں۔ پس فرشتہ موت اس کی رُوح نکالتا ہے جو نہی وہ رُوح ملک الموت کے پاس آتی ہے جلدی سے وہ دونوں فرشتے اس کو لے لیتے ہیں اور اس کو جنت کی خوشبو اور کفن میں رکھ کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں آسمان کے فرشتے اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور وہ اس کا اچھا نام لے کر کہتے ہیں یہ خوشبودار رُوح کس کی ہے تو بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں بندے کی رُوح ہے۔ اب وہ جس آسمان پر بھی گزرتے ہیں وہاں کے مقرب فرشتے ان کے ساتھ ہو لیتے ہیں جا کر اسے عرش الہی کے نیچے بارگاہ الہی کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اس کے اعمال علیوں سے نکالے جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو شاہد بنا کر فرماتا ہے کہ تم شاہد ہو کہ میں نے اس عمل والے کو بخش دیا اور اس کی اعمال کی کتاب کو مہر لگا کر علیوں میں رکھ دیا جاتا ہے پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میرے بندے کی رُوح کو زمین پر واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے اللہ سے وعدہ

کیا ہے کہ میں انھیں اسی مٹی سے اٹھاؤں گا۔ پس جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے کہ جب تو میری پیٹھ پر چلتا تھا تو میرے نزدیک پسندیدہ تھا، اب جبکہ تو میرے پیٹ میں آ گیا ہے تو کیا حال ہوگا۔ اب میں تجھے بتاتی ہوں کہ میں تیرے ساتھ کیا کرنے والی ہوں۔ تو اس کی قبر کو حدنگاہ تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے پاؤں کے پاس ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیار کیا ہے اُسے دیکھو۔ اور ایک دروازہ سر کی طرف کھول دیا جاتا ہے کہ اب ٹھنڈی آنکھوں سے سو جا۔ لیکن اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز یہ ہوتی ہے کہ قبامت بہت جلد قائم ہو جائے گی۔“

مردہ کا قدموں کی آواز سننا

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن عبید سے روایت کیا کہ: ”جب مردے کے ساتھ آنے والے چلتے ہیں تو مردہ بیٹھ کر ان کے پاؤں کی آواز سنتا ہے اور اس سے اس کی قبر سے پہلے کوئی کلام نہیں کرتا۔“

قبر کی پکار

پھر قبر کہتی ہے اے آدم! کیا تو نے میرے حالات نہیں سنے تھے کہ کیا تو میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیرٹوں سے نہ ڈرایا گیا تھا۔ اگر ایسا تھا تو پھر تو نے تیاری کیوں نہ کی۔“

حضرت عبد و بن عمرو کی روایت

ابن ابی شیبہ نے "مصنف" میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-

"انسان جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ اے بندہ خدا تجھے علم نہیں تھا کہ میں تاریکی، تنہائی اور وحشت کا مکان ہوں اے ابن آدم! تو میرے ارد گرد چلنے کے باوجود کس چیز پر اتراتا تھا پس اگر مردہ مومن ہوتا ہے تو اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے نفس کو آسمان پر پہنچا دیا جاتا ہے۔"

یزید بن شجرہ کی روایت

ابن ابی الدنیا نے یزید بن شجرہ سے روایت کیا کہ :-
"کافر سے قبر کہے گی کہ کیا تو نے میری تاریکی، میری وحشت، میری تنہائی، میری تنگی اور میرے غم کو یاد نہ کیا۔"

دنیا میں کیا ہوا کام آئے گا

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبیدہ بن عمیر سے روایت کیا کہ :-
"قبر مردہ سے کہتی ہے کہ اگر تو اپنی حیاتی میں اللہ کا طاعت گزار تھا تو آج میں تجھ پر رحمت ہوں اور اگر منکر تھا تو میں تیرے لیے عذاب ہوں میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں اطاعت گزار ہو کر داخل ہوا ہو تو وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو منکر تھا وہ تباہ و برباد ہو کر نکلے گا۔"

وحشت کا مکان

ابن ابی الدنیا نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
 ”قبر کی ایک زبان ہے جس سے وہ کہتی ہے کہ اے انسان تو نے مجھے
 کیسے فراموش کر دیا۔ کیا تو میرے متعلق علم نہ رکھتا تھا کہ میں وحشت ہوں،
 غربت ہوں، کیرٹوں اور تنگیوں کا مکان ہوں۔“

اسمعیل بن ابراہیم شیرازی کا بیان

ابو بکر بن عبد العزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے ”کتاب المثانی فی الفقہ“ میں
 فرمایا کہ ہم سے اسمعیل بن ابراہیم شیرازی نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی سند سے
 حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”ہم حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک
 ہوئے۔ قبرستان پہنچ کر معلوم ہوا کہ قبر ابھی تک نہیں کھدی ہے تو
 ہم آپ کے ساتھ قبر کے گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ مردے کو
 جب قبر میں رکھ کر ایٹھیں برابر کی جاتی ہیں تو قبر کہتی ہے کہ اے مردے
 کیا تجھے پتہ نہ تھا کہ میں غربت ہوں، تنہائی ہوں اور کیرٹوں کے رہنے
 کی جگہ ہوں، تو تو نے کیا تیار کیا ہے؟“

گوشہ قبر سے آواز آنا

ابن ابی الدنیا نے ”قبور“ میں اور ابن مندہ نے عمر بن ذر سے روایت کیا

کہ :-

”جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو قبر اسے پکار کر کہتی ہے کہ فرمانبردار ہے یا نافرمان! اگر وہ صالح ہوتا ہے تو قبر کے گوشے سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے کہ اے قبر! تو اس پر سرسبز و شاداب ہو جا اور اس کے لیے رحمت بن جا کیونکہ یہ اللہ کا صالح بندہ تھا اور اب یہ کرامت اور شرافت کا مستحق ہے“

مردہ کی آنے والے مردہ سے پکار

ابن ابی الدنیانے ”قبور“ میں محمد بن صباح سے روایت کیا کہ :-
 ”جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسے عذاب ہوتا ہے تو اس کے ہمسایہ مردے اسکو پکار کر کہتے ہیں کہ اے دنیا سے آنے والے کیا تو نے ہم سے نصیحت حاصل نہ کی، کیا تو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے ختم ہوئے اور تجھے عمل کرنے کی گنجائش تھی لیکن تو نے وقت ضائع کیا۔ قبر کے گوشے سے اس کو پکار کر کہتے ہیں کہ اے زمین پر اتر کر چلنے والے کیا تو نے مرنے والوں سے عبرت حاصل نہ کی؟ کیا تو نے نہ دیکھا کہ کس طرح تیرے عزیز و اقارب کو لوگ اٹھا کر قبروں تک لے گئے“

ایک شب کی اہمیت و افادیت

بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”کیا میں تمہیں پوچھوں اور دو راتوں کی خبر نہ دوں۔ ایک دن تو وہ جب
 ”صاحب بشارت“ تمہارے پاس آئے گا یا تو رضائے الہی یا اس
 کی ناراضگی کا پیغام لے کر اور دوسرا دن وہ جب کہ تم بارگاہِ الہی
 میں کھڑے ہو گے اور تمہارا اعمال نامہ تمہارے ہاتھ میں دیا جائیگا
 یا دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں۔ اور رات وہ جب مردہ اپنی
 قبر میں پہلی رات گزارے گا یہ وہ رات ہوگی کہ اس سے پہلے
 ایسی رات کبھی نہ آئی ہوگی۔ اور ایک رات وہ کہ جس کی صبح
 قیامت قائم ہوگی کہ اس کے بعد کوئی رات نہ ہوگی۔“

قبر کا مردہ سے کلام کرنا

قبر میں مردہ سے سوالات و جوابات

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔۔۔
 ”جب لوگ مردے کو قبر میں دفن کر چلتے ہیں تو وہ مردہ دفن کرنے والوں
 کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں
 اور کہتے ہیں کہ تیرا اس برگزیدہ شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو تمہیں
 لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟ اگر مردہ
 مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں شاید ہوں کہ یہ اللہ کے بندے
 اور رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ
 کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض جنت عطا کی ہے تو وہ دونوں کا مشاہدہ
 کرتا ہے اور اس کی قبر کو ستر گز تک کھول دیا جاتا ہے اور اس
 میں سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے۔

منافق و کافر سے سوالات و جوابات

پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اس بارے میں کچھ علم نہیں رکھتا جو لوگ کہتے تھے میں وہی کہتا تھا۔ یہ سن کر فرشتے اُسے جواب دیتے ہیں کہ تجھے تو کچھ خبر ہی نہیں۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے اس طرح پیٹا جاتا ہے کہ جسے جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں۔“

حضرت انس کی روایت

دیلیمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔
 ”منکر و نکیر مُردے کی قبر میں داخل ہو کر اُسے بٹھاتے ہیں تو اگر مُردہ مومن ہوتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ مَنْ سَرَّ بِكَ . مُردہ کہتا ہے رَبِّيَ اللهُ . پھر پوچھتے ہیں مَنْ نَبَيْتُكَ . مُردہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم . پھر پوچھتے ہیں مَنْ اِمَامُكَ . مُردہ کہتا ہے قرآن . پھر منکر نکیر اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں . پھر یہی سوالات کافر سے کیے جاتے ہیں لیکن کافر ہر سوال کے جواب میں لَا اَدْرِي کہتا ہے تو وہ اسے ایسا پیٹتے ہیں کہ جس سے شعلے نکل کر تمام قبر کو منور کر دیتے ہیں اور قبر میں اس پر ایسی تنگی ہوتی ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔“

بشیر بن کمال کی روایت

بزار و طبرانی نے بشیر بن کمال سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے والد

کمال سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ :-

”بنو معاویہ میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے تو آپ نے ایک قبر کی جانب متوجہ ہو کر لادَدِیْتِ کہا تو صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس صاحب قبر سے میرے متعلق پوچھا جا رہا تھا تو کہہ رہا تھا لَادِرِیْ۔“

صاحبِ موت کے اعمال کی کیفیت

ابو نعیم نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جب مومن وصال کر جاتا ہے تو نماز اس کے سر کی جانب، صدقہ اس کے دائیں جانب اور روزہ سینہ کی جانب ہوتا ہے۔“

مومن و کافر کو بشارات

احمد و طبرانی و بیہقی نے اور ابن ابی الدینانے حدیث قبر میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”جب مردہ مومن کو بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے بجائے جہنم کے بہشت کر دی ہے وہ تو خوشی سے کہتا ہے کہ مجھے اجازت دو کہ میں اپنے اہل خانہ کو بتا کر آ جاؤں گا لیکن ملائکہ اسے یہاں ہی رہنے کا حکم دیتے ہیں اور کافر کو بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے بجائے جنت کے جہنم کر دیا ہے۔“

فرمان نبوی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسَّلَام نے فرمایا کہ:

”جو آدمی جس حالت میں دنیا سے گیا پھر اسی حالت میں اُٹھے گا یعنی مومن
ایمان پر اور منافق منافقت کی حالت میں“

مومن کے لیے عجوبہ خوشخبری

ابن ماجہ، ابن ابی الدینا اور ابن عاصم نے ”السنة“ میں حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:

”انسان کو علم نہیں کہ اس کے لیے کون سی چیز تخلیق کی گئی۔ جب اللہ
تبارک و تعالیٰ انسان کی تخلیق کا قصد فرماتا ہے تو فرماتا ہے کہ اس کا رزق
تحریر کرو، اس کے پاؤں کے نشانات تحریر کرو، اس کی موت کا وقت
تحریر کرو، اس کی اچھائی اور بُرائی تحریر کرو۔ پھر ایک فرشتہ کو
بھیجتا ہے جو اس تحریر کو محفوظ کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر دو
ملائکہ کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور برائیاں تحریر کرتے
ہیں۔ جب اس پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو یہ دونوں فرشتے
اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آتا ہے جو اس
کی جان نکال لیتا ہے پھر جب اسے قبر میں دفن دیا جاتا ہے تو اس
کی روح ملک الموت واپس کر دیتا ہے اور پھر منکر نکیر دو فرشتے
اس سے سوال کرتے ہیں اور امتحان لیتے ہیں۔ پھر جب محشر برپا ہو گا

توفیکیوں کا فرشتہ نازل ہو گا اور برائی والا فرشتہ بھی۔ پھر وہ اس کی گردن سے بندھی ہوئی کتاب کھولتے ہیں۔ ایک کا نام سائق ہے اور دوسرے کا شہید۔

نصرتِ الہی کی طلب

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سامنے بہت بڑا معاملہ درپیش ہے کہ جس کی تم طاقت نہیں رکھتے تو اللہ ہی سے امداد طلب کرو۔

قبر میں آزمانے والوں کی تعداد

ابو نعیم نے ضمیر بن حبیب سے روایت کیا کہ :-
”قبر میں آزمانے والے تین ہیں :-

۱۔ آنکر ۲۔ ناکور ۳۔ رومان

ابن جوزی کا بیان

ابن لال اور ابن جوزی نے ”موضوعات“ میں ضمیر بن حبیب سے مرفوعاً روایت کیا کہ :-

”قبر میں آزمائش کرنے والے چار ہیں :-

۱۔ منکر ۲۔ نکیر ۳۔ ناکور اور ان کا سردار ۴۔ رومان :-

ابن حجر کا بیان

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ :-

”قبر میں کوئی رومان نامی فرشتہ میت کا امتحان لینے کے لیے آتا ہے
تو وہ کہنے لگے ہاں یہ ایک ضعیف حدیث سے معلوم ہوتا ہے“

قرآن کا مڑے کی ادا کرنا

ابن ابی الدنیانے ”تہجد“ میں اور ابن الفرہس نے ”فضائل القرآن“ میں اور حمید
بن نجوہ نے ”فضائل الاعمال“ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا کہ :-

”جب تم شب کو قرآن پڑھو تو اونچی آواز سے پڑھو کیونکہ قرآن اونچی آواز
سے پڑھنے سے سرکش جن اور شیاطین دوڑ جاتے ہیں اور ہوا میں رہنے
والے ملائکہ نیز اہل خانہ سب سماعت کرتے ہیں۔ جب کوئی نماز میں قرآن
پڑھتا ہے تو لوگ اسے دیکھ کر ناز پڑھتے ہیں اور اہل خانہ بھی پڑھتے ہیں۔
جب یہ شب گزر جاتی ہے تو یہ شب اگلی شب کو وصیت کر دیتی ہے کہ
اس عابد بندے کو اس طرح شب کو بیدار کرنا اور اس کے لیے تو آسمان ہو
جانا۔ پھر جب نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو قرآن اس کے سر ہانے آ کر
ٹھہر جاتا ہے۔ جب اسے غسل دے کر لوگ فارغ ہوتے ہیں تو قرآن اس
کے سینہ اور کفن میں داخل ہو جاتا ہے اور جب قبر میں اس کے پاس منکر نکیر
آتے ہیں تو قرآن بندے اور اس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو وہ
کہتے ہیں کہ تو درمیان سے ہٹ جا ہم نے اس سے کچھ دریافت کرنا ہے
تو قرآن کہتا ہے واللہ! میں اس شخص کا پیچھا تب تک نہیں چھوڑ سکتا جب
تک کہ یہ جنت میں داخل نہیں ہوتا تو اگر تمہیں اس کے متعلق کچھ حکم دیا
گیا ہے تو تم اسے پورا کرو۔“

قرآن کا بیان

پھر قرآن مُردے کی طرف دیکھ کر کہتا ہے کہ مجھے پہچانا یا نہیں پہچانا؟
مردہ کہے گا میں نے تمہیں نہیں پہچانا۔ قرآن کہے گا کہ میں قرآن ہوں جو
تجھے پوری شب جاگتے رکھتا تھا، دن میں پیاسا رکھتا تھا، نفسانی
خواہشات سے منع کرتا تھا خواہ وہ آنکھ کی ہو یا کان کی تو اب تو مجھے
سب سے بہتر رفیق اور سچا بھائی پائے گا تو اب تیرے لیے خوشخبری
ہے کہ تجھ سے منکر نکیر کا سوال نہ ہوگا۔

مُردہ کے لیے نجات کا حصول

پھر منکر نکیر اس کے پاس سے اُٹھ جاتے ہیں اور قرآن بارگاہِ الہی
میں حاضر ہوتا ہے اور اس مردے کے لیے بچھونا اور چادر مانگ
کر لاتا ہے۔ جنت کے قنیل اور یاسمین کے پھول ایک ہزار
مقرب قرشتے اُٹھا کر لاتے ہیں لیکن قرآن اُن سے پہلے قبر میں
پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو میرے بعد وحشت زدہ نہ ہو ایسے تو
صرف اس لیے بارگاہِ الہی میں پہنچا تھا کہ اس سے بستر، چادر اور چراغ
کی سفارش کروں۔ اب یہ تمام چیزیں لے کر حاضر ہوا ہوں۔

ملائکہ کا خدمت بجالانا

پھر ملائکہ آکر اس کا بستر بچھاتے ہیں۔ چادر قدموں کے نیچے رکھتے ہیں
اور یاسمین کے پھول سینے کے پاس۔ وہ مُردہ انہیں محشر تک سونگھتا رہے

مردہ کا اہل خانہ کے پاس آنا

پھر وہ اہل خانہ کے پاس ہر روز ایک یا دو دفعہ آتا ہے اور ان کے حق میں بہتر دعا کرتا ہے۔ اگر اس کی اولاد میں سے کوئی قرآن حفظ کرتا ہے تو وہ اس سے مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اگر کوئی بُرا ہو جاتا ہے تو وہ اس پر افسوس کرتا ہے اور روتا ہے اور یہ طرز عمل صور پھونکے جانے تک جاری رہے گا۔“

حضرت ابن عمر کا بارگاہ نبوی میں عرض کرنا

بیہقی نے کتاب ”عذاب القبر“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ :-
 ”اے عمر کے بیٹے بتاؤ تب تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب تمہارے لیے تین ہاتھ اور ایک باشت لبا اور ایک ہاتھ اور ایک باشت چڑا کر گھا کھو داجائے گا۔ پھر تمہارے پاس منکر نکیر سیاہ شکل والے اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوئے آئیں گے ان کی آوازیں کر طک داز بجلی کی طرح ہوں گی اور نگاہیں خیرہ کر دینے والی بجلی کی طرح وہ زمین کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھ کو بٹھائیں گے اور ڈرائیں گے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس وقت بھی اسی حالت میں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تب تو میں اللہ کے حکم سے ان کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔“

توحید و رسالت کا شاہد ہونا

ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:

”جب مومن پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اس کے پاس ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور اُسے سلام کر کے بہشت کی بشارت دیتے ہیں اور جب وہ وصال کر جاتا ہے تو اس کے جنازے کے ہمراہ چلتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ مل کر اُس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور جب اسے قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب ”اللہ“ ہے۔ پھر دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رسول کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رسول ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ہیں۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ تیری گواہی کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اور یہی مقصد ہے اس آیت کریمہ کا کہ اللہ تعالیٰ ثابت رکھے گا ایمان والوں کو ثابت قول پر۔“ پھر حدنگاہ تک اُس کی قبر میں کشادگی کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کو کسی سوال کا جواب نہ آئے گا یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا کہ ”اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کر دے گا۔“

ملائکہ کا بہشتی تحائف لے کر مردہ کے پاس آنا

جو میر نے اپنی تفسیر میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

”ہم محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک

انصاری کے جنازہ میں گئے۔ جب قبرستان پہنچے تو ابھی تک قبر نہیں کھودی گئی تھی تو آپ ایک قبر کے پاس تشریف لائے اور لوگ بھی بیٹھ گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ زمین کی طرف دیکھنے لگے اور چھوٹی سی لکڑی سے کریدنے لگے پھر نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ ”میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ کا طالب ہوں۔“ پھر فرمایا کہ جب مومن پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اس کے پاس موت کے ملائکہ آتے ہیں اور سر کی جانب بیٹھ جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ ہستی مخالف لے کر اور ہستی خوشبوئیں لے کر اور ہستی لباس لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ پھر صف باندھ کر حدنگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کے ملائکہ خوشخبری دیتے ہیں اور ان کے بعد تمام ملائکہ خوشخبری دیتے ہیں تو اس کی رُوح اس طرح بہ جاتی ہے جیسا کہ مشک سے پانی کا قطرہ بہ جاتا ہے۔ اب جو نہی ملک الموت اس کی رُوح نکالتے ہیں وہ فرشتے فوراً اس کی رُوح لے کر ان ہستی مخالف میں رکھ دیتے ہیں اس کی خوشبو اس قدر ہمکتی ہے کہ ارض و سماوات کی فضائیں ہلک جاتی ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ خوشبو کیسی ہے تو زمین کے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں مومن کے نفس کی خوشبو ہے جس نے آج وفات پائی ہے تو ملائکہ اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

دروازوں کا کھل جانا

ملائکہ جب اسے آسمان کے دروازوں پر لے جاتے ہیں تو دروازے کھل جاتے ہیں ہر دروازہ مشتاق ہوتا ہے کہ یہ اس سے داخل ہو جی کہ یہ اپنے

اعمال کے دروازے سے داخل ہوتا ہے تو وہ دروازہ آہ و زاری کرتا ہے وہ جس دروازہ سے گزرتا ہے فرشتے کہتے ہیں کیا ہی خوشبودار ہے یہ نفس۔ جس نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی یہاں تک کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں تو ملک الموت اور دیگر ملائکہ جو اس کی جان نکالتے وقت موجود تھے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم نے فلاں بن فلاں کی رُوح نکالی ہے تو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے انھیں اسی سے تخلیق کیا ہے اور اسی میں ملاؤں گا اور پھر اسی سے اٹھاؤں گا۔

مردہ کی سماعت

وہ مردہ لوگوں کی جوتیوں کی آہٹ کی آواز اور ہاتھ ہلانے کی آواز تک سنتا ہے اور جب لوگ اسے دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو اُسکے پاس تین ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ دو ملائکہ رحمت اور ایک عذاب کا فرشتہ۔

صالح اعمال کا گھیراؤ

لیکن اس کے صالح اعمال اسے گھیر لیتے ہیں نماز پاؤں کے پاس ہوتی ہے، روزہ سینہ کے پاس ہوتا ہے، زکوٰۃ دائیں جانب اور صدقہ بائیں جانب، نیکی اور خوش خلقی اس کے سینے میں۔ تو جس جانب سے بھی عذاب کا فرشتہ آتا ہے اسی جانب کا عمل اُسے دوڑا دیتا ہے تب وہ ایک اتنا بڑا ہتھوڑا لے کر کھڑا ہوتا ہے کہ اگر تمام اہل منیٰ مل کر بھی اُسے اٹھانے کی کوشش کریں تو نہ اٹھا سکیں۔

فرشتہ عذاب کی روانگی

پھر وہ کہتا ہے کہ اے صالح آدمی! اگر تیرا نماز، روزہ، زکوٰۃ اور صدقہ تجھے گھیرے ہوئے نہ ہوتا تو میں ہتھوڑے سے تمہاری خوب پٹائی کرتا اور اس مار پٹائی سے تیری قبر آگ سے بھر جاتی۔ اے ملائکہ رحمت! یہ تمہارے لیے ہے اور تم اسے لے جاؤ۔ پھر عذاب کا فرشتہ واپس چلا جاتا ہے اور وہ فرشتے آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اللہ کے دوست کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کیونکہ وہ سخت ہولناکی سے گزر کر آ رہا ہے۔

ملائکہ کے سوالات و جوابات

پھر وہ مردہ ولی اللہ سے دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ تیرا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں کتاب اللہ پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

ندائے آسمانی

یہ سوالات سخت لمبے میں ہوتے ہیں اور یہی مومن کے لیے قبر کی آزمائش ہے۔ پھر آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے

یہی بہشتی فرش بچھاؤ اور بہشتی لباس پہناؤ اور بہشتی خوشبو میں لگاؤ اور
حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دو۔ اور بہشت کا ایک دروازہ پاؤں کی
جانب اور دوسرا دروازہ سر کی جانب کھول دو۔

ملائکہ کا ولی اللہ سے خطاب

اور پھر وہ ملائکہ کہتے ہیں کہ اب تو اس طرح سو جا جس طرح وہن اپنے
بشادی کے پلنگ پر سوتی ہے۔ اب تجھے قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

ولی اللہ کی بارگاہِ ایزدی میں التجا

ولی اللہ کہے گا کہ الہی! خشر برپا فرما دے تاکہ میں اپنی اولاد میں چلا جاؤں
اور تیری عطایا کی ہوئی نعمتوں کو حاصل کر لوں تو وہ محشر ہی کے دن سفید
چہرے میں اٹھایا جائے گا۔

حضرت ابن عمر کی روایت

بیہقی نے "زہد" میں اور ابن عساکر نے سند منقطع سے حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ آپ نے ایک آدمی سے کہا کہ:۔
"اے برادر کیا تو جانتا نہیں کہ موت کا تمہارے سامنے کب نزول ہوگا
خواہ صبح کو یا شام کو، دن کو یا رات کو، پھر قبر، اور وہ نکلنے کی جگہ ہے
اور منکر نکیر اور پھر میدانِ محشر جس وقت کہ باطل پرستوں کو جمع کیا
جائے گا۔"

فرمان نبوی

دہلی نے ”فردوس“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ :-
 ”اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ ، اللَّهُ رَبُّنَا ، أَلَسَلَامُ دِينُنَا ، مُحَمَّدٌ نَبِينُنَا کیونکہ یہ سوالات قبر میں ہوں گے۔“

بارگاہِ نبوت میں سوال کرنا

احمد، طبرانی اور ابن عدی نے صحیح سند سے روایت کیا اور ابن ابی الدینا اور آجری نے شریعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر نے بارگاہِ نبوی میں سوال کیا کہ :-

”یا رسول اللہ! کیا محشر کے روز ہماری عقلیں واپس کر دی جائیں گی تو آپ نے فرمایا۔ ہاں بالکل اسی طرح جس طرح آج کل ہیں۔“

دُعائے مغفرت کرنا

ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :-

”حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان پہنچے تو ایک مردہ دفن کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مردہ بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو کیونکہ اس سے ابھی سوال کیا جائے گا۔“

حضرت عمرو بن عاص کا وصیت کرنا

مسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے وصیت کی کہ :-

”جب تم میری تدفین کر چکو تو مجھ پر مٹی ڈال کر اتنی دیر بٹھرنا کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے تاکہ مجھے انس حاصل ہو اور میں منکر نکیر کے سوالات کا آسانی سے جواب دے سکوں۔“

قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

بزار نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس پر نور کا ایک خیمہ ہوتا ہے اس خیمے کے نور کو دیکھ کر ملائکہ راستہ کا پتہ کرتے ہیں جیسے سمندر کے اندھیروں میں سمندر میں چلنے والا مسافر اور چیل میدان کے اندھیروں میں خشکی کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر راستہ طے کرتے ہیں لیکن جب قرآن کا قاری وصال کرتا ہے تو وہ نور چھپ جاتا ہے اور فرشتے اُسے نہیں دیکھتے تب ہر آسمان کے فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور یہ سلسلہ عشر تک ایسے ہی چلتا رہے گا۔ اور جب بھی کوئی مسلمان قرآن پڑھ لیتا ہے اور پھر کسی رات میں نماز میں کھڑے ہو کر اسے پڑھتا ہے تو وہ رات آنے والی رات کو وصیت کر دیتی ہے کہ اسے صبح وقت

میں بیدار کر دینا اور اس کے لیے آسان ہو جانا۔

قرآن مجید کی بعد از موت عملی کارروائی

جب وہ وصال کر جاتا ہے تو لوگ اُس کے کفن کی تیاری میں ہوتے ہیں لیکن قرآن اُس کے سر کے پاس آ کر ٹھہر جاتا ہے۔ پھر جب اُسے کفن میں ملبوس کیا جاتا ہے تو قرآن سینے کے پاس آ جاتا ہے پھر جب اُسے قبر میں داخل کر کے اُوپر مٹی ڈالی جاتی ہے تو اس کے پاس منکر نکیر آتے ہیں اور اُسے بٹھاتے ہیں مگر قرآن مردے اور اُن کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ایک طرف ہٹ جا قرآن کہتا ہے کہ رت کعبہ کی قسم ایسا ہرگز نہ ہو گا یہ میرا رفیق ہے میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ یہ بہشت میں داخل نہ ہو جائے پھر قرآن قرآن کے قاری کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں وہی قرآن ہوں جسے تو اونچی آواز سے پڑھتا تھا اور کبھی خاموشی سے پڑھتا تھا اور مجھ سے پیار کرتا تھا تو میں اب تم سے پیار کرتا ہوں اور میں جس سے پیار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ابھی اُس سے پیار کرتا ہے۔ منکر نکیر کے سوالات کے بعد تو ہر خوف و غم سے آزاد ہے۔ منکر نکیر بعد از سوال واپس چلے جاتے ہیں۔ اب مردہ ہوتا ہے یا قرآن ہوتا ہے۔

قبر کو کشادہ کیا جانا

پھر قرآن کہتا ہے کہ میں تیرے لیے نرم و نازک بستر بچھاؤں گا اور حسین و جمیل چادر دوں گا اور یہ اس لیے ہے تو بات بھر میرے لیے

جاگتا اور تمام دن میرے لیے تھکا۔ پھر قرآن فوراً آسمان کی طرف روانہ ہوتا ہے اور خدا کی بارگاہ سے یہ تمام چیزیں طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے یہ سب کچھ عطا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ چھٹے آسمان کے ایک ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قرآن آکر اُس شخص سے پوچھتا ہے کہ کیا تو اس عرصہ میں وحشت زدہ نہ ہوا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اٹھ جاؤ تاکہ ہم تمہارے لیے بستر کر دیں اور اس کی قبر کو چار سو سال کی مسافت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے لیے ایک ایسا گدا بچھا دیا جاتا ہے جس کا اتر سبز ریشم کا ہے اور اس میں مشک بھری ہوئی ہے۔

بہشتی نور کے دو چراغوں کا حصول

سر اور پاؤں کے پاس سندس اور استبرق کے تکیے لگا دیئے جلتے ہیں اور بہشت کے نور کے دو چراغ اُس کے سر اور پاؤں کی جانب روشن کیے جاتے ہیں جو روزِ محشر تک جلتے رہیں گے۔ پھر اُسے دائیں پہلو پر قبلہ رخ ملائکہ لٹا دیتے ہیں۔

قرآن کا دن رات خبر گیری کرنا

پھر جنت کی یاسمین کے پھول اُس پر چڑھا دیئے جاتے ہیں اب وہ اور قرآن قیامت تک باہم رفیق رہیں گے۔ قرآن دن رات اس کی خبر اُس کے اہل خانہ کو دیتا ہے اور قرآن اس کے ساتھ اس طرح رہتا ہے جس طرح ہربان باپ اپنے بچے کے ساتھ رہتا ہے۔ اب اگر اس کی اولاد میں سے کوئی قرآن پڑھ لیتا ہے تو قرآن اُسے خوشخبری

دیتا ہے اور اگر اُس کی اولاد میں سے بُرا ہوتا ہے تو اس کی بہتری کے لیے دُعا گو ہوتا ہے۔“

سُود مند علم کی تمنا کرنا

ابن مبارک نے ”زہد“ میں اور ابن شیبہ نے اور آجری نے شریعت میں اور بیہقی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”ایک آدمی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت مجھے ایک ایسا علم تعلیم فرمائیے جو کہ آخرت میں میرے لئے سود مند رہے۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا یہ تصور کرو کہ جب تمہارے لیے زمین چار ہاتھ لمبی اور دو ہاتھ چوڑی جگہ ہوگی تو تیرے اہل خانہ یہ کہیں گے اور کریں گے کہ جو تیری جدائی کو پسند نہیں کرتے تھے اس میں داخل کر کے اُوپر سے اینٹیں ڈال دیں گے اور پھر بہت سی مٹی ڈال دیں گے پھر تیرے پاس نیلی آنکھوں اور گھونگر یا لے بالوں والے دو فرشتے آئیں گے ان کا نام منکر نکیر ہے اگر تو ان کے سوالات میں کامیاب رہا تو نجات حاصل کر لے گا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ثابت قدمی سے ہو سکتا ہے اور اگر تو نے لا اُدْرٰی کہا تو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوگا۔“

قبر میں آزمائش کی گھڑیاں

احمد، بزار، ابن ابی الدنیا اور ابن ابی عاصم نے اپنی سند سے اور بیہقی نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ
 میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک جنازہ میں گیا تو آپ
 نے فرمایا کہ یہ امت اپنی قبور میں آزمائش میں ڈالی جائے گی۔ جب انسان
 کو دفن کرنے والے دفن کر کے رخصت ہو جاتے ہیں تو فرشتہ موت
 اپنے ہاتھ میں ایک پتھر لے کر آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں
 اور دریافت کرتے ہیں کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا علم رکھتے ہو، تو
 اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا کہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ فرشتہ موت یہ سن کر کہے گا کہ تو نے سچ
 کہا۔ پھر اس کے سامنے ایک جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے
 کہا جائے گا کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیرا ٹھکانہ یہ تھا لیکن اب اس کے
 بجائے تیرا ٹھکانہ جنت میں کر دیا گیا ہے۔

کافر کے لیے آزمائش

پھر وہ جنت کا دروازہ دیکھ کر اس کی طرف جائے گا تا کہ داخل ہو جائے
 تو اس سے کہا جائے گا کہ ابھی یہیں ٹھہرو پھر اس کی قبر کو حدنگاہ تک
 کشادہ کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ شخص کافر و منافق ہوگا تو اس سے پوچھا
 جائے گا کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ وہ جواب دے گا کہ
 مجھے اس شخص کے بارے میں کچھ علم نہیں جو لوگ کہتے تھے وہی میں کہتا تھا
 پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو نے کچھ بھی نہ جانا اور تجھے ہدایت نہ ملی۔
 پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور کہا
 جائے گا کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیرا ٹھکانہ یہ تھا لیکن اب چونکہ تو نے

کفر کیا ہے اس لیے بجائے جنت کے تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔ پھر ایک دروازہ جہنم کی طرف کھول دیا جائے گا اور فرشتہ ایک گرز اس زور سے اسے مارے گا کہ جنات اور انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز کو سنے گی۔

ثابت قدمی کے ثمرات

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا تو کسی نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی یا رسول اللہ! جب فرشتہ گرز لے کر کھڑا ہوگا تو وہ کون ہوگا کہ جو ہیبت زدہ نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا اور ثابت قدم رہا۔

افسوس کہنا

طبرانی اور ابو نعیم نے دلائل النبوة میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

”حضور نبی کریم روف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ نے فرمایا افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے ساتھ میرے سوا کوئی دوسرا نہیں تو آپ یہ الفاظ کس کے لیے فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس صاحبِ قبر سے کہہ رہا تھا کیونکہ جب اس سے میرے بارے میں سوال کیا گیا تو شک کرنے لگا۔“

اعمال کی کارکردگی

طبرانی نے ”اوسط“ میں اور ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کیا کہ،

”انسان پر اس کی قبر میں عذاب آتا ہے جب سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن دُور کر دیتا ہے اور ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے صدقہ دُور کر دیتا ہے اور پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اس کی مساجد کی جانب چل کر جانا اور صبر کرنا الگ کوئے میں ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس لیے چپکے سے کھڑا ہوں اور اگر کچھ کمی دیکھوں تو پوری کر دوں!“

نیک اعمال کا گھیراؤ کرنا

ابن ابی الدنیانے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ،

”جب مُردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں۔ اب اگر گناہ اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن کی تلاوت اُسے بچاتی ہے اور اگر پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اس کا قیام بچاتا ہے اور اگر ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تو ہاتھ کہتا ہے قسم بخدا یہ ہمیں صدقہ کے لیے کھولتا تھا اور دُعا کے لیے اس لیے تیرے لیے کوئی راستہ نہیں، اگر منہ کی جانب سے آتا ہے تو اس کا ذکر کرنا اور روزہ رکھنا آگے آتا ہے۔ اسی طرح نماز اور صبر ایک طرف کھڑا ہوتا ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو پوری کر دے غرض کہ اس کے نیک اعمال عذاب کو اس طرح دفع کریں گے جس طرح کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ سے مصائب دُور کرتا ہے ازاں بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا تجھے برکت دے سو جا کیونکہ تیرے رفیق بہت ہی اچھے ہیں!“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا کہ :-

» جب عالم نزع میں انسان کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرتی ہے تو ملائکہ کہتے ہیں کہ پاک رُوح پاک جسم کی طرف سے آئی پھر جب اس کو گھر سے قبر کی طرف لے جاتے ہیں تو وہ جلدی جانے کو پسند کرتا ہے۔ جب اُسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو آنے والا آتا ہے اور اُس کا سر پکڑنا چاہتا ہے لیکن اُس کا سجدہ کرنا درمیان میں آجاتا ہے اور پیٹ پکڑنے کے لیے آتا ہے تو روزہ حائل ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پکڑنے آتا ہے تو صدقہ حائل ہو جاتا ہے۔ پاؤں پکڑنے آتا ہے تو اس کا نماز کی طرف جانا اور قیام کرنا درمیان میں آجاتا ہے۔ پھر اس کے بعد مومن کبھی نہیں گھبرائے گا۔ پھر جب اسے اپنا مقام اور وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو اس کے لیے بنائی گئی ہیں تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے میرے مقام پر جلدی پہنچا دے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تیرے کچھ بھائی اور بہنیں ہیں جو ابھی تیرے ساتھ شامل نہیں ہوئے اس لیے تو آرام سے خواب استراحت کے مزے لے۔

کافر کی رُوح کی کیفیت

اور جب کافر کی رُوح نکلتی ہے تو ملائکہ کہتے ہیں کہ یہ خبیث رُوح خبیث جسم سے نکل کر آئی ہے۔ پھر جب اسے اس کے گھر سے

نکالا جاتا ہے تو جس قدر بھی قبر تک پہنچنے میں دیر ہوتی ہے پسند کرتا ہے اور چلا کر کہتا ہے کہ مجھے کہاں لیے جا رہے ہو۔ پھر جب وہ قبر میں دیکھتا ہے جو اس کے لیے تیار کیا گیا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے واپس کر دے تاکہ میں اچھے عمل کر سکوں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ جس قدر دنیا کو آباد کرنا مقام نے آباد کر لیا۔ پھر اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے کہ جس کو سانپ ڈس لے کہ وہ سوتے ہوئے بھی گھبراتا ہے اور زہریلے کیرے مکوڑے اس کی طرف بڑھتے اور دوڑتے ہیں۔“

ارواح کا ارواح سے سوال کرنا

بزار اور ابن جریر نے ”تہذیب الآثار“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”جب مومن پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اور مومن کو عجیب و غریب اشیاء کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے تو وہ اس حیرت کا طالب ہوتا ہے کہ اس کی رُوح جلد قبض ہو جائے کیونکہ خدا اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور مومن کی رُوح جب آسمان پر جاتی ہے تو دوسری ارواح اس سے سوال کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھی کس حال میں ہیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ فلاں کو میں دنیا میں چھوڑ کر آیا ہوں تو یہ بات انھیں اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص انتقال کر گیا تو وہ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ اس کی رُوح تو ہمارے پاس نہیں آئی کیونکہ اس کی رُوح کو جہنم کی طرف پہنچایا جاتا ہے۔“

قبر میں پُرسکون بیٹھنا

ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”مومن مُردہ اپنی قبر میں نہایت سکون سے بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے دین اور رسول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح جواب دیتا ہے۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تجھے خدا کا علم کیسے ہوا۔ کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ خدا کو کون دیکھ سکتا ہے۔ پھر اسے بہشت و دوزخ دکھایا جاتا ہے۔“

لفظ ”کافر“ کی تحریر

احمد و بیہقی نے بسند صحیح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ:

”ایک یہودی ستور میرے دروازے پر آکر کہنے لگی کہ مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تجھے قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے حفاظت میں رکھے گا۔ میں نے اسے روک لیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو میں نے انھیں آپ کے روبرو کر دیا۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ یہ کیا کہتی ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس یہودی عورت کی بات بتادی تو آپ نے قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور پھر فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی اُمت کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں اور ایسے الفاظ سے

کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں ڈرایا۔ وہ کا نا ہے اس کی دونوں آنکھوں
کے مابین ”کافر“ تحریر ہوگا جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ پھر آپ نے
قبر کی آزمائش کا بیان فرمایا۔“

مومن کا قبر میں ثابت قدم رہنا

بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ
یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم!۔
”یہ اُمت قبر میں آزمائی جائے گی تو میرا کیا ہوگا میں تو ایک کمزور مستور ہوں
تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”اپل ایمان کو اللہ تعالیٰ ثابت قول کے
ذریعے دنیا و عقبیٰ کی زندگی میں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔“

آزمائش کے مقررہ دن

احمد نے ”زہد“ میں ابو نعیم نے ”حلیہ“ میں طاووس سے روایت کیا کہ:-
”مردے اپنی قبور کے اندر سات دن تک آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں اس
لیے علماء کرام اچھا سمجھتے تھے کہ مردے کی جانب سے سات دن تک فقر و
اور غریبوں کو طعام کھلایا جائے۔“

قبر پر کھڑے ہو کر دعا مانگنا سنت نبوی ہے

ابو نعیم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:-
”حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صحابی کی قبر پر کھڑے

ہو کہ فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ الہی یہ تیرے پاس آیا ہے اسے اچھی طرح رکھیو اور قبر کو اس کے دونوں پہلوؤں سے ہٹا دینا اور اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دینا اور اسے اچھی طرح قبول فرمانا اور سوال کے وقت اس کی گفتگو کی تیزی میں ثابت قدمی عطا فرمانا۔“

شیطان کی قبر تک پرواز

حکیم نے ”نوادرا اصول“ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ :-

”جب مردے سے یہ سوال ہوتا ہے مَنْ سَرَّبَكَ تو عمر ازیل ایک خاص صورت میں اپنی جانب اشارہ کرتا ہے کہ کہہ دے کہ میں تیسرا رب ہوں۔ حکیم ترمذی نے کہا کہ عمر ازیل کے قبر میں آنے کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیگر احادیث میں فرمایا کہ الہی اسے شیطان سے پناہ دے۔“

ابن شاہین کی روایت

ابن شاہین نے ”السنتہ“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”تم اپنے بچوں کو منکر نکیر کے سوالوں کے جوابات کی تعلیم دو۔ تو اس حکم کا اتنا چرچا ہوا کہ انصار میں سے جب کوئی وفات پاتا تو وہ اسے منکر نکیر کے جوابات بتاتے تھے اور جب بچہ بڑا ہوتا تو اسے بھی تعلیم دیتے۔“

یزید بن ہارون کی خواب میں زیارت ہونا

سلفی نے طیوریات میں حضرت سہل بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

کہ :-

”میں نے یزید بن ہارون کو اُن کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے اُن سے پوچھا کہ رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے جواباً کہا کہ میرے پاس دو سنگ دل موٹے فرشتے آئے اور انہوں نے مجھ سے سوال کرنے شروع کر دیئے تو میں نے اپنی سفید داڑھی پکڑ کر کہا کہ مجھ جیسے آدمی سے تم یہ سوالات کر رہے ہو میں نے تو اسی سال تک لوگوں کو تمہارے جوابات سکھائے ہیں۔ پھر وہ چلے گئے اور جاتے ہوئے کہنے لگے کہ تم نے جریر بن عثمان سے کچھ تحریر کرنا سیکھا تو میں نے کہا ”ہاں سیکھا“ تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے بغض رکھا۔ پھر ملائکہ نے کہا کہ اب تم دہن کی طرح سو جاؤ۔ تم آج کے بعد خوف نہیں پاؤ گے“

قبر سے سوالات و جوابات سماعت کرنا

ابن ابی الدنیا اور ابن جریر نے اپنی ”تہذیب“ میں یزید بن طریف بحسبلی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ :-

”میرا بھائی وصال کر گیا تو میں نے اپنے کان کو ان کی قبر سے لگایا تو میں نے منکر نکیر کے سوالات کی آواز سنی اور اپنے بھائی کے جوابات کو بھی سماعت کیا“

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وسیلہ سے مغفرت کا حصول

تاریخ ابن نجار میں ابوالقاسم بن ہبنتہ اللہ بن سلام مفسر سے روایت ہے کہ :-
 ”ہمارے ایک استاد کے رفیق کی وفات ہو گئی تو شیخ نے انہیں خواب میں
 دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ کہا کہ
 اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی۔ شیخ نے دریافت کیا کہ منکر نکیر کے
 ساتھ کیسا سلوک ہوا۔ تو انہوں نے کہا اے شیخ جب انہوں نے
 مجھے بٹھایا اور سوالات کیے تو مجھے الہام الہی ہوا کہ ان سے کہہ دو کہ
 ابوبکر و عمر کے وسیلہ سے مجھے چھوڑ دو تو ان میں سے ایک نے دوسرے
 سے کہا کہ اس نے بزرگزیدہ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے اسے چھوڑ دو۔
 چنانچہ وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔“

ملائکہ کا اہل سنت پر مقرر کیا جانا

لاکائی نے السنۃ میں اپنی سند سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ :-
 ”میرا باپ ہر کسی کا جنازہ پڑھنے کے لیے جاتا تھا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف
 اُس نے کہا کہ ایک دن میں ایک نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ جب
 وہ اُسے دفن کر کے چلے گئے تو میں نے دیکھا کہ اس کی قبر میں دو آدمی
 آئے ان میں سے ایک تو قبر سے واپس آ گیا اور دوسرا قبر کے اندر ہی
 رہ گیا۔ میں نے اُن لوگوں سے کہا کیا تم زندہ کو بھی مردہ کے ہمراہ دفن
 کرتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ قبر میں کوئی زندہ تھا ہی نہیں۔ میں نے دل
 میں خیال کیا کہ شاید مجھے شبہ ہو گیا ہو۔ پھر جب میں واپس ہوا

تومیرے دل نے کہا کہ یقیناً میں نے دو آدمیوں کو جاتے ہوئے اور ایک آدمی کو واپس نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور میں ضرور اس کا سراغ نکالوں گا۔ پھر میں اسی قبر پر واپس آیا اور سورۃ یٰسین اور سورۃ تبارک الذی پڑھ کر دعا کی اور رو کر کہا الہی! جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا اس کو مجھ پر کھول دے کیونکہ مجھے اپنی عقل اور دین کا خطرہ پڑ گیا ہے۔ ابھی میں اسی خیال میں تھا کہ ایک شخص قبر سے نکلا اور میری طرف پیچھا کر کے جانے لگا۔ میں نے اس سے کہا تجھے تیرے معبود حقیقی کی قسم ٹھہر جا اور مجھے یہ واقعہ بتا۔ میں دفعہ ایسا کہنے پر اس نے میری طرف توجہ کی اور کہنے لگا کہ تم نصر سنا رہے ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا کہ تومیرے بارے میں علم نہیں رکھتا۔ میں نے کہا واقعی ایسا ہے۔ وہ بولا کہ ہم ملائکہ رحمت ہیں ہم اہلسنت پر مقرر کئے گئے ہیں کہ ان قبور میں جا کر انھیں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کی تعلیم دیں۔ اتنا کہا اور غائب ہو گیا۔

شیخ عبد الغفار قوسی کی روایت

شیخ عبد الغفار قوسی نے "کتاب التّوحید" میں روایت کیا کہ: "میں شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاء الدین انجمی کے گھر کے قریب تھا تو میں نے ان کی پوسٹین کو اپنے کاندھے پر اٹھایا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ابو یزید کا خادم ان کی پوسٹین کو اپنے کاندھے پر رکھتا تھا اور وہ بہت صالح آدمی تھا۔ بریلینڈ نے منکر نکیر کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھ سے منکر نکیر نے سوال کیا تو میں کہہ دوں گا کہ میں ابو یزید کا غاشیہ بردار ہوں تو ہم نے پوچھا کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہوگا

کہ تم نے منکر نکیر کے سوالات کا کیا جواب دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تم میری
 قبر پر بیٹھ جانا تو سن لو گے۔ پھر جب ان کا وصال ہو گیا تو ہم ان کی
 قبر کے پاس بیٹھ گئے تو ہم نے سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تم مجھ
 سے کیوں سوال کرتے ہو میں تو ابو یزید کا غاشیہ بردار ہوں منکر
 نکیر ان کا یہ جواب سن کر انھیں چھوڑ کر چلے گئے۔

فوائد تذکرہ

سوالات کرنے والے ملائکہ میں اختلاف

قرطبی نے کہا کہ بعض روایات میں دو ملائکہ کے سوال کرنے کا ذکر ہے جبکہ بعض دوسری روایتوں میں صرف ایک ہی کے سوال کا ذکر ہے تو ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ بعض افراد کے پاس دو فرشتے ایک ساتھ سوال کرنے آئیں گے تاکہ اس پر زیادہ سے زیادہ خوف طاری ہو اور یہ سوال سب کے سب افراد کی رخصتی کے بعد ہو گا تاکہ خوف و ہراس زیادہ سے زیادہ ہو اور کسی کے پاس دفن کرنے والوں سے قبل ہی سوال ہو گا تاکہ شخصیف ہو جائے اور کسی کے پاس ایک ہی فرشتہ آتا ہے تاکہ اس سے زیادہ سوال نہ ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آنے والے دو ہی ہوں اور سوال ایک ہی کرے اور یہی تاویل صحیح اور بہتر ہے کیونکہ زیادہ احادیث میں دو ملائکہ کا ہی تذکرہ ہے۔

ساویان حدیث میں اختلاف

قرطبی نے بھی یہ ذکر کیا کہ احادیث میں مختلف سوالات کا تذکرہ ہے۔ کسی سے تمام اعتقادی

مسائل کا تذکرہ ہے اور کسی نے چند قول بیان کیے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض راویوں نے تمام سوالات کا تذکرہ کیا ہے جبکہ دیگر نے چند ایک ہی کو ذکر کیا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس پر اکثر محدثین کا اتفاق ہے لیکن ابو داؤد اور ابن مردویہ کی روایت میں یہ لفظ موجود ہیں کہ **فَلَا يَسْئَلُ عَنِ الشَّيْءِ غَيْرَ مَا ان** سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتقادات کے علاوہ تکلیفات کا سوال نہ ہوگا اور یہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ **يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا** الخ اس سے مراد شہادت کا سوال کیا جاتا ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ شہادت سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا کہ شہادت سے مراد توحید و رسالت پر ایمان لانا ہے۔

سوالات کی تعداد

قرطبی نے کہا کہ بعض روایات سے معلوم ہے کہ یہ سوالات تین تین دفعہ ہوں گے جبکہ دوسری روایات تعداد سے خاموش ہیں تو ان میں بھی تعداد ملحوظ رہے گی اور یہ کہ اشخاص کی نسبت سے تعداد سوال میں اختلاف ہوگا کیونکہ طاؤس سے روایت ہے کہ مردوں کو سات دن تک آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔

قبر میں نہ دفن ہونے والوں کی کیفیت

قاضی نے کہا کہ جو لوگ کسی بنا پر قبر میں دفن نہ کیے جاسکے ان سے بھی سوال ہوگا اور عذاب بھی ہوگا لیکن جن و انس اس کا مشاہدہ نہیں کر سکتے جس طرح انسان ملائکہ اور جنات کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔

جسمانی کمزوریوں کی کیفیت

بعض علماء نے کہا کہ صولی زدہ کو زندہ کیا جاتا ہے لیکن ہم اسے نہیں پہچانتے

جس طرح کہ بیہوش زندہ ہوتا ہے لیکن ہمیں پتہ نہیں چلتا اور اس پر فضا ایسی ہی تنگ ہوتی ہے جس طرح کہ مردے پر قبر تنگ ہوتی ہے۔ جو صاحبِ ایمان ہو گا وہ ان میں سے کسی چیز کا بھی منکر نہ ہو گا۔ اسی طرح جس شخص کے جسم کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اس کے جسم کے ٹکڑوں میں جان ڈال دی جاتی ہے۔

علماء کا خیال

بعض علماء نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس سے زیادہ حیرت انگیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی صلب سے ذریت کو نکالا اور ان سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، تو سب نے کہا کیوں نہیں۔“

کافر سے سوال کی نفی

ابن عبد اللہ نے کہا کہ سوال صاحبِ ایمان سے ہی ہو گا۔ کافر سے سوال نہ ہو گا لیکن قرطبی اور ابن قیم نے ان کی مخالفت کی اور کہا کہ سوال کی احادیث زیادہ ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ ان دونوں حضرات کا قول صحیح نہیں کیونکہ کسی حدیث میں مسلم کے ساتھ کافر کا ذکر نہیں البتہ بعض احادیث میں بجائے منافق کے لفظ کافر ہے اور اس سے مراد منافق ہی ہے جیسا کہ حدیث اسماء میں ہے کہ **إِنَّمَا الْمُنَافِقُ أَوْ أَمْرٌ تَابَ الْخَمَّ** اور حدیث حضرت ابو ہریرہ میں اس کی تصریح ہے۔“

عذابِ عظیم سے نجات

حکیم نے کہا کہ ”سوالِ قبر“ اس اُمت کے ساتھ ہی خاص ہے کیونکہ پہلی اُمتیں جب رسولوں کی تکذیب کرتی تھیں تو ان پر فوراً بہت بڑا عذاب آجاتا تھا اور اس کی

سزا پالیتے تھے لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو آپ کے صدقہ میں اس اُمت سے عذابِ عظیم روک لیا گیا اور انھیں تلوار دی گئی تاکہ اس کی ہیبت سے لوگ اس دین کو قبول کریں اور پھر ایمان ان کے دل میں راسخ ہو جاتا تھا اس وقت سے نفاق کی ابتداء ہوئی کہ لوگ ایمان ظاہر کرتے اور کفر کو پوشیدہ رکھتے اور مسلمانوں کو ان سے حجاب تھا۔ اب جبکہ وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دو آزمائش کرنے والے مقرر کر دیئے تاکہ بُرا اچھے سے علیحدہ ہو جائے۔ اور بعض علماء نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ سوال ہر اُمت سے ہوگا۔

لفظ منکر نکیر کی وجہ تسمیہ

حکیم ترمذی نے کہا کہ سوال کرنے والے ملائکہ کو فتانی القبر اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے سوال میں بھڑکیاں پائی جاتی ہیں اور ان کی سیرت میں کچھ کھٹکی ہے اور انھیں منکر نکیر اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی شکل و صورت انسانوں جیسی نہیں مگر وہ ہی ملائکہ چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں جیسی بلکہ ان کی صورت کچھ عجیب سی ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں مومن کے لیے باعثِ عزت اور وجہِ بصیرت بنایا ہے جبکہ یہ منافق کے لیے پردہِ درہی کا موجب ہوں گے۔

مبشر اور مبشر

ابن یونس جو شافعی اصحاب میں سے ہیں انہوں نے بتایا کہ مومن کے پاس آنے والے ملائکہ کا نام مبشر اور مبشر ہے۔

قرطبی کا سوال اور اس کا جواب

قرطبی نے کہا کہ دو فرشتے دو دروازہ مقامات پر بکھرے ہوئے مردوں کو کیسے

پکارتیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ اُن کا جسم اتنا بڑا ہو گا کہ وہ ایک جمعہ میں ایک ہی وقت تمام مخلوقات کو ایک ہی آواز دیں گے تو ہر شخص ہی سمجھے گا کہ یہ خطاب خاص طور پر مجھ سے ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے جواب سننے سے مردوں کو منع فرما دے گا۔ نیز میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کام پر بہت سے ملائکہ مقرر ہوں۔ جیسے حفظہ وغیرہ یا چنانچہ ہمارے اصحاب میں حلیمی اسی طرف گئے ہیں۔

ایک سوال اور اس کا جواب

ایک سوال یہ ہے کہ مومن کی قبر کی وسعت میں مختلف احادیث ہیں۔ جواب یہ ہے کہ کوئی تعارض نہیں کہ ہر مومن کی شان کے مطابق ہو گا۔



ابو الفضل سے سوالات و جوابات

مختلف سوالات کے جوابات

سوال :- کیا میت کو سوالات کے وقت بٹھایا جائے گا یا سوتے ہی میں سوالات ہوں گے؟

جواب :- آپ نے فرمایا کہ بٹھایا جائے گا۔

سوال :- پھر دریافت کیا گیا کہ کیا سوالات کے وقت رُوح کو پہلے جیسا جسم عطا کیا جائے گا؟

جواب :- آپ نے فرمایا کہ ہاں پہلے جیسا جسم عطا ہوگا لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رُوح اس شخص کے جسم کے آدھے بالائی حصے میں آئے گی۔

سوال :- پھر دریافت کیا گیا کہ میت کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں گے؟

جواب :- آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث نہیں لیکن بعض ناقابل اعتماد لوگوں

نے ” هذا الرجل ” سے استدلال کیا ہے لیکن یہ دلیل صحیح نہیں
کہ اشارہ فی الذہن کے لیے ہے۔

سوال : پھر دریافت کیا کہ کیا بچوں سے بھی قبر میں سوال ہوگا؟
جواب : تو جواب دیا کہ ظاہر یہ ہے کہ سوال مکلف ہی سے ہوگا۔

ابن قیم کا بیان

ابن قیم نے کہا کہ قبر میں جسم کے اندر رُوح کا اعادہ ہوگا لیکن اس سے پہلے
جیسی زندگی حاصل نہ ہوگی کہ جس میں کھانے پینے کی خواہشات شامل ہوں بلکہ اس
سے ایک قسم کی زندگی حاصل ہوگی جس سے سوال ہو سکے گا۔ جس طرح سونے والے کی
زندگی جاگنے والے کی زندگی سے مختلف ہے۔ اسی طرح قبر والے کی زندگی عام
لوگوں کی زندگی سے مختلف ہے یہ ایک ایسی زندگی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے
موت کا لفظ بھی صادق آتا ہے۔ یہ موت وزیت کے ماہین ایک درجہ ہے۔ حدیث
میں یہ کہیں نہیں کہ یہ حیات باقی رہے گی۔ حدیث سے تو اس کی مثال کا بدن سے معلق
ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ مثال رُوح بدنی کے پھول پھٹ جانے اور منتشر ہونے
کے بعد بھی متعلق ہے۔

ابن تیمیہ کا بیان

ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ سوال کے وقت رُوح کا جسم میں آنا احادیث متواترہ
سے ثابت ہے اگرچہ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ یہ سوال بلا رُوح کیسے جائیں
گے۔ اس گروہ میں ابن زاعوانی ہیں اور ابن جریر کے بارے میں بھی یہی سنا
گیا ہے لیکن جمہور اس قول کے منکر ہیں اور ان کے مقابلے میں بعض حضرات

کہتے ہیں کہ یہ سوال صرف رُوح ہی سے ہو گا۔ اس کے قائل ابن عزم، ابن عقیل، ابن جوزی ہیں، لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اگر یہی بات ہے تو پھر سوال و جواب کے قبر میں خاص ہونے کی کیا وجہ ہے۔

پانچ اشیاء کا پانچ اشیاء میں حصول

روض الریاحین میں حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

”ہم نے پانچ اشیاء کی تلاش کی تو انہیں پانچ اشیاء میں پایا۔

۱۔ معصیت کے ترک کو نماز چاشت میں۔

۲۔ قبر کی روشنی کو تہجد میں۔

۳۔ منکر نکیر کے جواب کو قرآن مجید کی تلاوت میں۔

۴۔ پل صراط پر سے گزرنے کو روزہ اور صدقہ میں۔

۵۔ سایہ عرش کو گوشہ نشینی میں۔

میت کا ملک الموت کا مشاہدہ کرنا

ابو الفضل طوسی نے عمیون الاخیار میں اپنی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

عند سے روایت کیا کہ:

”مردہ بیہوشی کی حالت میں فرشتہ موت کو دیکھتا ہے اور منکر نکیر

کا اسی حالت میں مشاہدہ ہوتا ہے۔“

سوالات کے جوابات میں اختلاف

ہمارے شیخ علم الدین بلقینی کے فتاویٰ میں ہے کہ:

”مردہ قبر میں منکر نکیر کے سوالات و جوابات سریانی میں دے گا لیکن
مجھے اس کی کوئی سند نہیں ملی۔“

ابن حجر کا بیان

”ابن حجر نے فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جوابات عربی
میں ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر شخص سے اس کی زبان میں سوال
ہو۔“

پیٹ میں سوال جواب ہونا

بزازی حنفی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا کہ:-
”مردہ جس جگہ مقیم ہوگا اسی جگہ اس سے سوال ہوگا مثلاً جو کسی درندے
کے شکم میں ہوگا اس سے وہیں سوال ہوگا اور جسے کسی تابوت میں رکھا
جائے گا تو اس سے اس وقت تک سوال نہ ہوگا کہ جب تک وہ
قبر میں دفنایا نہ جائے گا۔“



قبر میں سوال کی نفی

قبر میں منکر نکیر کا نہ آنا

ابوالقاسم سعدی نے ”کتاب الروح“ میں کہا کہ یہ بات صحیح روایات سے ثابت ہے کہ :-

” بعض حضرات سے قبر میں سوال نہ ہوگا اور منکر نکیر ان کے پاس نہ آئیں گے اور یہ یا تو اس شخص کی ذاتی خصوصیت کی بناء پر یا نزع کے عالم کی سختی کی بناء پر یا مبارک دور کی وجہ سے “

شہید کے لیے قبر کے دباؤ سے نجات کا حصول

نسائی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ” ایک شخص نے بارگاہِ نبوی سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ماسوا شہید ہر مومن قبر میں آزمائش کے اندر ڈالا جائیگا

تو آپ نے فرمایا کہ ”تلوار کنی بجلی اس کے لیے بجائے عذابِ قبر کے ہو گئی۔“

دشمن پر صبر کے ساتھ غالب آنا

نسائی اور طبرانی نے ”اوسط“ میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب و ان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 ”جس نے دشمن سے صبر کے ساتھ مقابلہ کیا یہاں تک کہ غالب ہوا یا شہید ہوا تو وہ عذابِ قبر سے نجات پا گیا۔“

جہاد فی سبیل اللہ کا ثمرہ

مسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 ”ایک شب اور ایک روز جہاد فی سبیل اللہ کے لیے جو سرحد پر ڈٹا رہا تو ایک مہینہ کی نماز اور نہ زونوں سے بہتر ہے اور اگر وہ اسی حالت میں وفات پا گیا تو اس کے عمل میں اضافہ ہوتا رہے گا اور اس کا رزق بھی بڑھا دیا جائے گا اور منکر نکیر سے بھی اُسے نجات مل جائے گی۔“

پابندہ عمل کیا ہے؟

ترمذی نے فضالہ بن عبید سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

ہر مرنے والے کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو فی سبیل اللہ جہاد کی تیاری میں ہو کیونکہ اس کا یہ عمل قیامت تک

بڑھتا ہی رہے گا اور وہ فتنہ و فتنہ قبر سے حفاظت میں رہے گا۔ ابن ماجہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ قیامت کی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔

مرض میں موت شہادت کی موت

ابن ماجہ و بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
 ” جس نے مرض میں وفات پائی اس نے شہادت حاصل کی اور عذاب قبر سے نجات پائی اور دن رات اس کا رزق جنت سے لاکر اس پر پیش کیا جائے گا۔“

قربطی کا بیان

قربطی کہتے ہیں کہ :-
 ” اگر یہ مرض عام ہے لیکن دیگر احادیث سے اس میں قید معلوم ہوتی ہے کہ جسے استسقاء یا اسہال کی بیماری ہو تو اسے قبر کے عذاب سے نجات حاصل ہوگی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص صاحب ہوش ہو کر وفات پاتا ہے تو اب اس سے کوئی سوال نہ ہوگا بخلاف دوسرے امراض میں وفات پانے والوں کے کہ ان کے عقل و فکر گم ہو جاتے ہیں۔“

سورۃ تبارک الذی کی فضیلت
 روایت ہے کہ جو شخص ہر رات سورۃ تبارک الذی پڑھے گا تو وہ منکر نکیر

کے سوالات سے محفوظ رہے گا۔

فتنہ قبر سے محفوظ رہنا

جوہیر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:۔
 ”جو شخص ہر رات سورہ ملک کی تلاوت کرے گا وہ قبر کے فتنہ سے
 حفاظت میں رہے گا۔“

سوالات کا آسان ہونا

اور فرمایا کہ جو بلا ناعنہ رانی آمَنْتُ بِكُمْ فَاسْمَعُونِ پڑھتا رہا تو
 اس پر منکر نکیر کے سوالات آسان ہو جائیں گے۔“

روز جمعہ کی فضیلت

احمد، ترمذی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت کیا کہ:۔

”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں وفات پائے گا وہ قبر کی تنگی
 سے حفاظت میں رہے گا۔“

ایاس بن بکیر کی روایت

حمید نے اپنی ”ترغیب“ میں ایاس بن بکیر سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

”جس شخص نے جمعہ کے روز انتقال کیا اُسے شہید کا اجر ملے گا اور قبر

کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔“

ضحاک بن مزاحم کی وصیت

ابن جریر نے جوہر سے روایت کیا کہ :-

”ضحاک بن مزاحم کا چھ دن کا بچہ فوت ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب میرے بچے کو قبر میں داخل کرو تو اس کے چہرے کو کھول دینا اور گرہ بھی کھول دینا کیونکہ میرے بچے کو ٹھمایا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا کہ اس سے کیا سوال ہوگا تو انہوں نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں جو قرار لیا گیا تھا“

مومن کے لیے کُشادگی قبر

قبر کا ہولناک منظر

حاکم، بیہقی، ابن ماجہ اور ہناد نے ”زہد“ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہانی سے روایت کیا کہ :-

”جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی تو آپ سے کہا جاتا کہ جب آپ جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو روتے نہیں لیکن قبر کو دیکھ کر روتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ قبر پہلی منزل ہے جو اس سے خلاصی پا گیا تو دوسری منزلیں اس کے لیے آسان ہیں اگر اس سے خلاصی نہ ہوئی تو دوسری منزلیں اس سے زیادہ مشکل ہیں اور ارشاد نبوی ہے کہ قبر کا منظر ہر منظر سے بڑھ کر ہولناک ہے :-“

قبر پر بیٹھ کر رونا سنت نبوی ہے

ابن ماجہ نے حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”ہم کچھ لوگ حضور پر نور شافع یوم النور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے تو آپ قبر کے کنارے پر بیٹھ کر خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رُلایا یہاں تک کہ وہاں کی مٹی بھیگ گئی پھر فرمایا کہ اے بھائیو! قبر کے لیے نیک اعمال کی تیاری کرو۔“

وفات دیکر جگہ پر ہونے میں بہتری

احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کیا کہ:۔۔
”ایک شخص نے مدینہ منورہ میں وفات پائی تو آپ نے فرمایا کہ کاش کہ یہ اپنی وفات اپنی پیدائش کی جگہ پر نہ پاتا تو لوگوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا اس لیے کہ جب انسان اپنی پیدائش کی جگہ کے سوا کہیں دوسری جگہ وفات پاتا ہے تو اُسے بہشت میں اسی قدر مسافت دے دی جائے گی۔“

قبر کی حقیقت

بیہقی نے عذابِ قبر میں اور ابن ابی الدنیانے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ محبوبِ خدا علیہ التیمۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔۔
”قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا بہشت کا ایک ٹکڑا ہے۔“

قبور کا چودھویں کا چاند ہونا

ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور

شافع یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
 ”مومن اپنی قبر میں ستر ہاتھ کی سبزہ زار میں پھرتا رہتا ہے اور چودھویں
 کے چاند جیسی قبور ہوتی ہیں۔“

قبر کا چالیس ہاتھ بڑھ جانا

علی بن معبد نے حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ :-
 ”میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض
 کیا کہ آپ بتائیے کہ میت کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے تو آپ نے
 فرمایا کہ اگر میت مومن ہے تو اس کی قبر چالیس ہاتھ بڑھادی جاتی ہے۔“

قرطبی کا بیان

قرطبی نے بیان کیا کہ :-
 ”کافر کی قبر موت سے لے کر محشر تک مسلسل تنگ ہی رہے گی۔“

قبر سے تنگ مقام

احمد نے ”زہد“ میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں وہب بن منبہ سے
 روایت کیا کہ :-

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک قبر پر تشریف فرما
 تھے تو رفقاء نے قبر کی وحشت، تاریکی و تنگی کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ
 تم سب سے پہلے قبر سے بھی زیادہ تنگ جگہ میں تھے یعنی اپنی والدہ
 کے پیٹ میں ولادت سے پہلے۔“

قبر پر انوار

ابن ابی الدنیانے "کتاب المختصرین" اور ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رفیق ابو غالب سے روایت کیا کہ :-

"شام میں ایک آدمی پر نزع کا عالم طاری تھا تو وہ اپنے چچا سے کہنے لگا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری والدہ کی جانب لوٹا دے تو بتاؤ کہ وہ میرے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گی۔ وہ کہنے لگا کہ واللہ وہ تمہیں بہشت میں داخل کر دے گی تو وہ شخص بولا کہ میرا رب تو میری ماں سے بھی مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔ پھر یہ آدمی یہ باتیں کرنے کے بعد وفات پا گیا تو میں اس کے چچا کے ساتھ قبر پر گیا تو اچانک قبر کی ایک اینٹ گر گئی تو اس کا چچا بھاگ کر آگے بڑھا اور پھر آگے جانے سے رُک گیا تو میں نے اُن سے پوچھا کیا ہے تو وہ بولا کہ یہ قبر نور سے بھر پور ہے اور حدنگاہ تک کشادہ بھی ہے"

قبر کی فراخی کی مبارکبادی

ابن ابی الدنیانے محمد بن ابان سے روایت کیا اور انہوں نے حمید سے ،

انہوں نے کہا کہ :-

"میری ایک بھتیجی تھی جس نے یہ بیان کیا کہ میں نے ایک قبر میں جھانک کر دیکھا تو وہ میری حدنگاہ تک کشادہ تھی تو میں نے اپنے رفیق سے کہا کہ کیا تم نے بھی کچھ دیکھا جو میں نے دیکھا تو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تمہیں مبارک ہو۔"

رحمتِ باری بہانہ می جوید

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ”بنو حزمی کے مشائخ میں ایک شیخ آدمی بصرہ میں سکونت پذیر تھا
 اس کا ایک بھتیجا تھا جو بے حیا مستورات کے ہمراہ رہتا تھا۔ شیخ
 ہمیشہ اپنے اس بھتیجے کو نصیحت کرتا تھا۔ اتفاقاً شیخ کا بھتیجا وفات
 پا گیا۔ جب اُسے قبر میں اتارا گیا تو کچھ شک گزرا۔ چنانچہ ایک
 اینٹ کو اِدھر اِدھر کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کی قبر بہت کمشادہ
 ہو گئی ہے اور وہ درمیان میں کھڑا ہے۔ پھر اینٹ کو واپس لگا دیا گیا
 اور گھر آکر اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں پوچھا گیا تو
 اس نے کہا کہ جب یہ مؤذن کی شہادت کو سنتا تھا تو کہتا تھا کہ جس کی
 تو شہادت دیتا ہے اس کی میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ اور دوسروں کو
 بھی یہی کہنے کی وصیت کرتا تھا۔“

قبر میں طوافِ کعبہ کا منظر

عبد الرحمن بن احمد جعفی نے اپنی سند سے بیان کیا کہ :-
 ”میں نے کوفہ میں ایک جوان شخص کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اب
 جو میں اس کی قبر کی درستگی کے لیے قبر میں داخل ہوا تو ایٹھیں لگانے
 میں ایک اینٹ گر گئی تو میں نے قبر کے اندر طوافِ کعبہ کے منظر کا
 مشاہدہ کیا۔“

تین جنازوں کی کیفیت

ابو اسحاق ابراہیم بن ابوسفیان کی کتاب الدیباہ میں مندرج ہے کہ مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ ..

”میں دو قبور کھولنے کے بعد تیسری قبر کھودنے لگا۔ دھوپ بہت شدت کی تھی تو میں نے گڑھے کے اوپر چادر ڈال دی اور میں اندر بیٹھ گیا۔ اتنے میں دو آدمی سفید گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور پہلی قبر پر کھڑے ہو گئے۔ پھر ایک دوسرے سے بولا کہ تحریر کرو، وہ بولا کیا تحریر کروں۔ وہ بولا تین مربع میل تحریر کرو۔ پھر دوسری قبر پر پہنچے اور کہا تحریر کرو۔ حدنگاہ تک۔ پھر وہ تیسری قبر پر آگئے جسے میں کھود رہا تھا اور ایک نے دوسرے کو تحریر کرنے کے لیے کہا وہ بولا کیا تحریر کروں کہا تحریر کرو فُتْرُفِي فُتْرًا۔ اب میں بیٹھ کر جنازہ کا انتظار کرنے لگا۔ ایک جنازہ چند آدمیوں کے ہمراہ آیا اور پہلی قبر پر آکر رک گیا۔ میں نے اس میت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ میت کس کی ہے۔ جواب ملا کہ ایک سگمہ کی میت ہے۔

نہایت عزیز آدمی تھا وفات پا گیا ہم نے کچھ رقم جمع کر کے اس کی تدفین کا بندوبست کیا۔ میں نے قبر کھدائی کی اجرت لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس کے بال بچوں کو دے دینا۔ میں نے ساتھ ل کر انھیں دفن کر دیا۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اس کے ساتھ چار آدمی ہی تھے۔ یہ اس قبر پر جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ حد نظر تک رکا۔ میں نے پوچھا یہ کس کی قبر ہے وہ بولے ایک مسافر ہے جس نے گھوڑے پر وفات پائی اور یہ

بالکل خالی ہاتھ تھا۔ میں نے اس سے قبر کی کھدائی یعنی سے انکار کر دیا
پھر تیسرے کا انتظار کرنے لگا۔ اب عشاء کے قریب ایک سردار کی
عورت کو لائے تو تدفین کے بعد قبر کھودنے کی اجرت طلب کی تو انھوں
نے میرے سر پر جوتے مارے اور گھر کی طرف چل دیئے۔

صاحبِ قبر کے حقیقی میں دُعا کے خیر

ابن ابی الدنیا سے روایت ہے کہ :-
”ایک شخص ایسے وقت میں آیا جبکہ مردہ کو قبر میں دفن کیا جا رہا تھا۔
اور کہنے لگا کہ جو شکمِ مادر میں بچے پر آسانی کرتا ہے وہ تجھ پر بھی آسانی
کر سکتا ہے۔“

فرمانِ نبوی

ابن ابی الدنیا سے روایت ہے کہ :-
”حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازگاہِ نبوی میں عرض کیا
یا رسول اللہ! قبر کی تاریکی اور تنگی کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ
انسان جس حال پر ہوتا ہے اسی حال پر اس کا انتقال ہوتا ہے۔“

میت کے جسم پر تحریر

آجری نے ”کتاب الغرباء“ میں روایت کیا کہ :-
”ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے بحرین میں ایک شخص کو غسل دیا تو
اس کے گوشت پر تحریر تھا کہ طوبی لك یا غریب میں نے توجہ سے دیکھا

تو یہ تحریر کھال اور گوشت کے مابین تھی۔

عقبہ بن ابی معیط کی روایت

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عقبہ بن ابی معیط سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا

کہ: ”میں نے احنف بن قیس کے جنازہ میں شرکت کی اور اس کی قبر میں اتر کر میں نے مشاہدہ کیا کہ یہ حدنگاہ تک کشادہ کر دی گئی ہے۔ میں نے اپنے رفقاء سے اس کا تذکرہ کیا۔ لیکن جیسا میں نے مشاہدہ کیا کوئی اور ایسا مشاہدہ نہ کر سکا۔“

ابو الحسن بن سرلی کا بیان

ابو الحسن بن سرلی نے کتاب ”کرامات الاولیاء“ میں روایت کیا کہ :- ”حجاج نے ماہان حنفی کو ان کے دروازے پر سولی دی کیونکہ اس کی عادت تھی کہ وہ قاریوں کو ان کے دروازے پر ہی سولی دیتا تھا۔ تو ہم رات کے وقت وہاں روشنی دیکھتے تھے۔“

نجاشی کی قبر پر نور کا ظہور

ابن ابی شیبہ نے ”مصنف“ میں اور ابو داؤد نے اپنی ”سنن“ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :- ”جب نجاشی نے وصال کیا تو ہم نے مسلسل اُس کی قبر پر نور کا مشاہدہ کیا۔“

قبر سے مشک کی خوشبو آنا

ابونعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا کہ :۔
 ”ایک آدمی جس کا نام عبد اللہ بن غالب دانی تھا ایک جنگ میں شہادت
 پا گیا۔ جب اس کی تدفین کی گئی تو اس کی قبر مشک کی مہک سے معطر تھی۔“

عبد اللہ بن غالب دانی کا بیان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ :۔
 ”عبد اللہ بن غالب دانی کے کسی برادر حقیقی نے انھیں خواب میں دیکھ کر
 پوچھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ عبد اللہ نے
 کہا بہت اچھا۔ پھر دریافت کیا کیسا اٹھکانہ حاصل ہوا۔ عبد اللہ نے کہا
 بہشت۔ پھر دریافت کیا۔ یہ کس بنا پر۔ عبد اللہ نے کہا۔ حسن یقین،
 نماز تہجد اور روزہ رکھنے کی وجہ سے۔ پھر دریافت کیا کہ تمہاری قبر میں
 خوشبو کیسی آتی ہے۔ عبد اللہ نے کہا۔ یہ تلاوت قرآن مجید اور روزہ کی
 بنا پر ہے۔“

حضرت مالک بن دینار کی روایت

احمد نے ”زہد“ میں حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت

کیا کہ :۔

”میں عبد اللہ بن غالب کی قبر میں اُترا اور اُس کی تھی تھوڑی سی
 مٹی ہاتھ میں لی تو وہ مشک کی خوشبو سے معطر تھی۔ اب لوگ اس کی قبر

کی وجہ سے فتنہ میں گرفتار ہوئے تو قبر کو پاٹ دیا گیا۔“

انصاف کی پہلی منزل

فردوس و یمنی میں ہے کہ :-

”آخرت کے انصاف کی پہلی منزل قبر ہے جس میں اچھے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔“

فرمان نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”بندے کی سب سے زیادہ قابلِ رحم وہ حالت ہوتی ہے کہ جس وقت اس کے اہل خانہ اس کی تدفین کر کے واپس گھر آتے ہیں۔“

مومن کیلئے انمول تحفہ

ابن ابی الدنیانے ابو نعیم حنبلی سے مرفوعاً روایت کیا کہ :-

”مومن کو اس کی قبر میں سب سے پہلا تحفہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ تو خوش ہو جا کہ جن حضرات تیرے جنازہ کے ساتھ رفاقت کی وہ سب کے سب بخش دیئے گئے۔“



قبر میں نور کا حصول

قبر کی کشاوگی کے لیے دُعا کرنا

مسلم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فرمایا کہ :
 ”الہی ! ابو سلمہ کے لیے قبر کی کشاوگی فرما اور ان کی قبر کو اپنے نور سے
 منور فرما“

فرمانِ نبوی

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُر نور
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :
 ”قبروں میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ میری دعا کی وجہ
 سے لوگوں کی قبروں کو روشن کر دے گا“

مسجد میں ہنسنے کا ثمرہ

دہلی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ: ”مسجد میں ہنسی مذاق کرنا قبر میں اندھیرے کا سبب ہے۔“

قبر کی تیاری کیلئے بہتر لوازمات

ابن ابی الدنیانے ”کتاب التہجد“ میں سری بن فحلد سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ:۔

”اے ابوذر! جب تم کہیں سفر پر جاتے ہو تو کس قدر تیاری کرتے ہو تو قیامت کے سفر کی تیاری کا کیا حال ہو گا۔ اے ابوذر! میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تیرے لیے سود مند ہو۔ ابوذر نے بارگاہ نبوی میں عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ گرمی کی شدت میں حشر کے لیے روزہ رکھو اور رات کے اندھیرے میں دو رکعت پڑھنا تاکہ قبر روشن ہو جائے۔“

تنگ دستی کا علاج

دہلی اور خطیب نے ”الرویہ“ میں مالک سے اور ابو نعیم و ابن عبد اللہ نے تمہید میں حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ محبوب خدا علیہ التیمۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

”جو شخص ہر روز سو دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ پڑھے

گا وہ تنگ دست نہ ہو گا۔ قبر کی وحشت سے محفوظ رہے گا اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھولے جائیں گے۔“

علم کا قبر میں کام آنا

دہلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبیؐ غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”جب عالم اس دنیا فانی سے انتقال کر جاتا ہے تو اس کا علم محشر تک قبر میں اسے مانوس کرنے کے لیے مشکل ہو کر رہتا ہے اور زمین کے کپڑوں کو دفع کرتا ہے۔“

حضرت کعب کی روایت

امام احمد نے زہد میں اور ابن عبد اللہ نے کتاب العلم میں اپنی سند سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ خیر اور بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں خیر کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبر کو روشن کروں گا تاکہ انہیں قبر میں وحشت نہ ہو۔“

قبر سے ایک شخص کا نمودار ہونا

لالکانی نے سننہ میں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت

کیا کہ :-

”میں نے ایک جنازہ کو اٹھایا اور کہا کہ ”الہی میرے لیے موت میں برکت دے“ تو کوئی بولنے والا میت کے تخت پر سے بولا اور موت کے بعد بھی یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس متفکر ہو کر بیٹھ گیا کہ اچانک قبر سے ایک شخص نمودار ہوا جو سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھا خوبصورت چہرہ تھا اور خوشبو مہک رہی تھی۔ وہ مجھ سے بولا۔ اے ابراہیم! میں نے کہا حاضر ہوں آپ کون ہیں خدا آپ پر رحم کرے اس نے کہا کہ تخت پر سے ”موت کے بعد بھی“ کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ کا کیا نام ہے تو انہوں نے کہا میرا نام سنت ہے میں دنیا میں انسان کی ہوتی ہوں اور قبر میں نور اور مونس و غمگسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنا اور قائد بنتی ہوں۔“

مہرت کا فرشتہ

محمد بن لال اور ابوالشیخ نے ”الثواب“ میں اور ابن ابی الدنیانے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”جب کوئی شخص کسی مومن کو مہرت کی بات سنا تا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو توحید الہی بیان کرتا ہے اور جب یہ بندہ وفات پاتا ہے تو مہرت کا یہ فرشتہ اس کی قبر میں آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو تو وہ بندہ دریافت کرتا ہے کہ آپ کون ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس خوشی کی شکل ہوں جو تو نے

فلاں مومن کو عطا کی تھی۔ اب میں تیری وحشت میں تیرا مونس و غم خوار
ہوں اور میں تجھے تیری حجت بتاؤں گا اور قول ثابت سے تجھے
ثابت قدمی عطا کروں گا اور قیامت میں تیرے پاس آؤں گا اور
تیرے حق میں شفاعت کروں گا اور تیرا مقام تجھے بہشت میں
دکھاؤں گا۔“

مخلوق خدا سے اچھا سلوک کرنے کا ثمرہ

ابن مندہ نے ابو الکاہل سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التیمیم والثناء
نے فرمایا کہ۔

”اے ابو کاہل! اچھی طرح جان لو کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے
سے باز رہا تو اللہ تعالیٰ اُسے قبر کی تکلیف سے محفوظ فرمائے گا۔“

مساجد کی خدمت کا صلہ

ابو الفضل طوسی نے ”عیون الاخبار“ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مرفوعاً روایت کیا کہ۔

”جس نے اللہ کی مسجد کو منور کیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشن کرے گا
اور جس نے اس میں خوشبو نہیں رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت
میں خوشبو مہیا کرے گا۔“

مریض کی عیادت کا صلہ

دیلمی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم

روف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-
 ”حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی۔ الہی! مریض
 کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اس
 کے لیے دو فرشتے مقرر کیے جائیں گے جو قبر میں ہر روز اس کی عیادت
 کریں گے یہاں تک کہ محشر برپا ہو جائے گا۔“

حساب سے نجات کی کیفیت

حکیم ترمذی نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ
 انہوں نے فرمایا کہ :-

”قبر میں بھی حساب ہے اور آخرت میں بھی حساب ہے تو جس کا قبر
 میں حساب ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس کا نہ ہو اوہ قیامت میں عذاب
 پائے گا تو مومن کا حساب قبر میں ہوتا ہے تاکہ مومن کو کل محشر
 کے میدان میں آسانی ہو۔“

مومن کا اپنے اعمال کا قبر میں مشاہدہ کرنا

احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی
 غیب وان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”کوئی شخص ایسا نہ ہو گا کہ اس کا حساب حشر میں ہو اور وہ بخشا جائے
 مسلمان اپنے عمل کا مشاہدہ قبر میں ہی کر لے گا۔“

حضرت عثمان کے قتل کی کیفیت

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا کہ:

”قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 کہ جو شخص مجھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے ذرہ برابر
 بھی رغبت رکھے گا اگر وہ دجال کا زمانہ پائے گا تو اس پر ایمان
 لائے گا ورنہ وہ اس پر قبر میں ایمان لائے گا!“

عذابِ قبر

بارگاہِ الہی میں دعا کرنا

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ،
 "حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری
 پناہ مانگتا ہوں۔"

قبر کا عذاب حقیقی ہے

بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ،
 "قبر کا عذاب برحق ہے۔"

پھر کا عذاب کا سماعت کرنا

ابن ابی شیبہ اور مسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :-

” حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بنو نجار کے باغ میں ایک سچر پر سوار تھے اور ہم آپ کے ہمراہ تھے کہ اتنے میں وہ سچر ناچنے کوڑنے لگی اب جو دیکھا کچھ قبریں اُس کے قریب تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو ان قبروں کی شناخت کر سکتا ہے۔ ان میں ایک شخص بولا کہ میں انھیں پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ کب مرے ہیں؟ وہ کہنے لگا کہ یہ شرک کی حالت میں مرے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ انھیں قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اگر تمھاری وفات کا خطرہ نہ ہوتا تو میں دعا کرتا کہ یہ عذاب تمھیں سنا دیا جاتا۔“

چوپایوں کا عذاب قبر سماعت کرنا

ابن ابی شیبہ اور بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

” اہل قبور کو اس طرح کا عذاب دیا جاتا ہے کہ جسے چوپائے بھی سنتے ہیں۔“

اژدھوں کا ڈسنا

احمد، ابویعلیٰ اور آجری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

” کافر پر اس کی قبر میں موش کے دن تک ننانوے اژدھے مقرر کیے جاتے ہیں جو اُسے ڈستے رہتے ہیں۔“

مومن کی قبر کا روشن ہونا

ابو یعلیٰ، آجری اور ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”مومن کی قبر میں باغ ہوتا ہے اور اس کے لیے قبر ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس میں چودھویں کے چاند کی طرح روشنی ہوتی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم یہ آیت **فَانَّ لَكَ مَعِيشَةً ضَنْكًا** معلوم ہے کہ کس بارے میں نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا **اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ** تو آپ نے فرمایا یہ کافر کے عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ قسم ہے اُس کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کافر پر اس کی قبر میں ننانویں اڑھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو قیامت تک اس پر پھینکارتے رہتے ہیں اور اُسے ڈستے رہیں گے۔“

کافر پر دوسانپوں کا مقرر ہونا

احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”کافر پر دوسانپ مقرر ہوں گے ایک سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف سے، وہ قیامت تک اُسے کاٹتے رہیں گے۔“

عذابِ قبر کا اصلی سبب

ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا اور آجری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
 ”پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کہ عموماً عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا
 ہے“

قبر پر لکڑی کی شاخ لگانا

ابن ابی شیبہ اور بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 روایت کیا کہ :-

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ
 نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملے میں
 نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا
 چغلیں کھاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے
 کئے اور ہر قبر پر ایک ایک لگا دی۔ صحابہ کرام نے بارگاہِ نبوی
 میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ
 شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں
 کمی فرمائے۔“

یہودی کو عذابِ قبر ہونا

احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
 ”حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے کھجور کے باغ میں چل رہے تھے اور حضرت بلال رضی
 اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ آپ نے فرمایا اے بلال! کیا تم

وہ کن رہے ہو جو میں سُن رہا ہوں۔ اس صاحبِ قبر کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ پھر دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک یہودی تھا۔“

عذابِ قبر کا حصول

بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التیمتہ والثناء نے فرمایا کہ :-

”قبر میں عذاب تین چیزوں سے ہوتا ہے:

۱۔ پیشاب

۲۔ غیبت

۳۔ چنل خوری

رحمتِ الہی سے محرومی

ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے قول باری تعالیٰ اجل مجدہ الکریم کما یدئس الکفار من أصحاب القبور کی یہ تفسیر بیان کی کہ :-

”کفار جب قبر میں رسوا کن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔“

ابو جہل لعین کو عذابِ قبر ہونا

طبرانی نے ”اوسط“ میں اور ابن ابی الدنیا نے ”کتاب القبور“ میں لاکھائی نے مسند میں، ابن مندہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-

”میں بدر کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص گڑھے سے نکلا جس کی گردن میں زنجیر تھی۔ اُس نے مجھے آواز دے کر کہا اے عبد اللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ اس نے میرا نام لیکر

پکارا یا عرب کے طریقہ پر پکارا۔ اس کے پیچھے ایک آدمی کوڑا لیے ہوئے نکلا۔ اس نے مجھ سے کہا اے عبد اللہ! تم اسے پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اسے کوڑے مارے یہاں تک کہ وہ اپنے گھڑے کی طرف واپس لوٹ گیا تو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا؟ میں نے کہا ہاں۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ دشمن خدا ابو جہل م تھا اور یہ اس کا معشر تک کے لیے عذاب ہے۔

گلے میں آگ کی زنجیر ہونا

ابن ابی الدینار نے کتاب بنام ”عَنْ عَاشِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤْتِ“ میں اور ”خلال نے السنہ“ میں، اور ابن البراء نے ”روضہ“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:

”میں ایک سفر کے موقع پر جہالت کے دور میں ایک قبرستان سے گزرا تو ایک قبر سے ایک آدمی نکلا جو آگ کے شعلوں میں لپٹا ہوا تھا اور گلے میں آگ کی زنجیر پڑی ہوئی تھی۔ میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا اے عبد اللہ! مجھے پانی پلاؤ! اتنے میں اس کے پیچھے سے ایک آدمی قبر سے نکلا اور کہنے لگا کہ اے عبد اللہ! اسے پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اس نے اس پر کوڑے مارے اور کھینچ کر قبر میں دھکیل دیا۔ پھر میں نے رات ایسی بڑھیا کے ہاں گزار دی جس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی تو میں نے قبر سے آواز سنی کہ بُول وَمَا بُول، شن و ماشن۔ میں نے بڑھیا سے

پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بڑھیا نے کہا یہ میرا خاوند ہے جب پیشاب کرتا تھا تو پیشاب کے قطروں سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ میں اس سے کہتی تھی کہ اونٹ جب پیشاب کرتا ہے تو پھینٹوں سے نہیں پکتا لیکن وہ اس بات کی پرواہ تک نہیں کرتا تھا۔ تو اب جب سے اس نے وفات پائی ہے بول و ما بول۔ میں نے کہا الشن و ما الشن کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کے پاس ایک پیسا آدمی آیا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے پانی پلاؤ اس نے کہا مشکیزہ لے لو جب اس پیسا سے آدمی نے مشکیزہ اٹھایا تو مشکیزہ میں پانی نہیں تھا۔ وہ شخص مشکیزہ کو خالی دیکھ کر بہوش ہو گیا اور پھپھوت ہو گیا تو یہ اسی دن سے مشکیزہ مشکیزہ پکار رہا ہے پھر جب میں حضور نبی کریم روف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اکیلے سفر کرنے سے منع کر دیا۔

زکوٰۃ میں خیانت کرنے کا عذاب

احمد و نسائی، ابن خزیمہ اور بیہقی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ:-

”میں حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ساتھ بقیع میں گزرا تو آپ نے فرمایا افسوس۔ افسوس“ تو میں نے سوچا کہ شاید آپ میرا ارادہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں کچھ غلطی کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس صاحب قبر کو میں نے بنو فلاں کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا تو اس نے ایک زرہ خیانت کی۔ اب وہ زرہ آگ بن گئی ہے اور اسے پہننا

دی گئی ہے۔“

بے وضو نماز پڑھنے کی سزا

ابن ابی شیبہ، ہناد اور ابن ابی الدینا نے حضرت عمر بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”ایک نہایت متقی شخص نے وفات پائی۔ جب وفات پانے والا قبر میں داخل ہوا تو ملائکہ نے کہا کہ ہم تجھے اللہ کے عذاب کے سو کوڑے لگائیں گے۔ وہ بولا یہ سزا کس لیے میں تو متقی تھا۔ پھر وہ بولے پچھلے کوڑے مار دیں گے۔ پھر وہ برابر بحث کرتا رہا۔ یہاں تک فرشتے ایک کوڑے پر آگئے۔ انہوں نے ایک کوڑا مارا جس سے تمام قبر بھڑک اٹھی اور وہ شخص جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر اسے زندہ کیا گیا تو وہ ملائکہ سے پوچھنے لگا کہ اب یہ بتاؤ کہ تم نے یہ کوڑا کیوں مارا تو ملائکہ نے کہا کہ ایک دن تو نے بے وضو نماز پڑھ لی تھی اور ایک دن ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لیکر آیا مگر تو نے اس کی فریاد کو رد کر دیا۔“

خواب میں عجیب و غریب داستان کا مشاہدہ کرنا

بخاری اور بیہقی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :- ”کبھی کبھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے صحابہ سے پوچھتے کیا تم میں سے کسی نے آج خواب دیکھا ہے تو ایک دن آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ

ہمارے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ ہو لیا وہ مجھے ارض مقدسہ میں لے آئے اور ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی لیٹا ہوا ہے اور اس کے سر کی جانب ایک آدمی پتھر لیے کھڑا ہے اور پے درپے پتھروں سے اس کا سر کچل رہا ہے۔ سر ہر مرتبہ کھلنے کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے ان فرشتوں سے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلئے۔ چنانچہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو گدی کے بل سو رہا تھا اور ایک شخص لوہے کا چمٹا لیکر اس پر کھڑا تھا اور وہ اس کی بائیں ایک طرف سے پکڑ کر اس کی گدی کی طرف کھینچتا تھا اور اس کے نکتے اور آنکھیں بھی گدی کی طرف اور پھر دوسری طرف سے بھی ایسا ہی کرتا تھا۔ ابھی ایک طرف سے وہ اپنا کام مکمل کر پاتا تھا کہ دوسری طرف ٹھیک ہو جاتی پھر وہ اسی کام میں لگ جاتا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ ہم آگے چل کر ایک تنور پر بیٹھے جس میں سے شور و شعب کی صدائیں آرہی تھیں۔ ہم نے اندر جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد اور عورت ننگے تھے نیچے سے ان کی طرف شعلے بپکتے تھے۔ جب شعلے ان کی طرف بڑھتے تھے تو وہ شور مچاتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ کہا کہ آگے چلئے۔ ہم آگے چل کر ایک نہر پر پہنچے جو سرخ خون تھی۔ نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور کنارے پر بہت سے پتھر لیے ایک آدمی کھڑا تھا۔ یہ تیرنے والا شخص اس کنارے والے شخص کے سامنے آ کر منہ پھاڑتا تھا تو یہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا

تھا، پھر وہ کچھ دیر تیر کر واپس آتا تھا اور منہ پھاڑتا تھا اور یہ پھر اس کے منہ میں پتھر رکھ دیتا تھا۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری تھا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ پھر ہم آگے چل کر ایک بدترین شکل کے آدمی کے پاس پہنچے اس کے پاس آگ تھی وہ اس کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا آگے چلیے۔ پھر ہم آگے چل کر ایک سرسبز باغ میں پہنچے جس میں فصل بہار کا مہر پھول تھا اور باغ میں ایک شخص اس قدر لمبا تھا کہ اس کا سر آسمان سے لگتا تھا اور اس کے پاس کچھ بچے تھے جن کو میں نے کبھی نہ دیکھا تھا انہوں نے کہا کہ آگے چلئے تو ہم ایک بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی اس سے زیادہ خوبصورت باغ کبھی نظر کے سامنے آیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اس میں چلئے ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو ہم ایک ایسے شہر میں پہنچ گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر اسے کھلوایا۔ جب اندر داخل ہوئے تو وہاں کے لوگ کچھ عجیب ہی تھے ان کا کچھ جسم خوب صورت اور کچھ بد صورت۔ ان دو فرشتوں نے ان سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ سامنے ایک نہر تھی جس کا پانی خالص سفید تھا۔ وہ اس میں داخل ہو گئے جب واپس آئے تو ان کی بد صورتی جس میں بدل چکی تھی۔ ان دو فرشتوں نے کہا کہ یہ ”جنات عدن“ ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ اب جو میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک محل سفید بادل کی مانند تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ بارک اللہ لکما۔ اب مجھے چھوڑو تاکہ میں اپنے محل

میں داخل ہو جاؤں گا۔ تو انہوں نے کہا آپ داخل تو ہوں گے لیکن ابھی نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ جن چیزوں کا رات کو مشاہدہ کیا تھا ان کی حقیقت بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا شخص جس کا تم نے مشاہدہ کیا وہ تھا جس نے قرآن پڑھ کر چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے اوقات میں سو جایا کرتا تھا اس کے ساتھ یہ سلوک مختصر تک جاری رہے گا اور برہنہ مرد اور عورتیں زانی اور زانیہ تھیں۔ ہنر میں تیرنے والا سود کھانے والا تھا۔ اور جو شخص آگ کے پاس گھوم رہا تھا۔ وہ شخص مالک ہے جو جہنم پر مقرر ہے اور باغ میں کھڑا ہونے والا لمبے قد والا شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس کھڑے ہونے والے بچے وہ ہیں جو فطرت پر وفات پا گئے صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی شامل ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ لوگ جو آدھے خوبصورت اور آدھے بدصورت تھے وہ اچھے بُرے دونوں کام کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور میں جبریل ہوں اور یہ میرے رفیق میکائیل ہیں۔“

زبان کا قینچیوں سے کاٹنا جانا

خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

”میں نے کبھی ایسے افراد کا مشاہدہ کیا جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو ایسی چیزوں سے زینت حاصل کرتے تھے جو ان کے لیے ناجائز تھیں۔“

گرٹھا سے آہ و فغاں کی آواز آنا

پھر میں نے ایک گرٹھے کا مشاہدہ کیا جس میں آہ و فغاں کا دور دورہ تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ مستورات ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتی تھیں۔

آبِ حیات سے غسل کرنا

اور پھر کچھ ایسے افراد کا مشاہدہ کیا جو آبِ حیات میں غسل کر رہے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے اعمال سرانجام دیئے تھے۔

حلال ترک کر کے حرام کھانا

بیہقی نے دلائل میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 "میرا گزر ایسے مقام سے ہوا جہاں کچھ خوان رکھے ہوئے تھے جن میں نفیس قسم کا گوشت تھا لیکن اس کے قریب تک کوئی نہ جاتا تھا اور سامنے ہی دوسرے خوانوں میں کچھ سڑا ہوا گوشت رکھا تھا جسے بہت سے لوگ کھا رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حلال کو ترک کر کے حرام کھاتے تھے۔"

سود کھانے والوں کا انجام

پھر میں آگے بڑھا تو میں نے کچھ ایسے افراد کا مشاہدہ کیا جن کے شکم گھڑے کی طرح تھے جب ان میں سے کوئی گھڑا ہوتا تو فوراً گر پڑتا اور کہتا کہ اے میرے پروردگار قیامت برپا نہ کر۔ یہ لوگ فرعون کی قوم کی گزرگاہ پر پڑے ہوئے ہیں جب کوئی قوم گزرتی ہے تو انھیں روند ڈالتی ہے وہ بارگاہِ خداوندی میں آہ و فغاں کر رہے ہیں۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جبریل نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے ہیں۔

آگ کا کھانا

پھر میں آگے بڑھا تو دیکھا کہ کچھ لوگ اوستوں کی مانند ہونٹ رکھتے ہیں اور وہ اپنے منہ کھول رہے ہیں اور آگ کھا رہے ہیں پھر وہ آگ ان کے نیچے سے نکل رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ یتیموں کا مال کھایا کرتے تھے۔

زانی مستورات کا انجام

پھر کچھ آگے چل کر مشاہدہ کیا کہ کچھ مستورات ہیں جن کے پستان ٹٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ زانیہ عورتیں ہیں۔

غیبت کرنے والوں کا انجام

پھر میں نے آگے چل کر مشاہدہ کیا کہ کچھ لوگوں کا بازوؤں سے گوشت کا ٹاجارہا ہے اور کہنا جارہا ہے کہ یہ اسی طرح کھا جس طرح کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ پوچھا یہ لوگ کون ہیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ غیبت کرنے والے اور عیب ڈھونڈنے والے ہیں۔

سربو جھل ہونے کا انجام

ابن عدی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-
 ”شب معراج میں نے کچھ لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کے سر پتھروں سے کھلے جا رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ پتہ چلا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بوجھل ہوتے تھے۔“

صدقات نہ ادا کرنے کا انجام

پھر میں نے ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کے آگے اور پیچھے شرمگاہ پر کچھ چھترے لٹے ہوئے تھے وہ زقوم اور کانٹے دار درخت اس طرح چر رہے تھے جیسے اونٹ یا گائے بیل چرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صدقات ادا نہ کرتے تھے۔

اعنیار سے شب گزاری کا انجام

پھر ایسے افراد کا مشاہدہ کیا جن کے پاس ایک ہانڈی میں کچھ پکا ہوا گوشت تھا اور دوسری ہانڈی میں کچا گوشت تھا تو انہوں نے پکا ہوا گوشت چھوڑ دیا اور کچا گوشت کھانے لگے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ ان مردوں اور عورتوں کی مثال ہے جو پاک عورتوں اور مردوں کے ہوتے ہوئے اعنیار کے پاس شب گزارتے تھے۔

امانت نہ ادا کرنے کا انجام

پھر ایک شخص کا مشاہدہ کیا جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رہا تھا لیکن وہ اس سے اٹھتا نہیں تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے تو انہوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں اور وہ ان کے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر بھی مزید امانتیں لیے جاتا ہے۔

فساد برپا کرنے والے خطیب و مقرر کا انجام

پھر ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کی زبانیں لوہے کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ فساد برپا کرنے والے خطیب و مقرر لوگ ہیں۔

آبروریزی کرنے کا انجام

ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم

دوف در حرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔
 ”معراج کی رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو لوہے کے
 ناخن رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے
 کہا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔“

گستاخ صحابہ کا انجام

ابن ابی الدنیا نے قبور میں مرفوعاً حسن سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
 نے فرمایا کہ:۔

”جس نے میرے صحابہ کو گالی دیتے ہوئے موت پائی تو اللہ تعالیٰ اس پر
 ایک جانور مسلط کر دے گا جو اس کے گوشت کو دکھائے گا اور وہ اس کی تکلیف
 یوم محشر تک جھیلے گا۔“

جو کہا وہ نہ کرنے کا انجام

ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، طبرانی اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں بیہقی نے
 ابوامامہ سے کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز کے بعد
 فرمایا کہ:۔

”میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے اور وہ حقیقت پر مبنی ہے تم اسے
 اچھی طرح سمجھ لو۔ آج شب کو ایک آنے والا میرے پاس آیا اور میرا
 ہاتھ پکڑ کر ایک بڑے پہاڑ پر لے آیا اور مجھے کہنے لگا کہ اس پر چڑھ
 میں نے کہا یہ میرے بس سے باہر ہے پھر اس نے ایسے ہی کہا میں اس
 کہ دوں گا۔ پھر میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ ہم پہاڑ کے درمیانی حصے پر

پہنچ گئے تو میں نے کچھ ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں جن کے منہ چرے ہوئے تھے۔ پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے اور کرتے نہ تھے۔

برادریکھنا اور بڑا سننے کا انجام

پھر میں نے کچھ ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں وہ تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں جو تم نہیں سنتے۔“

بچوں کو اپنا دودھ نہ پلانے کا انجام

پھر میں نے کچھ ایسی مستورات کا مشاہدہ کیا جن کے سرین ٹکے ہوئے تھے اور سر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہ مستورات ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔“

روزہ وقت سے پہلے افطار کرنے کا انجام

پھر میں نے کچھ مرد و عورت ایسے دیکھے جن کی سرینیں ٹکی ہوئی تھیں اور سر جھکے ہوئے تھے اور تھوڑا سا پانی چاٹ رہے تھے۔ پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرتے تھے۔

زنا کرنے کا انجام

پھر میں نے کچھ لوگوں کا مشاہدہ کیا جو بہت بد صورت بد لباس اور سجد

بدبودار تھے۔ پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔

کفار کے کفر کا انجام

پھر میں نے کچھ مردے دیکھے جو بہت ہی پھولے ہوئے تھے اور بدبودار تھے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کافر لوگ ہیں جو موت کا پیالہ پی چکے ہیں:

مسلم مردوں کا انجام

پھر میں نے مشاہدہ کیا کہ کچھ لوگ درختوں کے سایہ کے نیچے ہیں معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ مسلمان مردے ہیں۔

مومنین کی اولاد کا انجام

پھر ہم نے آگے چل کر مشاہدہ کیا کہ کچھ لڑکے اور لڑکیاں دونہروں کے مابین کھیل کود رہے ہیں۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ بچے مومنین کی اولاد ہیں۔

صدیقین، شہداء اور صالحین کا انجام

پھر ہم نے حسین و جمیل چہرے، عمدہ لباس اور خوشبودار انسانوں کا مشاہدہ کیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ صدیقین، شہداء اور نیک لوگ ہیں۔

لوطی کا انجام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ:

”جو قوم لوط کا سا کام کرتا رہا اور وفات پا گیا تو اس کا حشر لوط کی قوم کے ساتھ ہی ہوگا“

لوٹیوں کا انجام

تاریخ ابن عساکر میں ان کی سند سے عمرو بن اسلم دمشقی سے روایت ہے

کہ :-

”ہمارے یہاں سرحد کے پاس ایک شخص نے وفات پائی۔ اسے وہیں دفنایا گیا۔ پھر تیسرے روز کھودا گیا تو معلوم ہوا کہ قبر کی اینٹیں ایسی ہی لگی ہوئی ہیں اور وہ شخص قبر سے غائب ہے تو وکیع بن جراح سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ جو لوط کی قوم کا سا کام کرتا ہے اس کو اس کی قبر سے منتقل کر دیا جاتا ہے اور لوٹیوں کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہو“

چوری، شراب نوشی اور زنا کا انجام

ابن ابی الدنیانے حضرت مسروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ :-

”جو شخص چوری، شراب خوری اور زنا میں وفات پاتا ہے تو اس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں“

منہ قبلہ سے پھر جاتا

ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

فرمایا کہ :-

”اگر فرقہ قدریہ یا مرجیہ میں سے کسی وفات شدہ کی قبر تین دن کے بعد کھودی جائے تو اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ملے گا۔“

سُرگدھے کا جسم انسان کا

اصبہانی نے ترغیب میں عوام بن حوشب سے روایت کیا۔ انہوں نے

کہا کہ :-

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک قبیلہ میں آیا اس قبیلہ کے ایک طرف مقبرہ تھا، عصر کے بعد اس مقبرے کی ایک قبر پھٹتی تھی اور اس سے ایک شخص نکلتا تھا جس کا سُرگدھے کی طرح کا ہوتا تھا اور جسم انسان کی مانند ہوتا تھا۔ وہ گدھے کی طرح تین دفعہ گدھے جیسی آواز نکال پھر قبر میں پوشیدہ ہو جاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ شخص خوب شراب پیا کرتا تھا تو اس کی والدہ اسے کہتی بیٹا اللہ سے ڈر تو یہ ماں سے کہتا کہ تو گدھے کی طرح ہینکتی رہتی ہے تو وہ عصر کے بعد وفات پا گیا تو ہر روز عصر کے بعد ہی قبر سے نمودار ہوتا ہے اور تین دفعہ ہینکتا ہے اور پھر قبر میں چھپ جاتا ہے۔“

تکبر سے چلنے کا صلہ

ابن ابی الدینا نے مرشد بن خوشب سے روایت کیا کہ :-

”میں یوسف بن عمرو کے پاس بیٹھا تھا اور ان کے پہلو میں ایک آدمی اور بھی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے کا مٹھوڑا سا حصہ لوہے کا بنا ہوا تھا تو یوسف

نے اُس سے کہا مرند کو بتاؤ جو کچھ تم نے مشاہدہ کیا ہے۔ وہ بولا کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھودی رات کے وقت۔ جب لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے تو سفید رنگ کے پرند آئے جو شکل و صورت میں اونٹ کی طرح تھے ایک تو سر کی طرف گر پڑا اور دوسرا پاؤں کی طرف گر پڑا پھر اس کو کھود کر ایک تو قبر میں داخل ہو گیا اور دوسرا قبر کے کنارے پر کھڑا رہا۔ میں قبر کے قریب آ گیا تاکہ حالات کا مشاہدہ کروں۔ میں نے سنا کہ وہ پرند قبر والے سے کہہ رہا ہے کہ اے انسان کیا تو وہی نہیں جو ذرق برق لباس پہن کر تکبر سے چلتا ہوا سسرال جایا کرتا تھا۔ وہ بولا یہ میری برداشت سے باہر ہے تو اس نے اُسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ قبر کا پانی اور تیل تک نکل آیا اور اسی طرح تین دفعہ کیا۔ پھر اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا کہ دیکھو وہ کہاں بچھا ہوا ہے خدا سے ذلیل کرے۔ پھر اس نے میرے منہ پر ایک چوٹ لگائی تو میں تمام شب بیہوش رہا۔ اب جب صبح ہوش کیا تو یہ حالت تھی جس کا آپ نے مشاہدہ کیا!

دانتوں سے ہاتھ کاٹنا

ابن ابی الدنیانے ابو جریس سے اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا

کہ :-

”جب ابو جعفر نے کوفہ کی خندق کھودی تو لوگوں نے اپنے مردوں کو دوسری جگہ منتقل کرنا شروع کیا تو دیکھا کہ ایک نوجوان اپنی قبر میں اپنے ایک ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ رہا تھا!“

صحابہ کرام کو گالیاں دینے کی سزا

ابن ابی الدنیا نے ابواسحق سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ :-
 ”میں نے ایک میت کو غسل دیا۔ اب جو میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو
 اس کی گردن میں ایک سانپ لپٹا ہوا ہے لوگوں سے دریافت کرنے
 پر معلوم ہوا کہ یہ صحابہ کرام کو گالیاں دیا کرتا تھا۔“

سنت نبوی سے منہ موڑنے کا انجام

ابن ابی الدنیا نے ابواسحق فزاری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ :-
 ”میں قبور تیار کیا کرتا تھا۔ اب بعض قبور کو ایسا دیکھا کہ جن میں مردوں
 کے منہ قبلے سے مڑے ہوئے تھے تو میں نے اوزاعی سے پوچھا تو
 وہ بولے کہ یہ سنت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہیں۔“

دو کفن چوروں کا آنکھوں دیکھا حال

ابن ابی الدنیا نے عبدالمومن بن عبد اللہ بن عیسیٰ سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک کفن چور کفن چوری سے تائب ہوا تو اس سے پوچھا گیا تو نے اپنے
 کفن چوری کے دور میں کوئی انوکھی چیز دیکھی ہو تو بیان کرو۔ وہ بولا کہ
 میں نے ایک شخص کی قبر کھودی تو اس کے تمام جسم میں کیلیس لگی ہوئی تھیں
 اور ایک بڑی کیل اس کے سر میں لگی ہوئی تھی اور دوسری دونوں ٹانگوں
 میں بھر دوسرے کفن چور سے پوچھا گیا تو وہ بولا کہ میں نے ایک کھوپڑی
 دیکھی جس میں سیسہ پھلا کر بھرا گیا تھا۔“

کھانے میں ملاوٹ کرنے کی سزا

ابن ابی الدنیانے اور بہیقی نے "شعب الایمان" میں عبدالحمید بن محمود سے

روایت کیا کہ :-

"میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارے ساتھ ایک اور آدمی تھا جب ہم ذات الصفاح کے مقام پر پہنچے تو اس شخص کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس کے کفن و دفن کا انتظام کیا۔ جب قبر کھودی تو قبر سانپوں سے بھری ہوئی تھی۔ تو ہم نے وہ قبر چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو وہ بھی سانپوں سے بھری پڑی تھی تو ہم اب آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس کے متعلق کچھ فرمائیے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس کینہ کی وجہ سے ہے جو وہ اپنے دل میں رکھتا تھا۔"

علامہ بہیقی کا بیان

علامہ بہیقی کا بیان ہے کہ یہ اس کے اعمال کی سزا ہے جو اہل تم سے ان دونوں میں سے کسی ایک میں دفن کر دو۔ قسم بخدا اگر تم اس کے لیے تمام زمین بھی کھو دو تو بھی وہ انہیں قبروں میں منتقل کر دیا جائے گا تو ہم نے اسے وہیں جا کر دفن کر دیا۔ واپس آکر ہم نے اس کی عورت سے اس کے اعمال کے متعلق سوال کیا تو اس نے بتایا کہ یہ کھانا فروخت کرتا تھا اور اس میں سے اپنے اہل خانہ کے لیے کچھ نکال لیتا تھا اور اس

کمی کو پورا کرنے کے لیے اس میں اتنی ہی ملاوٹ کر دیتا تھا۔

غیر کے مال کا صلہ

لالکائی نے صدقہ میں خالد سے اور انہوں نے اپنے ایک بزرگ سے روایت کیا کہ :-

”ہم ایک دفعہ حج کو جا رہے تھے کہ اثنائے سفر ہمارا ایک رفیق وفاق پا گیا۔ ہم نے کسی سے پھاوڑا مانگا اور اس سے قبر کھودی اور اُسے اس قبر میں دفن کر دیا اور پھاوڑا قبر میں ہی رہ گیا تو پھر ہم نے دوبارہ قبر کھودی تاکہ پھاوڑا نکال لیں۔ اب جو اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پاؤں پھاوڑے کے حلقہ میں داخل ہیں۔ ہم نے قبر کو فوراً بند کر دیا اور پھاوڑے والے کو چند پیسے دے کر آگے کی راہ لی۔ پھر جب ہم واپس آئے تو اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک دفعہ اس کے ساتھ ایک مالدار آدمی ہم سفر تھا۔ راستے میں اس نے اُسے ہلاک کر دیا۔ اب یہ حج اور جہاد سب کچھ اُسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔“

قبر سے گتوں جیسی آواز آنا

ابن عساکر نے اعمش سے روایت کیا کہ :-

”ایک آدمی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر مبارک پر طٹی کر دی تو وہ پاگل ہو گیا اور گتوں کی طرح بھونکتا پھرتا تھا۔ پھر وہ مر گیا لیکن اس کی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی آوازیں آتی تھیں۔“

سانپ کا نختوں سے داخل ہو کر منہ سے نکلنا

ابن عساکر نے یزید ابن زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا کہ :
 ”جب عبید اللہ بن زیادہ اور اُس کے دیگر رفقاء قتل ہو گئے تو ان کے
 سر لائے گئے تو ایک بہت بڑا سانپ آیا۔ لوگ مارے خوف کے
 ایک طرف ہو گئے۔ وہ عبید اللہ بن زیاد کے نختوں میں داخل ہوا
 اور منہ سے نکلا۔ پھر علم نہ ہوا کہ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔“

اڑدہا کا گردن میں لپٹ کر ناک چوسنا

ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا کہ :
 ”مسلم بن عقبہ مری مدینہ آیا اور لوگوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دی
 اور کہا کہ تم سب اللہ کی اطاعت اور نافرمانی میں غلامِ محض ہو تو لوگ
 اس کی دعوت کی طرف آئے۔ ایک شخص جو قریشی تھا اور اس کی ماں اُم
 ولد تھی، اس نے کہا کہ صرف اللہ کی اطاعت میں۔ بیکن مسلم بن عقبہ نے
 بات نہ مانی اور اُسے قتل کر دیا تو اس کی والدہ نے قسم کھائی کہ اگر مسلم
 زندہ یا مردہ مل گیا تو وہ اُسے جلا دے گی۔ جب مسلم مدینہ سے نکلا تو
 اس کی بیماری نے زور پکڑا اور وہ وفات پا گیا تو قریشی زادہ کی والدہ
 اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر اس کی قبر کی طرف گئی اور کھودنے کا
 حکم دیا۔ اب جو اندر دیکھا تو ایک اڑدہا اس کی گردن میں لپٹا ہوا
 تھا اور اس کی ناک چوس رہا تھا۔“

حضرت علی کے قاتل کو عجیب و غریب سزا ملنا

تمام بن محمد رازی نے کتاب الرہبان میں ذکر کیا اور ابن عساکر نے بھی روایت کیا کہ عصبہ بن عباد نے کہا کہ ..

”ایک دفعہ میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ وہیں میں نے ایک گر جا دیکھا۔ گر جا میں ایک محراب کے اندر ایک راہب تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے اس مقام پر سب سے زیادہ عجیب و غریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ۔ اُس نے کہا کہ سنو! میں ایک دن یہاں تھا کہ میں نے ایک سفید رنگ کا پرندہ شتر مرغ کے برابر دیکھا۔ وہ اس پتھر پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے قے کی، اس میں سے ایک سر نکلا، وہ اسی طرح قے کرتا رہا اور انسانی اعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سرعت کے ساتھ وہ ایک دوسرے سے جڑتے رہے حتیٰ کہ وہ مکمل آدمی بن گیا۔ اب جب اُس نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو پرندہ نے اُس پر چونچ ماری اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور پھر نکل گیا اور وہ کئی دن تک ایسا ہی عمل کرتا رہا اور میرا یقین قدرت الہی سے بڑھ گیا اور میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت حاصل ہے۔ ایک دن میں اس پرندہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے پوچھا کہ اے پرندے۔ میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھے پیدا کیا کہ اب جب وہ پورا انسان بن جائے تو اُسے باقی رہنے دینا تاکہ میں اس سے اس کے عمل کے متعلق دریافت کر سکوں۔ تو پرندہ نے

بزبان فصیح عربی میں مجھے جواب دیا کہ میرے پروردگار کے لیے بادشاہت اور بقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وہی باقی ہے میں اس کا ایک فرشتہ ہوں میں اس پر مستط کیا گیا ہوں تاکہ اس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔ میں اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان تو کون ہے اور یہ تمام قصہ کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ میں عبدالرحمن بن ملجم ہوں حضرت علی کا قاتل ہوں۔ جب میری وفات ہوئی تو میری رُوح بارگاہِ الہی میں حاضر ہوئی اُس نے میرا اعمال نامہ مجھے دیا جس میں میرے پیدا ہونے سے لے کر حضرت علی کے قتل تک ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس فرشتہ کو میرے عذاب دینے کا قیامت تک حکم دیا۔ یہ کہہ کر وہ چپ ہو گیا اور پرندہ نے اس پر ٹھونچیں لگائیں اور اسے نکل گیا اور چلا گیا۔

سب سے پہلا قاتل اور اُس کی سزا

ابن ابی الدنیا نے کتاب ”من عاش بعد الموت“ میں اپنی سند سے ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا روایت کیا کہ :-
 ”میں اور میری قوم کے چند افراد سمندر کے سفر پر گئے۔ اتفاقاً چند دن تک سمندری راستہ میں ان کے لیے اندھیرا رہا۔ کچھ دنوں بعد روشنی ہوئی تو ایک گاؤں آگیا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں پانی کی تلاش میں نکلا تو گاؤں کے دروازے بند تھے۔ میں نے بہت آوازیں دیں کوئی جواب نہ ملا۔ اسی وقت دو شہسوار ظاہر ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کے نیچے ایک سفید چادر

تھی۔ انہوں نے کہا اے عبد اللہ! اس گلی میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی پی لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خائف نہ ہونا تو میں نے اُن سے اُن دو بند دروازوں کے بارے میں پوچھا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ مردوں کی ارواح ہیں۔ میں حوض پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص منہ کے بل پانی پر لٹکا ہوا ہے اور اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے۔ مجھے دیکھ کر پکارنے لگا کہ اے عبد اللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبو دیا تا کہ اسے پانی پلاسکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے اس سے کہا کیا اے بندہ خدا تو نے دیکھا لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی تھی کہ تجھے پانی پلاؤں۔ لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا تو تو مجھے اپنا واقعہ بتا۔ اس نے کہا کہ میں ابن آدم ہوں جس نے سب سے پہلے قتل کیا تھا۔

کرے کوئی اور بھرے کوئی

ابو نعیم نے اپنی سند سے زید بن اسلم سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک شخص کشتی میں جا رہا تھا کہ کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک تختے سے چھٹ گیا۔ تختے نے اُسے ایک ایسے مقام پر جا پھینکا جو جزیرہ تھا۔ اُس نے دیکھا کہ پانی ایک وادی کی طرف جا رہا ہے۔ یہ بھی پانی کی سمت پر چلا آیا۔ آخر میں اس نے دیکھا کہ ایک شخص کوزہ خبیروں سے جکڑ کر پانی پر لٹکایا ہوا ہے لیکن اس کا منہ پانی تک نہیں پہنچتا۔ اس نے مجھ سے پانی پلانے کے لیے کہا۔ میں نے اس کی ایسی حالت دریافت کی تو

اُس نے جواب دیا کہ میں آدم علیہ السلام کا بیٹا ہوں سب سے پہلے میں نے ہی اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اب جو بھی کوئی قتل کرتا ہے تو مجھے اس قتل کی ضرور سزا ملتی ہے۔“

گردن میں آگ کا ہار ہونا

ابن جوزی نے ”کتاب عیون الحکایات“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ”ابوسنان نامی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک شخص کے پاس اس کے بھائی کی تعزیت کے لیے گیا تو دیکھا کہ وہ بہت پریشان حال ہے۔ پوچھا کہ یہ حال کیوں ہے تو وہ کہنے لگا کہ جب میں بھائی کو دفن کر کے فارغ ہوا تو میں بھائی کی قبر سے کراہنے کی آواز سنی۔ میں نے جلدی سے قبر کو کھولا تو مجھے کسی نے آواز دی کہ اے بندہ خدا قبر کو نہ کھود۔ پھر جب واپس آنے لگا تو وہی آواز آئی کہ اے اللہ کے بندے قبر کو نہ کھود۔ یہ آواز سن کر میں نے قبر پر پہلے کی طرح مٹی ڈال دی۔ ابھی کچھ دور گیا تھا کہ پھر وہی آواز سنائی دی۔ میں نے کہا اللہ کی قسم اب ضرور کھودوں گا۔ اب جو میں نے قبر کھود کر دیکھی تو اس کی گردن میں آگ کا ہار تھا اور تمام قبر آگ سے روشن تھی تو میں نے چاہا کہ یہ ہار اس کی گردن سے دوڑ کر دوں۔ میں نے اس کی گردن پر اپنا ہاتھ مارا تو میری انگلیاں جل کر راکھ ہو گئیں اس نے ہمیں اپنا ہاتھ دکھایا تو اس کی چار انگلیاں ہی نہیں تھیں۔“

بے دین اور بد مذہب کا انجام

حافظ ابو محمد خللال نے ”کتاب کرامات الاولیاء“ میں اپنی سند سے

روایت کیا کہ :-

”مجھ سے عبد اللہ بن ہاشم نے کہا کہ میں ایک میت کو غسل دینے کے لیے گیا۔ جب میں نے اس کے جسم سے کپڑا کھولا تو اس کی گردن میں سانپ پھٹے ہوئے تھے۔ میں سانپوں سے کہا کہ آپ کو اس مردے پر مسلط کیا گیا ہے اور ہمارے ہاں مردے کو غسل دینا سنت نبوی ہے تو اگر آپ اس کی خلاصی کریں تو ہم اسے غسل دے دیں اور پھر آپ اپنی جگہ پر واپس آجائیں۔ یہ سن کر سانپ گردن چھوڑ کر ایک کونے میں چلے گئے۔ پھر جب ہم نے غسل سے فراغت پائی تو سانپ پھر مردے کے گلے میں آچمٹے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص بے دین اور بد مذہب تھا اور شریعت کی پیروی نہ کرنے میں معروف تھا۔“

قبر سے رونے کی آواز سُننا

ابن جوزی نے عبد اللہ بن محمد مدینی سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے ایک دوست سے روایت کیا کہ :-

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنی زمین پر گیا تو ایک قبرستان پر پہنچا تو شام کا وقت ہو گیا۔ میں نے وہاں نماز مغرب ادا کی۔ کچھ دیر بعد قبر سے رونے کی آواز سنی تو میں اس قبر کے پاس گیا جس سے یہ آواز سنی تھی کوئی کہہ رہا تھا کہ افسوس میں نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا تھا۔ میں اپنے رفیق کے قریب ہوا تو اس نے بھی وہی آواز سنی۔ پھر میں اپنی زمین پر واپس آ گیا اور دوسرے دن پھر اسی جگہ جا کر نماز ادا کی جہاں پہلے دن پڑھی تھی اور شام کا انتظار کرنے لگا کہ پھر وقت مقررہ پر قبر سے آواز آتے

گی۔ اب جب میں گھر واپس آیا تو دو ماہ تک بیماری میں مبتلا رہا۔

کافر کے لیے کوڑوں کی سزا

ہشام بن عمار نے ”کتاب البعث“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک آدمی جس کا آدھا سر اور آدھی دائرہ سیفید تھی بارگاہِ فاروقی میں
 حاضر ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہونے کی وجہ
 پوچھی تو اس نے کہا کہ یا حضرت میں بنی فلاں کے قبرستان سے گزرا
 تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص آگ کا کوڑا لیے ہوئے دوسرے شخص
 کو پکڑ رہا ہے اور جب وہ اسے پکڑ لیتا تھا تو کوڑوں سے مارتا
 تھا جب وہ مارتا تھا تو سر سے لے کر پاؤں تک آگ میں وہ بندہ
 ڈوب جاتا تھا۔ وہ شخص بھاگ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے
 اللہ کے بندے میری فریاد کو پہنچ تو پکڑنے والے نے کہا اے
 اللہ کے بندے اس کی امداد نہ کرنا کیونکہ یہ بہت بُرا کافر ہے تو حضرت
 عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسی لیے تو حضور نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

وقت پر نماز نہ پڑھنے کی سزا

ابن ابی الدنیا نے عمرو بن دینار سے روایت کیا کہ :-
 ”مدینہ میں ایک شخص کی ہمشیرہ نے وفات پائی۔ جب اسے دفن کر کے
 گھر پہنچا تو خیال آیا کہ میرے پاس ایک تھیلی تھی جو قبر میں ہی رہ گئی ہے
 اب پھر قبرستان پہنچ کر قبر کھودی تو قبر آگ سے بھڑک رہی تھی۔ اُس نے

قبر کو اسی طرح بند کر دیا اور اپنی ماں کے پاس آکر بہن کے متعلق دریافت کیا تو ماں نے بتایا کہ یہ وقت پر نماز نہیں پڑھتی تھی بلکہ میرا خیال ہے کہ بغیر وضو نماز پڑھتی تھی اور رات کو لوگوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر ان کی باتیں سماعت کرتی تھی۔“

غسل جنابت نہ کرنے کا انجام

حافظ ابن رجب اور شہسب بن عدی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن جلی سے روایت کیا کہ :-

”ہمارا ایک ہم سایہ رحلت کر گیا تو ہم نے اس کے کفن کی تیاری کی جب قبر کھودی گئی تو اس میں بے جیسی کوئی چیز تھی۔ ہم نے قبر سے بھگانے کے لیے اُسے مارا تو پھر بھی وہ قبر سے نہ ہٹی۔ قبر کھودنے والے نے ایک مٹی کا ڈھیلا اس کے سر پر مارا تب بھی وہ چیز قبر سے نہ بھاگی۔ پھر دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ بلا اپنی جگہ سے نہ بھاگا تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اسے اسی قبر میں ہی دفن کر دو۔ جب اسے قبر میں دفن کیا گیا تو قبر میں بہت زوردار آواز سنی گئی تو ہم یہ ماجرا دیکھ کر اُس کی بیوی کے پاس پہنچے تو اس کے اس واقعہ کا ذکر کر کے دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا۔ بیوی نے کہا کہ وہ زیادہ تر غسل جنابت نہ کرتا تھا۔“

پاؤں میں لوہے کی زنجیر اور ناف میں کیل کا ہونا

ابن فارسی نے اپنی تاریخ میں روایت کیا کہ :-

”انھوں نے سنہ ۵۹۰ھ میں بغداد کے اندر ایک سڑا ہوا مردہ پایا۔ اس میں ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہ تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کی زنجیریں تھیں ایک کیل اس کی ناف میں اور ایک کیل اس کی پیشانی میں لگی ہوئی تھی وہ نہایت ہی بد صورت اور موٹی ہڈیوں والا تھا اس کے نکلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ تلّ احر کے پاس پانی کی کثرت سے وہ لاش نکل آئی۔“

ہڈیوں پر کیلوں کا جڑاؤ ہونا

ابن قیم نے ”کتاب الروح“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک شخص بغداد کے لوہاری بازار میں چھوٹی چھوٹی کیلیں لے کر آیا اور ایک لوہار کے پاس کیلوں کو بیچ دیا۔ لوہار نے ان کیلوں کو گھلا نے کی بہت کوشش کی لیکن گھلا نہ سکا۔ بالآخر اس نے فروخت کرنے والے کو تلاش کیا وہ مل گیا تو پھر اس سے پوچھا کہ یہ کیلیں تم نے کہاں سے حاصل کیں۔ پہلے تو وہ بتلانے سے جھکتا رہا بالآخر بتلا دیا کہ میں نے ایک قبر کھلی ہوئی دیکھی اس میں ایک مردے کی ہڈیوں کے ساتھ یہ کیلیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے نکالنے کی کوشش کی لیکن نہ نکلیں۔ بالآخر میں نے پھر سے ہڈیوں کو توڑ کر یہ کیلیں نکال لیں۔“

ذخیرہ اندوز کا انجام

ابن قیم نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ حرافی سے روایت کیا کہ :-
 ”وہ عصر کے بعد اپنے گھر سے بتان کی طرف روانہ ہوئے مغرب سے کچھ پہلے ان کا گزر قبرستان میں ہوا تو ایک قبر کو دیکھا کہ وہ لوہار کی

بھٹی کی طرح سُرخ تھی اور مُردہ اس کے مابین تھا۔ انہوں نے قبر والے کے متعلق پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ ذخیرہ اندوز تھا جس نے آج ہی وفات پائی۔“

عمل کا قبر میں داخل ہونا

حافظ ابو محمد قاسم نے اپنی سند سے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ عبد السکافی نے بیان

کیا کہ:

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے ایک جنازہ میں شرکت کی تو ایک سیاہ رنگ کا آدمی بھی ہمارے ساتھ جنازے میں شریک تھا۔ پھر ہم نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کا لے آدمی نے زپڑھی اور میری جانب دیکھ کر بولا کہ میں اس کا عمل ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قبر میں جا گھسا اور پھر مجھے دکھائی نہ دیا۔“

رازِ خداوندی کے انکشاف کا انجام

حافظ شرف الدین دساطی نے ابو اسحق ابراہیم سے روایت کیا کہ انہوں نے

کہا کہ:

”ہمارے ہاں ایک اندھا کفن چور تھا جو بھیگ مانگ کر پیٹ پو جا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ جو کوئی مجھے دے گا میں اُسے ایک انوکھی بات سناؤں گا اور جو زیادہ دے گا اُسے ایک عجوبہ چیز دکھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اُسے کچھ دیا تو میں اُس وقت اس کے قریب کھڑا تھا اس نے اُسے اپنی آنکھیں دکھائیں میں نے دیکھا کہ وہ گدی تک دھنسی ہوئی تھیں اس کے منہ سے گدی کے پیچھے کا منظر نظر آتا تھا۔ پھر اس نے بتایا کہ میں اپنے شہر کا کفن چور تھا اور لوگ مجھ سے خائف تھے میں کسی کی

پر واہ نہ کرتا تھا اتفاقاً شہر کا قاضی بیمار ہو گیا اُسے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی تو اس نے سو دینار میرے پاس بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں اپنی پردہ دری تجھ سے ان سو دیناروں کے بدلہ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ میں نے وہ لے لیے۔ اتفاقاً تندرست ہوا، پھر بیمار ہو کر وفات پا گیا، میں نے کہا وہ عطیہ تو پہلے مرض کا تھا اس لیے میں نے اس کی قبر کھودی تو قبر میں عذاب کے آثار نظر آئے اور قاضی سرخ آنکھوں سے اور کبھرے ہوئے بالوں سے بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے اپنے گھٹنوں میں درد محسوس کیا اور کسی نے میری آنکھوں میں انگلیاں ڈال کر مجھے اندھا کر دیا اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن اللہ کے رازوں کا انکشاف کیوں کرتا ہے؟

عمل کا رسوا کرنا

بیہقی نے ”کتاب عذاب القبر“ میں اپنی سند سے یزید بن عبد اللہ سے

روایت کیا کہ :-

”ایک شخص ایک قبر کے پاس پہنچا تو اس نے قبر سے آہ کی آواز سماعت کی۔ جب اس نے کان لگا کر سنا تو آواز سنائی دی کہ تجھے تیرے عمل نے رسوا کیا۔“

طمانگوں کا بالوں سے بندھ جانا

تاریخ مقریزی میں ہے کہ :-

”ایک قاصد ۶۹۹ھ میں ایک شخص جو ساحلی علاقہ میں سکونت رکھتا تھا اس کی بیوی کی وفات کے بعد اُسے دفن کر آیا لیکن ایک رومال جس میں

کچھ درہم تھے قبر ہی میں بھول گیا۔ چنانچہ اس نے شہر کے فقیہ کو اپنے
 ساتھ لیا کہ قبر کھود کر رومال نکالے۔ فقیہ قبر کے کنارے پر کھڑا ہو گیا
 اب جو قبر کھود کر دیکھی تو عورت کی ٹانگیں اُس کے بالوں سے بندھی ہوئی
 تھیں۔ اب اُس نے بہت کوشش کی کہ اسے کھول دے لیکن کھول
 نہ سکا۔ جب بہت زیادہ کوشش کی تو دونوں میاں بیوی کو زمین میں
 دھنسا دیا گیا اور فقیہ ایک دن اور ایک رات وہیں بیہوش پڑا رہا۔“

عذابِ قبر کی اقسام

ابن قیم نے کہا کہ :-

”عذابِ قبر کی دو اقسام ہیں۔ دائمی جو کفار اور بعض معصیت کرنے
 والوں کے لیے ہے۔ غیر دائمی۔ ختم ہونے والا۔ یہ کم گناہ کرنے والوں
 کے لیے ہے۔ ان کے جرم کے مطابق ہو گا پھر ختم ہو جائے گا۔ یہ دُعا
 اور صدقہ وغیرہ سے بھی نجات کا سبب بن جاتا ہے۔“

جمعہ کے روز عذاب کی کیفیت

امام یافعی نے فرمایا کہ :-

”مردوں کو جمعہ کے دن عذاب نہیں ہوتا کیونکہ یہ جمعہ کے دن کی
 شرافت کا صدقہ ہے لیکن یہ بات کفار کے لیے نہیں ہے بلکہ
 گنہگار مسلمانوں کے لیے ہے۔“

امام نسفی کا بیان

امام نسفی نے فرمایا کہ :-

”جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب نیز پورے ماہِ رمضان میں کافر سے بھی عذاب ختم ہو جاتا ہے اور گنہگار مسلمان سے جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں عذاب اُٹھ جاتا ہے اور پھر محشر تک دوبارہ نہیں ہوتا اور جو جمعہ کی شب یا دن میں وفات پاتا ہے تو اُسے کچھ دیر عذاب ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ تمام بیان دلیل کا محتاج ہے۔“

عذابِ قبر سے نجات

رحمتِ باری بہانہ می جوید

طبرانی نے کبیر میں، حکیم نے "نوادسہ" میں اور اصہبانی نے "ترغیب" میں حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
 "ایک روز حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا کہ امشب میں نے ایک عجیب و غریب خواب مشاہدہ کیا کہ ایک شخص کی روح نکالنے کے لیے فرشتہ آیا لیکن اُس کے والدین اطاعت کرتے ہوئے سامنے آگئے اور وہ پرج گیا۔ اور ایک شخص پر عذاب نے گھیراؤ کیا تو اُس کے وضو نے اُسے بچا لیا۔ ایک شخص شیطان کے زرعے میں آگیا لیکن ذکر الہی نے اُسے بچا لیا۔ ایک شخص کو ملائکہ عذاب نے گھیر لیا لیکن اُسے نماز نے بچا لیا۔ ایک شخص نے دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر واپس کر دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کے روزے آگئے اور اُس کی پیاس بجھا دی۔ ایک شخص کو دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام

حلقہ بنائے بیٹھے تھے وہ ان کے ہاں جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار
 دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کا غسل جنابت آیا اور اُسے میرے پاس
 بٹھا دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے
 تو اس کا حج و عمرہ آگیا اور اسے روشن کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ
 مسلمانوں سے بات چیت کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس کی طرف خیال
 نہیں کرتا تو صلہ رحمی مومنین سے کہتی ہے کہ تم اس سے گفتگو کرو۔
 ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے
 ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اس کا صدقہ آگیا اور اُسے بچا لیا۔ ایک
 شخص کو ملائکہ نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اس کا امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر آیا اور اُسے بچا لیا اور ملائکہ رحمت کے سپرد کر دیا
 ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے سہارے بیٹھا ہے لیکن اس کے
 اور ذاتِ باری تعالیٰ کے مابین پردہ ہے مگر اُس کا حسنِ خلق آیا
 اور بچا لیا اور خدا سے ملا دیا۔ ایک شخص کو اس کا صحیفہ بائیں طرف
 سے دیا گیا تو اس کا خوفِ الہی آگیا اور اس کا صحیفہ بید سے ہاتھ میں
 دے دیا گیا۔ ایک شخص کا وزن ہلکا رہا مگر اس کی سخاوت سامنے
 آگئی اور نیکیوں کا وزن زیادہ ہو گیا۔ ایک شخص جہنم کے دروازے
 پر کھڑا تھا لیکن اللہ سے ڈرنا آگیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص جہنم
 میں گر گیا لیکن اُس کے آنسو آگے جو اُس نے خشیتِ الہی میں
 بہائے اور بچ گیا۔ ایک شخص پلصراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح
 لرز رہا تھا لیکن اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن آیا اور اُسے بچا
 لیا اور وہ پلصراط سے گزر گیا۔ ایک شخص جنت کے دروازے تک

پہنچ گیا لیکن جنت کا دروازہ بند ہو گیا تو توحید کی شہادت آئی اور
 دروازہ کھل گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ کچھ لوگوں کے ہونٹ
 کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو انہوں
 نے کہا کہ یہ لوگوں کے درمیان چٹخوڑی کرنے والے ہیں۔ کچھ
 لوگوں کو ان کی زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں جبریل سے ان کے
 متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بغیر کسی وجہ کے الزام لگانے
 والے ہیں۔“

شہید کے لیے آخرت کے ثمرات

ترمذی، ابن ماجہ نے مقدم بن سعدی کرب سے روایت کیا کہ حضور نبی
 کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”شہید کو بارگاہِ خداوندی سے چھ چیزیں حاصل ہوں گی۔ (۱) خون
 کے پہلے ہی قطرہ میں اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ اپنا ٹھکانہ
 جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ (۲) عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
 (۳) فزیرِ اکبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج
 رکھا جاتا ہے وہ تاج ایسا ہوتا ہے کہ اس کا ایک یا قوت تمام
 دنیا سے بہتر ہوتا ہے۔ (۵) اس کی بہتر حور عین سے شادی ہوتی ہے
 اور (۶) سترِ ششہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی
 جاتی ہے۔“

فرمانِ نبوی

ترمذی اور بیہقی نے سمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ سے روایت کیا کہ حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 ”جس نے پیٹ کی بیماری میں وفات پائی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

قبر سے محفوظ رہنے کا نسخہ

ابونعیم نے حضرت سلمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ:۔
 ”انہیں کسی یہودی نے بتایا کہ نماز میں زیادہ دیر قیام کرنے سے پلصراط
 سے آمن ملتا ہے اور سجدہ طویل سے عذابِ قبر سے حفاظت ہوتی ہے۔“

نجات دہندہ سورت

عبد نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا
 انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ:۔
 ”کیا میں تمہیں ایک حدیث کا تحفہ دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ۔ اس
 نے کہا کیوں نہیں ضرور رحمت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ سورۃ ملک
 خود بھی پڑھو اور اپنے اہل خانہ کو اور ہمسایوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ نجات
 دہندہ ہے۔“

سورۃ ملک کا کمال بعد از وفات

خلف بن ہشام نے فضائل قرآن میں اور حاکم و بیہقی نے حضرت ابن مسعود
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔
 ”سورۃ ملک عذابِ الہی کو روکتی ہے۔ جب عذابِ قبر کی طرف سے
 آتا ہے تو اسے روک دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے قریب

نہ آ کیونکہ اس نے سورہ ملک یاد کی ہے۔ جب عذاب پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو سورہ ملک کہتی ہے کہ اے عذاب تو واپس ہو جا کیونکہ یہ مجھے ان پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھتا تھا۔

سورہ تبارک کی فضیلت

نسائی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
”جس نے سورہ تبارک ہر رات کو پڑھی تو اللہ تعالیٰ اُسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بسند ضعیف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
”ایک شخص نے انتقال کیا اور اسے سورہ تبارک کے سوا قرآن کا کچھ بھی یاد نہ تھا۔ اب عذاب کافر شتہ قبر میں آیا تو وہ سورہ ظاہر ہوئی تو عذاب کافر شتہ بولا کہ چونکہ تو موجود ہے اس لیے میں واپس جاتا ہوں لیکن میں نہ تو تیرے لیے کچھ نفع و نقصان کا مالک ہوں اگر تو اس کی نجات کی طالب ہے تو اللہ کی بارگاہ میں جا کر اس کے لیے سفارش کر۔ تو سورہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی ”اللہ ہی اس شخص نے مجھے تیری کتاب میں سے منتخب کر لیا تھا تو مجھے سیکھا اور پڑھا تو کیا تو اسے جہنم میں پہنچانا چاہتا ہے اگر تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کرنے والا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے۔ تو ارشاد

باری تعالیٰ ہوگا کہ شاید تو ناراض ہو گیا۔ قرآن کہے گا کہ مجھے ناراض ہونے کا حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا جا میں نے اس کے حق میں تیری شفاعت قبول کی۔ چنانچہ وہ فرشتہ کو قبر میں آکر اطلاع دیتا ہے اور فرشتہ بغیر عذاب کے چلا جاتا ہے۔ وہ سورت آکر اُس شخص کے منہ پر اپنا منہ رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ اے منہ تجھے خوشخبری ہو کیونکہ تو مجھے بہت پڑھتا تھا اور سینے کو خوشخبری ہو کہ یہ مجھے یاد رکھتا تھا اور خوشخبری اُن قدموں کو کہ یہ مجھے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور وہ اس کو قبر میں مانوس کرنے کے لیے رہتی ہے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا تو ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام سب ہی نے اسے یاد کر لیا اور آپ نے اس سورت کا نام سورۃ منجیہ یعنی نجات دلانے والی رکھا۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت

ابو عبیدہ نے فضائل میں اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

”جب کوئی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اُس کے گرد آگ جلائی جاتی ہے تو آگ کے قریب جو حصہ ہوتا ہے وہ اسے جلا دیتی ہے اور اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس نے صرف سورۃ تبارک پڑھی ہو تو جب ملائکہ سر کی طرف سے آئیں گے تو وہ کہے گی کہ یہ تو مجھے پڑھتا تھا اور پاؤں کی طرف سے آئیں گے تو وہ کہے گی کہ یہ مجھے پڑھتے ہوئے کھڑا رہتا تھا اور پیٹ کی طرف سے آئیں گے تو وہ کہے گا کہ یہ مجھے یاد رکھتا تھا۔“

سورة الم تنزیل کا بارگاہِ الہی میں اصرار کرنا

دارمی نے اپنی "مسند" میں خالد بن معدان سے روایت کیا کہ :-
 "الم تنزیل قبر میں قبر والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی کہ الہی! اگر میں
 تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور
 اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹادے اور پرندہ
 کی طرح اپنے پر اس پر چھالے گی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کا عمل

ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
 "حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو مسلسل الم تنزیل اور
 سورہ تبارک پڑھ کر سوتے تھے۔"

قبر سے کالے کتے کا نمودار ہونا

روض الریاحین میں بعض مینی نیک لوگوں سے روایت ہے کہ :-
 "ایک دفعہ وہ ایک میت کو دفن کر کے واپس ہونے لگے تو انہوں
 نے قبر میں مار پٹائی کی آواز سنی۔ پھر قبر سے ایک کالا کتا نمودار ہوا
 شیخ نے کہا کہ تیری خرابی ہو تو کون ہے اس نے کہا کہ میں میت کا
 عمل ہوں۔ شیخ نے کہا کیا یہ تجھے مارا جا رہا تھا یا میت کو۔ اس نے کہا
 کہ سورہ یسین اور دیگر سورتیں اس کے پاس تھیں وہ میرے اور اس کے
 مابین حائل ہو گئیں اور مجھے پٹائی کر کے بھگا دیا۔"

پہل صراط سے آسانی سے گزرنے کا نسخہ

اصبہانی نے "ترغیب" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کیا کہ :-

"جو شخص بروز جمعہ المبارک بعد از نماز مغرب دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اذانِ لیلت پندرہ دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر سکرات اور قبر کا عذاب آسان فرمائے گا اور بروز عشرہ آسانی سے پل صراط سے گزر سکے گا۔"

جمعہ کے دن کی موت عذابِ قبر سے رہائی

ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ :-

"جس نے بروز جمعہ وفات پائی وہ عذابِ قبر سے نجات پا گیا۔"

حضرت انس کی دوسری روایت

بیہقی نے کہا کہ ابن رجب نے بسند ضعیف حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

"ماہِ رمضان المبارک میں مُردے قبر کے عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔"

مردوں کی مختلف حالتوں کا مشاہدہ کرنا
روض الریاحین میں کسی صالح شخص نے روایت کیا کہ :-

”انہوں نے ایک دن بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ وہ انہیں قبر والوں کے مقامات کا مشاہدہ کرائے۔ تو ایک روز کیا دیکھا کہ قبریں پھٹ گئیں۔ اب ان میں کچھ مردے تو ریشم پر سو رہے ہیں، کچھ دیبا پر، کچھ پھولوں کی سیج پر اور کچھ تختوں پر، کچھ بنس رہے ہیں اور کچھ رو رہے ہیں۔ تو میں نے عرض کی الہی! اگر تو چاہتا تو ان سب کو ایک ہی مقام عطا فرماتا تو اہل قبور سے کسی ایک نے باواز بلند کہا کہ اے فلاں! یہ قبریں اعمال کی منازل ہیں جو سندس نشین ہیں وہ خوش خلق تھے جو حریر و دیبا نشین ہیں وہ شہداء ہیں۔ جو پھولوں کی سیج پر سونے والے ہیں وہ روزہ دار ہیں اور اہل تخت۔ اللہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔ رونے والے گنہ گار ہیں اور ہنسنے والے تائب ہونے والے ہیں۔“

احوالِ میت

کلمہ گو پر انعاماتِ ربّانی

طبرانی، ابو یعلیٰ اور بیہقی نے شعب میں اور اصہبانی نے ترغیب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التیمۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔
 ”کلمہ پڑھنے والا بوقت نزع، قبر اور حشر میں وحشت سے محفوظ رہے گا۔“

مسلمان کیلئے باعثِ انسِ نُسُخہ

ابو القاسم جبلی نے دیباج میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 ”حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ اہل اسلام کے لیے لا الہ الا اللہ بوقت نزع، قبر میں اور قبر سے نکلنے وقت انس کا موجب ہے۔“

انبیاء زندہ ہیں

ابو یعلیٰ اور بہیقی نے اور ابن مندہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ :-
 ” انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں۔“

حضرت موسیٰ کا قبر میں نماز پڑھنا

مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
 ” حضور سید عالم نور مجسم روح ایمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔“

ثابت بنانی کا بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرنا

ابن سعد نے ”طبقات“ میں اور ابن ابی شیبہ نے ”مصنف“ میں اور امام احمد نے ”زہد“ میں عفان بن مسلم سے روایت کیا کہ :-
 ” انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا کہ ثابت بنانی نے بارگاہِ الہی میں دُعا کی الہی! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دے تو مجھے دے۔“

ثابت بنانی کا قبر میں نماز پڑھنا

ابو نعیم نے یوسف سے انہوں نے عطیہ سے روایت کیا کہ :-

”انہوں نے کہا کہ میں نے ثابت کو حمید طویل سے کہتے ہوئے سنا کہ اے
حمید! کیا تجھے کوئی ایسی حدیث یاد ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ
انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا دوسرے لوگ بھی اپنی قبور میں نماز
پڑھتے ہیں۔ وہ بولے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ثابت نے بارگاہِ
الہی میں دعا کی، الہی! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے
تو ثابت کو ضرور دینا۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں اللہ وحدہ لا شریک کی قسم
کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ثابت بنانی کو قبر میں اتارا میرے ساتھ
حمید بھی تھے۔ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر
پڑی اور میں نے ثابت کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے
بارگاہِ الہی میں اُن کی دعا مقبول ہوئی۔“

قبر میں قرآن خوانی ہونا

ابن جریر نے ”تہذیب الآثار“ میں اور ابو نعیم نے ابراہیم بن صممہ نہلی سے
روایت کیا کہ:-

”وہ کہتے ہیں کہ مجھے صبح کے وقت قلعہ کے پاس سے گزرنے والوں نے
بتایا کہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے قریب سے گزرتے ہیں تو
قرآن خوانی کی آواز آتی ہے۔“

ابو حماد گورکن کا بیان

ابن مندہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابو حماد جو کہ ایک صالح اور پرہیزگار گورکن
تھا اُس نے بتایا کہ:-

”جمعة المبارک کے دن میں دوپہر کے وقت قبرستان میں گیا تو جس قبر کے قریب سے گزرا قرآنی خوانی کی آواز سماعت کی“

قبر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز آنا

ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک صحابی نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگایا اور انہیں علم نہ تھا کہ یہ قبر ہے تو انہوں نے سنا کہ قبر کے اندر کوئی شخص سورۃ ملک پڑھ رہا ہے جب وہ پوری سورت پڑھ چکا تو وہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورۃ عذاب سے نجات دلانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر شبت فرمانا

ابو قاسم سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :-
 ”اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس امر پر ہر شبت فرمادی ہے کہ مردے اپنی اپنی قبر میں قرآن خوانی کرتے ہیں کیونکہ آپ نے اپنے صحابی کی تردید نہ فرمائی“

بہشتیوں کیلئے نعمت عظمیٰ

حافظ زین الدین بن رجب نے ”کتاب اہل القبور“ میں رقم کیا کہ :-
 ”بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بعض صالح بندوں کو قبروں میں نیک کام کرنے کی توفیق دیتا ہے لیکن اس کام کا انہیں ثواب نہیں ملتا اس لیے کہ

دار العمل منقطع ہو چکا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ وہ یاد الہی اور اس کی اطاعت سے لذت حاصل کرے جس طرح کہ فرشتے اور بہشتی بہشت میں حاصل کریں گے کیونکہ اللہ کا ذکر بہشتیوں کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے۔

قبر کی اینٹ سے مشک کی خوشبو کا حصول

ابوالحسن بن برار نے ”کتاب الروضہ“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔
 ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کا نام ابراہیم تھا قبر بنانے کا کام کرتا تھا، نے مجھے اطلاع دی کہ مجھے قبر کھودتے وقت ایک اینٹ ملی۔ اب جو میں نے اُسے سونگھا تو اس میں مشک کی خوشبو مہک رہی تھی۔ میں نے قبر کے اندر دیکھا تو ایک بزرگ آدمی بیٹھا قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔“

ابوالحسن سامری کا بیان

ابن رجب نے اپنی سند سے بیان کیا کہ:۔
 ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک پرہیزگار آدمی جس کا نام ابوالحسن سامری تھا اور سامرہ کے خطیب تھے۔ انہوں نے سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھاتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں سے ہر روز سورۃ تبارک اور سورۃ الملک پڑھنے کی آواز سنتے ہیں۔“

ابوبکر بن مجاہد کا قبر میں قرآن خوانی کرنا

حافظ ابوبکر خطیب نے اپنی سند سے روایت کیا کہ عیسیٰ بن محمد نے کہا کہ:۔
 ”ایک دن میں نے ابوبکر بن مجاہد کو خواب میں دیکھا کہ پڑھ رہے ہیں

میں نے کہا کہ آپ تو مر چکے ہیں کیسے پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی! تو مجھے قبر میں قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرما، اس لیے مجھے یہ توفیق حاصل ہے کہ میں قبر میں قرآن خوانی کرتا ہوں۔“

قبر میں مومن کیلئے مصحف کا حصول

خلال نے کتاب السنۃ میں اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ:۔
”مومن کو قبر میں ایک مصحف دیا جاتا ہے جس کو دیکھ کر وہ پڑھتا ہے۔“

حافظ ابو العلاء ہمدانی کی دعا کی مقبولیت

حافظ ابو العلاء ہمدانی کو ان کے وصال کے بعد کسی نے ایک ایسے شہر میں دیکھا کہ جس کے درو دیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے ہیں تو ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ:۔

”میں نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں ایسے ہی مجھے عقبیٰ میں بھی مصروف رکھنا۔ تو اب یہ مصروفیت مجھے یہاں حاصل ہو گئی ہے۔“

آرواح کی آمد و رفت

ابن مندہ، ابو احمد اور حاکم نے کئی میں بسند ضعیف روایت کیا کہ:۔
”طلحہ بن عبید اللہ نے کہا میرا کچھ مال جنگل میں تھا پھر میں وہاں گیا۔ اتفاقاً

رات ہو گئی تو میں عبد اللہ بن عمرو بن عزام کی قبر کے پاس لیٹ گیا تو میں نے قرآن مجید کی بہترین آواز میں تلاوت سنی۔ پھر میں نے یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عبد اللہ کی آواز تھی۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان لوگوں کی ارواح قبض فرما کر یا قوت و زبرد کی قندیلوں میں لیکر جنت کے بیچ میں لٹکا دی ہیں۔ جب رات ہوتی ہے تو ان کی ارواح واپس کر دی جاتی ہیں اور پھر صبح کو ان کو ان کے مقام پر واپس کر دیا جاتا ہے۔“

حارثہ بن نعمان کا جنت میں قرآن پڑھنا

نسائی، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔۔۔
 ”میں سو گیا اور اپنے آپ کو بہشت میں پایا تو میں نے ایک قاری کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کذالک البتہ یعنی یہ حال ہے فرمانبردار کا۔ اور اسی طرح فرمانبردار شخص کو جزا ملتی ہے۔“

فرشتوں کا قبر میں قرآن یاد کرانا

ابن ابی الدنیا نے یزید قاشی سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ:۔۔۔
 ”جب مومن وفات پا جاتا ہے اور قرآن کا کچھ حصہ پڑھنے سے رہ

جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ مقرر فرمادیتا ہے کہ وہ قیامت تک اُسے قرآن مجید یاد کرائیں تاکہ وہ بروز محشر حفاظ کے ساتھ اُسٹھے۔

بلخ کے ایک شیخ کا قبر میں قرآن پڑھنا

ابن مندہ نے عاصم سقطی سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ:۔
 ”ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سوراخ تھا اس میں
 نے جب دیکھا تو ایک شیخ جو سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا قرآن مجید
 پڑھنے میں مصروف تھا۔“

نیشاپور کے گورکن کا قبر میں تلاوت قرآن کرنا

ابن مندہ نے ابوالنضر نیشاپوری سے روایت کیا کہ:۔
 ”یہ نہایت پرہیزگار اور بخدار سیدہ گورکن تھی۔ انہوں نے ایک
 قبر کھودی لیکن اس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو انہوں نے
 دیکھا نہایت خوبصورت کپڑے اور بہترین خوشبو والا جوان اس میں پائی
 مارے بیٹھا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے۔ نوجوان نے اس
 کی طرف دیکھ کر کہا کہ محشر کا میدان برپا ہو گیا۔ میں نے کہا نہیں۔ تو اُس
 نے کہا کہ جہاں سے مٹی ہٹائی سٹی وہیں رکھ دو۔ تو انہوں نے وہیں
 مٹی رکھ دی۔“

قبر ایک بہترین ٹھکانہ ہے؟

ابن ابی الدنیانے ”قبور“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔

” جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی قبر اُس کے لیے ایک بہترین ٹھکانہ ہے۔“

مردوں کا قبور میں باہم ملاقات کرنا

حارث بن اُسامہ نے اپنی سند سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
” اپنے مردوں کو بہتر کفن دیا کرو کیونکہ قبور میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔“

مردے کا مردے کو کفن پہنچانا

ابن ابی الدنیانے ”کتاب المناجات“ میں اپنی سند سے راشد بن سعد سے روایت کیا کہ :-

” ایک شخص کی بیوی فوت ہو گئی تو اُس نے خواب میں بہت سی مستورات کا مشاہدہ کیا لیکن اس کی بیوی نظر نہ آئی۔ اُس نے ان مستورات میں اپنی بیوی کے نہ آنے کا سبب پوچھا تو ان مستورات نے کہا کہ تم نے اُس کے کفن میں کوتاہی کی اس لیے وہ اب آنے میں شرم محسوس کرتی ہے وہ شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی نیک صالح آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری پرزاع کا عالم طاری ہو گیا۔ اُس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں۔ انصاری نے کہا کہ اگر مردہ مردے کو پہچان سکتا ہے تو میں تمہاری بیوی تک کفن پہنچا دوں گا۔ چنانچہ یہ شخص دوز عفرانی رنگ کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے۔ اب جو رات کو خواب میں دیکھا تو وہ عورت زعفرانی رنگ کے لباس میں ملبوس ہے۔“

پرانے کفن پر نیا کفن دینا

ابن ابی شیبہ نے عمیر بن اسود سے روایت کیا کہ :-
 ”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ کو وصیت کر کے
 چلے گئے۔ بیوی نے ان کے جانے کے بعد انتقال کیا تو لوگوں نے
 انہیں دو کپڑوں میں دفن کر دیا۔ اب جب وہ واپس آئے تو
 انہوں نے پوچھا کہ میری زوجہ کو کیسا کفن دیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ پرانے
 دو کپڑے کفن میں دیتے۔ پھر انہوں نے انہیں نکال کر بہتر کفن دیا
 اور کہا کہ اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ یہ اسی کفن میں اٹھیں گے۔“

قبر میں میت سے سابقہ مردوں کا حال دریافت کرنا

ابن ابی الدنیا نے شعبی سے روایت کیا کہ :-
 ”جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے سابقہ مردہ رشتہ دار
 اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں و فلاں کو کس حال میں چھوڑ کر
 آئے ہو۔“

نیک لڑکے کی مردہ باپ کو خوشخبری دینا

مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ :-
 ”جب کسی مردہ کا لڑکا نیک ہوتا ہے تو قبر میں مردے کو اس کی
 خوشخبری دی جاتی ہے۔“

شہید کے پاس کتاب کالا یا جانا

سُدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم وَیَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَدْخَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ وَوَدَّعَىٰ اَنْ لُّوْکُوْلَ کِی خُو شَجْرِیَاں پاتے
ہیں جو اُن سے ابھی تک نہیں ملے اکی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شہید کے
پاس ایک کتاب لائی جائے گی جس میں اُن لوگوں کے نام تحریر ہوں گے جو اس
سے ملاقات کرنے کے لیے جلد ہی آنے والے ہوں گے۔ وہ یہ دیکھ کر خوش ہوگا
بالکل اسی طرح جیسے اہل دنیا اپنے کسی مسافر کی آمد سے خوش ہوتے ہیں۔

قبر میں متقی کی طرح سونا

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :-

”مومن کو قبر میں کہا جائے گا کہ تو متقی کی طرح سو جا۔“

حضرت ابن عباس کی قبر میں پرندہ کا داخل ہونا

ابن عساکر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طائف میں انتقال فرمایا
تو اُن کے جنازے میں میں نے بھی شرکت کی تو میں نے ایک سفید
پرندہ دیکھا جو اُن کے ساتھ ہی قبر میں داخل ہو گیا اور پھر میں نے اُسے
باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب انھیں دفن کیا گیا تو کسی نے یہ آیت
پڑھی يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اور پڑھنے والا نظر نہ آیا“

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب

ابن عساکر نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :-

”میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ آپ وحیہ کلبی سے کلام فرما رہے ہیں تو میں نے بہتر نہ سمجھا کہ آپ کی گفتگو کو کاٹوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری نگاہ جاتی رہے گی اور موت کے قریب اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ واپس کر دی جائے گی چنانچہ جب انھیں غسل کے تختہ پر رکھا گیا تو ایک سفید رنگ کا پرندہ آیا اور کفن میں داخل ہو گیا تو عکرمہ حیرت سے بولے یہ کیا ہے۔ جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو یہ آیت سنی گئی یا آیتھا النفس المطمینة الخ“

حضرت حذیفہ بن یمان کا وصیت کرنا

ابن ابی الدنیا، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا کہ :-

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ میرے کفن کے لیے دو کپڑے خرید لینا زیادہ ارزا نہ ہوں اگر میں نیک ہوں گا تو اس سے بہتر پہنا دیئے جائیں گے ورنہ وہ بھی جلدی چھین لیے جائیں گے۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

ابن ابی الدنیا نے یحییٰ بن راشد سے روایت کیا کہ :-

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے وصال کے بعد میرا کفن زیادہ قیمتی نہ رکھنا کیونکہ اگر اللہ نے چاہا کہ میں صالح ہوں گا تو مجھے اس سے بہتر کفن دے دیا جائے گا ورنہ یہ بھی جلد چھین لیا جائے گا اور قبر کھودنے میں جلدی نہ کرنا کیونکہ اگر اللہ نے میرے لیے بھلائی لکھی ہے تو اسے حدنگاہ تک وسیع کر دیا جائے گا ورنہ تنگ کیا جائیگا کہ میری پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف نکل جائیں گے“

حضرت ابو بکر کی وصیت

عبد اللہ ابن احمد نے ”زوائد الزہد“ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمائی کہ ان دونوں کپڑوں کو دھولینا اور یہ ہی میرا کفن ہوں گے کیونکہ تمہارے والد کو یا تو اس سے بہتر کفن دیا جائے گا یا یہ بھی چھین لیا جائے گا“

حضرت ابوذر غفاری کے باپ کی وصیت

سعید بن منصور نے عائشہ بنت ابہان بن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ :-

”میرے والد نے وصیت کی تھی کہ میرا کفن میری قمیص نہ ہو۔ لیکن جب اُن کا انتقال ہوا، ہم نے ان کی قمیص ہی میں انہیں دفن دیا۔ اب جو صبح کو

دیکھا تو وہ قمیص کھوٹی پر ہلکی ہوئی ہے۔"

کفن کا مردہ کے جسم سے واپس آنا

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں خلف بردانی سے روایت کیا کہ :-
 "ایک شخص نے وفات پائی۔ جب کفنوں میں سے ایک کفن کا اس کے لیے چناؤ کیا گیا تو وہ کچھ کفن زیادہ تھا لوگوں نے کچھ کفن کاٹ لیا تو اُسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے میرے کفن میں بخل کیا لیکن میرے رب نے مجھے لمبا کفن عطا کر دیا۔ یہ کہا اور کفن واپس کر دیا۔ اب جب صبح کو دیکھا تو دوسرے کفنوں میں وہ کفن بھی پایا گیا جو اُسے زیب تن کیا گیا تھا۔"

قبر سے مردہ کا غائب ہو جانا

ابو نعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ :-
 "طاؤس نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب تم مجھے دفن کر دو تو کچھ دیر بعد مجھے قبر میں دیکھنا اگر میں اس میں نظر نہ آؤں تو الحمد للہ کہنا ورنہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ دینا تو ان کے فرزند کا کہنا ہے کہ میں نے ان کی وصیت کے مطابق انھیں بعد از دفن قبر میں دیکھا تو انھیں قبر میں غائب پایا اور ان کے فرزند کے چہرے پر اظہارِ مسرت تھا۔"

علاء بن خضرمی کا قبر سے غائب ہو جانا

بیہقی نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے علامہ بن خضرمی کی کمان میں ایک لشکر تیار کیا۔ میں نے بھی اس جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم واپس ہوئے تو ان کا وصال ہو گیا۔ ہم نے انھیں دفن کر دیا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ یزیدین مردوں کو قبول نہیں کرتی باہر پھینک دیتی ہے، ایک دو میل دور فاصلہ پر دفن کر دو تو بہتر ہے۔ چنانچہ ہم نے انھیں قبر سے نکالنا شروع کیا اب جب حد تک پہنچے تو وہ قبر سے غائب تھے اور حدنگاہ تک قبر کشادہ تھی اور نور سے روشن تھی۔ ہم نے مٹی اسی طرح ڈال دی اور وہاں سے نکل آئے۔“

دفن سے پہلے میت کا غائب ہو جانا

ابو الحسن بن بشیر ان نے اپنی سند سے عبد العزیز بن ابی وراہ سے حکایتاً

بیان کیا کہ :-

”مکہ مکرمہ میں ایک صابغ مستور ہر روز بارہ ہزار دفعہ بیح پڑھتی تھی۔ جب اُس نے وصال فرمایا تو لوگ اسے قبر تک لے گئے۔ جب قبر کے قریب پہنچے تو وہ لوگوں کے ہاتھوں سے غائب ہو گئی۔“

گزبن دبرہ کی آمد پر مسرت کا اظہار کرنا

ابونعیم نے روایت کیا کہ :-

”جب گزبن دبرہ نے وصال فرمایا تو ایک شخص نے مشاہدہ کیا کہ مردے قبروں پر نئے کپڑے زیب تن کیے بیٹھے ہیں تو اس نے سابقہ مردوں سے

پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اہل قبور نے کر بن
دبرہ کی آمد کی خوشی میں نئے کپڑے زیب تن کیے ہیں۔“

قبر میں پھولوں کی برسات

ابن ابی الدنیانے ”کتاب الرقۃ والبقا“ میں مسکین بن بکر سے روایت
کیا کہ :-

”ایک شخص مداد عجبی نامی انتقال کر گیا جب اُسے دفن کرنے کے لیے
قبرستان میں لے گئے تو تمام قبر میں پھولوں کی برسات تھی۔ کچھ لوگوں
نے اس میں سے پھول اٹھایے تو وہ پھول ستر دنوں تک تروتازہ
رہے اور لوگ انھیں دیکھتے رہے جب معاملہ وہاں تک پہنچا تو اس
نے لوگوں کو وہاں سے نکال دیا اور تمام پھولوں پر قبضہ کر لیا لیکن اس کے
پاس سے وہ تمام غائب ہو گئے اور معلوم نہ ہوا کہ کہاں چلے گئے اور
کیسے چلے گئے۔“

مردہ کے جسم پر پھولوں کا گلہستہ ہونا

حافظ ابو بکر خطیب نے محمد بن مخلد سے روایت کیا انہوں نے کہا :-
”میری ماں نے وفات پائی تو میں انھیں قبر میں اتارنے کے لیے اُترا
تو میں نے دیکھا کہ قریب والی قبر سے کچھ حصہ کھل گیا اور قبر میں میں نے ایک
شخص کو دیکھا جو نئے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اس کے سینہ پر چنبیلی کے
پھولوں کا ایک گلہستہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے گلہستہ کو اٹھایا تو وہ پھول بالکل
تروتازہ تھے۔ میرے دوسرے ساتھیوں نے بھی اُسے سونگھا اور پھر وہیں

رکھ دیا اور اس سوراخ کو بند کر دیا۔“

مردہ کے سینہ پر پھول ہونا

حافظ ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ :-
 ”امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک کے پاس ایک قبر کھودی
 تو ایک مردے کے سینے پر پھول رکھے ہوئے تھے اور وہ ہل رہے
 تھے۔“

مردہ کی آنکھوں میں سرمہ لگنا

حافظ ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی تاریخ میں روایت کیا کہ :-
 ”بصرہ میں ایک ٹیلہ گر گیا اس میں حوض کی مانند ایک جگہ تھی اس میں
 سات آدمی دفن تھے ان میں سے ہر ایک کا کفن اور بدن درست تھا
 اور مشک کی خوشبو مہک رہی تھی۔ ان میں سے ایک پر جوانی کا عالم
 تھا جس کے سر پر بال تھے اور اس کے ہونٹ تر تھے جس طرح کہ
 ابھی ہی پانی پیا ہے اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ اس کی کوکھ
 میں تموار کا ایک نشان تھا۔ تو بعض لوگوں نے اس کا بال لینا چاہا
 تو وہ بال زندہ انسان کے بال کی مانند مضبوط تھا۔“

قبر سعد میں خوشبو کی مہک

ابن سعد نے طبقات میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
 کیا کہ آنکھوں نے کہا کہ :-

میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں کھدائی کی وقت ساتھ تھا۔ جب ہم
قبر کھودتے تھے تو قبر سے مشک کی خوشبو نکلتی تھی۔

قبر کی مٹی خوشبودار ہونا

ابن سعد نے محمد بن شریح بن جلیل بن حسنہ سے روایت کیا کہ :-
”ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی ایک مٹی مٹی
لی اور قبر میں اسے بنور دیکھا تو مشک تھی۔“

قرآن مجید پڑھنے کے آخری ثمرات

ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا کہ :-
”کسی نے خواب میں ایک شخص کا مشاہدہ کیا تو اس شخص کی قبر سے
خوشبو نہیں آتی تھیں۔ اس سے پوچھا کہ یہ خوشبو نہیں کیسی ہیں تو
وہ بولا یہ قرآن مجید کی تلاوت اور روزوں کی خوشبوئیں ہیں۔“

قبول اسلام کا صلہ

امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا کہ :-

”ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر تھے کہ ایک
اعرابی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اسلام میں داخل فرمائیے۔ اسی
روایت میں ہے کہ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ اپنی سواری
سے گرا اور وفات پا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا کام اور نعمتیں کثرت

سے حاصل کیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ سمجھو کامر گیا۔ بیشک میں نے اس کی دونوں بیویوں کو جنت میں دیکھا جو کہ حوریں تھیں وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل رکھ رہی تھیں۔"

ملائکہ کے ساتھ پرواز

ترمذی و حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
 "میں نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہشت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا۔"

حضرت حمزہ کا بہشت میں ٹیک لگانا

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-
 "آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔"

آرواح کیلئے عذاب و ثواب کا حصول

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-
 "آپ ایک قبرستان میں گئے تو دیکھا کہ ایک کھوپڑی ظاہر ہے تو آپ نے حکم دیا کہ اسے پھپھو دیا جائے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ان ابدان

کو کوئی چیز مضر نہیں، یہ تو ارواح ہی ہیں جن کو عذاب و ثواب ہوتا ہے۔

سر بطور تحفہ پیش کیا جانا

ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیائے "کتاب الفقراء" میں صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

"میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی جب کہ حجاج نے میرے بیٹے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھانسی دی تو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئے اور تعزیت کے طور پر کہا کہ تم صبر کرو کیونکہ یہ جسم کچھ بھی نہیں بیشک ارواح اللہ کے پاس ہیں تو میں نے کہا کہ میں صبر کیوں نہ کروں کبھی بن زکریا کا سر ایک زانیہ کو تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔"



مقام شہید

شہید کے خون کی اہمیت و افادیت

ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور
پر نور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:

”شہید کا خون زمین پر گرنے کے بعد خشک ہونے سے پہلے اس کی ہشتی

دونوں بیبیاں اس کا استقبال کرتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے

ہاتھ میں ہشتی چلے ہوتے ہیں جو تمام دنیا کی نعمتوں سے برتر ہیں۔“

معصیت کا معاف ہو جانا

طبرانی، بزار اور بیہقی نے ’بعث‘ میں یزید بن شجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کیا کہ:

”شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہو

ہو جاتے ہیں۔

حُوروں کا پھرہ کی مٹی صاف کرنا

پھر اس کی دو بیبیاں حوریں آکر شہید کے پھرے کی مٹی صاف
کرتی ہیں

جنتی گھاس کے حُلّے

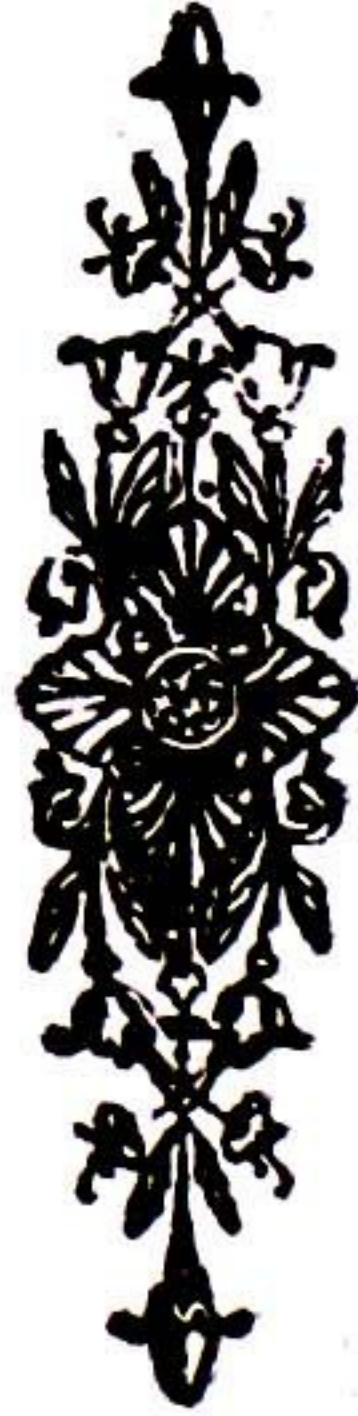
پھر شہید کو سو حُلّے جنتی گھاس سے بنے ہوئے پہنائے جاتے
ہیں وہ اس قدر لطیف ہوتے ہیں کہ اگر ڈو انگلیوں میں رکھے
جائیں تو ان میں سما جائیں۔

حُور اور اُونی جبّہ

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-
”ایک سیاہ نام شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا یا رسول
اللہ! اگر میں جنگ کروں اور مارا جاؤں تو میرا کیا مقام ہوگا؟ آپ
نے فرمایا تمہارا مقام جنت میں ہوگا۔ وہ جنگ میں گیا اور شہید ہو گیا
تو آپ اس کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے پھرے
کو منور کر دیا اور تیرے اندر خوشبو پیدا فرمادی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اُسے جنت میں دیکھا
کہ اس کی حُور بیوی اس کے اُونی جبّہ کے بارے میں دل لگی کر رہی تھی
اور کبھی وہ اس کے جبّہ میں چھپ جاتی تھی۔“

حُور شہید کی رفاقت میں

بیہقی نے بسند حسن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-
 "ایک اعرابی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے شہید ہو گئے
 تو آپ اُس کے سرہانے خوش ہو کر بیٹھ گئے اور مسکرا نے لگے پھر
 اس سے منہ پھیر لیا گیا تو آپ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ
 نے فرمایا کہ خوش ہونا تو اس لیے تھا کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اس کا مرتبہ کس قدر بلند فرمایا اور منہ اس لیے پھیرا کہ اس کی بیوی حُور
 اس کے پاس ہے۔"



زیارتِ قبور

زیارت سے انس کا حصول

ابن ابی الدنیا نے "کتاب القبور" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
 "جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو
 تو وہ اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اس کی باتوں کا جواب
 دیتا ہے"

صاحبِ قبر کی معرفت

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے "شعب" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

”جب کوئی مسلمان اپنے جانے پہچانے شخص کی قبر کے قریب سے گزرتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے تو صاحبِ قبر اسے جواب دیتا ہے اور اسے پہچان کر سلام بھی کرتا ہے۔“

اہل قبور کا سلام کی آواز سن کر جواب دینا

عقیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ:۔

”میں قبرستان سے گزرتا ہوں تو کیا کوئی کلام ہے جو مردوں سے کروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہہ دیا کرو **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ**۔ ابو زبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابو زبیر کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے بجائے انھیں کی تعداد میں فرشتے تمھیں جواب دیں اور جواب نہیں دے سکنے سے مراد ایسا جواب ہے جس کو انسان اور جنات نہ سنیں ورنہ وہ جواب ضرور دیتے ہیں۔“

حضرت عائشہ صدیقہ کا حجرہ شریف کی زیارت کرنا

احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:

”میں اپنے حجرے میں کپڑا اتار کر داخل ہو جاتی اور کہتی کہ ان میں ایک میرے شوہر ہیں اور دوسرے والد لیکن جب حضرت عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے تو میں احتیاط سے کپڑا اوڑھ کر داخل
ہونے لگی اور یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرم کرنے
کی وجہ سے تھا۔

مردوں کا جواب دینا

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کیا کہ :-

”حنوز پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد سے واپسی پر حضرت مصعب
بن عمیر رضی اللہ عنہ اور اُن کے رفقاء کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا میں
گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہو، تو اے
لوگو! ان سے ملاقات کرو، انھیں سلام کرو کیونکہ یہ قیامت تک
جواب دیتے ہیں۔“

مردے کا اُنس ہونا

اربعین طائفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ :-

”میت کو سب سے زیادہ اُنس اس شخص کے آنے سے ہوتا
ہے جو اس کا دنیا میں بہترین دوست ہو۔“

میت کو صاحبِ زیارت کا علم ہونا

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ”شعب“ میں محمد بن واسع سے روایت

کیا کہ :-

”مُروے کو اپنے زیارت کرنے والوں کا علم جمعہ کے روز اور ایک دن بعد تک بھی ہوتا ہے۔“

جمعہ کے اثرات کا فائدہ

ابن ابی الدنیا نے ضحاک سے روایت کیا کہ :-

”جس نے سینچر کے دن سورج کے نکلنے سے پہلے کسی کی زیارت کی تو میت کو اُس کا علم ہوتا ہے۔ اس سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ یہ اس لیے کہ ابھی جمعہ کے اثرات باقی رہتے ہیں۔“

انبیاء کی ارواح کی کیفیت

بیہقی نے ”کتاب الاعتقاد“ میں کہا کہ وصال کے بعد انبیاء علیہما السلام کی ارواح کو واپس کر دیا گیا ہے اور وہ شہداء کی ارواح کی مانند اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔“

أرواح کی اقسام

ابن قیم نے ارواح کا آپس میں ملاقات کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ارواح دو قسم پر مشتمل ہیں۔ کچھ ارواح تو وہ ہیں جو مبتلائے عذاب ہیں انہیں تو ملاقات کرنے کی اجازت نہیں اور کچھ وہ ہیں جو انعامات و اکراماتِ خداوندی میں ہیں تو وہ آزاد ہیں باہم ملاقات کرتی ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہو چکا ہے اس پر بحث کرتی ہیں اور جو کچھ اہل دنیا کرتے ہیں اس کے بارے میں سبھی گفتگو کرتی ہیں۔

رُوحِ مُحَمَّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوح مبارک رفیقِ اعلیٰ میں ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ حضرات انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے اور یہ حضرات بہت ہی بہتر ساتھی ہیں۔ یہ ساتھ دنیا میں بھی ہے، برزخ میں بھی ہے اور عقبیٰ میں بھی ہے۔ انسان ان تینوں ادوار میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ جس سے اُسے پیار ہوگا۔

ایک بزرگ کا قبر میں تخت پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا

سہیلی نے ”دلائل النبوة“ میں بعض صحابہ کرام سے روایت کیا کہ:۔
 ”ایک شخص نے ایک قبر کھودی اس میں ایک روشن دان دوسری قبر کی طرف کھل گیا اب جو انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ایک بزرگ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے قرآن مجید پڑا ہوا ہے اور اس کے سامنے ہی سبز رنگ کا روضہ ہے۔ یہ سر زمین احد کا واقعہ ہے اور اس شخص نے شہادت کا جام نوش فرمایا تھا کیونکہ اس کے چہرے پر زخم تھے۔“

مردہ کا زندہ کو تلقین کرنا

شیخ نجم الدین اصبہانی نے کہا کہ:۔
 ”میں ایک شخص کے دفن ہوتے وقت وہاں موجود تھا کہ مردہ کو کلمہ کی تلقین کے لیے ایک شخص بیٹھا اور اسے تلقین کرنے لگا تو میت بولی کہ اے لوگو! اس بات پر تعجب ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے۔“

قبر سے کلمہ شریف کی آواز آنا

ابن رجب نے اپنی سند سے معافی بن عمران کے بارے میں نقل کرتے ہوئے

کہا کہ :-

”ایک شخص معافی بن عمران کی قبر پر تلقین کے لیے کلمہ پڑھنے لگا تو
قبر سے بھی کلمہ کی آواز آنے لگی۔“

بہشتی کی آواز سماعت کرنا

یافعی نے محب طبری سے روایت کیا کہ :-

”میں شیخ اسمعیل حضرمی کے ہمراہ زبیدہ کے قبرستان میں تھا تو مجھ سے
شیخ نے کہا اے محب! تم مردوں کے کلام کرنے پر ایمان رکھتے
ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں ایمان رکھتا ہوں۔ تو وہ بولے کہ یہ صاحب
قبر کہتا ہے کہ میں بہشتی ہوں۔“

قبر پر رونے اور سنسنے کی کیفیت

شیخ اسمعیل حضرمی سے مروی ہے کہ :-

”وہ ایک قبرستان سے گزرے اور ایک قبر پر کھڑے ہو کر بہت روئے
اور کچھ دیر بعد پھر سنسنے لگے۔ تو ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے
فرمایا کہ مجھے اس قبرستان والوں کا حال معلوم ہوا تو پتہ چلا کہ یہ بے تلافی
عذابِ قبر تھے تو میں نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
آہ وزاری کی تو مجھ سے کہا گیا کہ جاؤ ہم نے ان لوگوں کے بارے

میں تمہاری شفاعت قبول کر لی تو اس قبر والی عورت بولی اے نقیبہ
اسمعیل! میں ایک گانے بجانے والی عورت تھی کیا مجھے بھی رب نے
بخش دیا۔ تو میں نے کہا ہاں تیری بھی مغفرت ہو گئی کیونکہ تو بھی انہیں
میں سے ہے۔ اس وجہ سے میں ہنس پڑا۔“

شیخ کی انگلی کا کمال

شیخ عبد الغفار نے توحید میں رقم کیا کہ :-
”مجھے قاضی بہاؤ الدین نے خبر دی کہ شیخ امین الدین جبریل ان کے
ساتھ تھے وہ قاہرہ میں داخل ہونے سے پہلے وصال فرما گئے۔ اب
جب ان کی میت کو لے کر قاہرہ میں داخل ہونے کا قصد کیا تو اہل شہر
نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی انہوں نے کہا شہر میں مردوں
کا داخلہ بند ہے۔ تو شیخ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر انگلی اٹھائی اور ہم
شہر میں داخل ہو گئے۔“

قبر پھٹنا اور مردے کا کلام کرنا

یافعی نے ایک شخص سے روایت کیا کہ :-
”اُس نے کہا کہ میں نے قرافہ کے مقام پر ایک نوجوان سے بڑا کام کرنے
کا قصد کیا تو وہ بولا کہ میں یہاں ہرگز کوئی بڑا کام نہ کروں گا کیونکہ میں نے
ایک دفعہ یہاں ایسا کیا تھا تو ایک قبر پھٹ پڑی تھی اور مردہ نے کلام کرتے
ہوئے کہا کیا تجھے خدا سے شرم نہیں آتی۔“

عبدالرحمن کا شہید کی تائید کرنا

یافعی نے بیان کیا کہ عبدالرحمن نوید نے فرمایا کہ :-
 ”جب میں منصورہ میں تھا اور انگریزوں نے مسلمانوں کو گرفتار کر لیا
 تو عبدالرحمن نے ایک دن یہ آیت پڑھی لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْهُمْ أَعْيُنٌ رَّاكَ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ
 پھر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جب شہادت ہو گئی تو ایک انگریز
 آیا اور اس کے پاس ایک چھوٹا سا نیزہ تھا وہ نیزہ انگریز نے آپ
 کے جسم پر رسید کیا اور کہا کہ اے مسلمانوں کے عالم تو کہتا تھا
 کہ شہدائے زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے تو عبدالرحمن نے اپنا
 سر اُپر اٹھا کر کہا ہاں رب کعبہ کی قسم شہدائے زندہ ہیں۔ یہ کلام سن کر انگریز
 اپنے گھوڑے سے اُترا اور شیخ کے ماتھا کو بوسہ دیا اور اپنے ہمراہی سے
 بولا کہ ان کی میت کو وطن لے چلو۔“

مردہ کا مسکرا کر کلام کرنا

رسالہ قشیریہ میں شیخ ابوسعید سے مروی ہے کہ :-
 ”میں نے باب بنی شیبہ کے پاس ایک نوجوان کو مردہ حالت میں پایا۔
 جب میں نے اُسے دیکھا تو وہ میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا اور کہنے لگا
 کہ اے ابوسعید! شہدائے زندہ ہیں وہ تو صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ
 انتقال کرتے ہیں۔“

مردہ کا زندہ کی ادا کرنا

رسالہ قشیریہ میں شیخ علی دودباری سے روایت ہے کہ :-

”انہوں نے ایک فقیر کو دفن کیا اور دفن کرتے وقت اس کے سر سے کفن ہٹایا اور اس کا سر مٹی پر رکھا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی غربت پر رحم فرمائے تو اُس نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا اور کہا کہ جناب مجھے اس کے سامنے ذلیل نہ کیجئے جس نے مجھے راہ دکھائی ہے تو میں نے کہا اے میرے سردار! کیا موت کے بعد بھی جیاتی ہے۔ تو وہ بولا میں بھی زندہ ہوں اور ہر ایک محب الہی زندہ ہے اور کل میں تمہارا معاون بنوں گا۔“

ایک کفن چور کا توبہ النصوح کرنا

رسالہ قشیریہ میں مرقوم ہے کہ :-

”ایک کفن چور تھا۔ ایک مستور نے وفات پائی اور وہ کفن چور اُس مستور کی نماز جنازہ میں شامل ہوا تاکہ ہمراہ جا کر اس کی قبر کا سراغ لگائے جب رات ہوئی تو اس نے اُس مستور کی قبر کی کھدائی شروع کر دی تو وہ مستور بول پڑی کہ سبحان اللہ! ایک مغفرت شدہ شخص مغفرت شدہ مستور کا کفن چراتا ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ نے مجھے بھی بخش دیا اور انہیں بھی جنہوں نے میرے نماز جنازہ میں شرکت کی اور تو نے بھی شرکت کی۔ کفن چور نے جب یہ سنا تو قبر پر فوراً مٹی ڈال دی اور توبہ النصوح کر لی۔“

مردہ کا حقیقت کی پہچان کرانا

رسالہ قشیریہ میں مرقوم ہے کہ ابراہیم بن شیبان نے فرمایا کہ :-

”ایک فوجان میرا دوست تھا اور اُس کا انتقال ہو گیا تو مجھے اس کے انتقال کا بہت رنج ہوا اور اُس کے غسل کا قصد کیا تو میں نے وہشت کی بنا پر

اُسے الٹی طرف سے غسل دینا شروع کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے
دایاں حصہ دیا۔ میں نے کہا اے بیٹا تو نے حق کا ساتھ دیا اور میں
نے خطا پر عمل کیا۔“

مردہ کا غسل کا انگوٹھا پکڑنا

رسالہ قشیریہ میں ابو یعقوب سوسی سے روایت ہے کہ :-
”میں نے ایک مردہ کو غسل دیا تو اُس مردہ نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا تو
میں نے کہا اے بیٹا! میرا انگوٹھا چھوڑ دو کیونکہ مجھے علم ہے کہ یہ موت
نہیں ہے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال کرنا ہے۔“

محبت الہی کی حیاتی کی کیفیت

رسالہ قشیریہ میں ابو یعقوب سوسی سے روایت ہے کہ :-
”میرا ایک مرید مکہ آیا اور مجھ سے کہنے لگا اے اُستاد! میں کل بوقت
ظہر اس دنیا مے فانی سے کوچ کر جاؤں گا تو یہ دینار لو آدھے میں
میری قبر اور آدھے میں میرا کفن تیار کروانا۔ جب دوسرے دن ظہر کا
وقت ہوا تو اُس نے آکر طواف کیا اور پھر دوڑ کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر بعد
وصال کر گیا۔ جب اُس نے اُسے قبر میں رکھ دیا تو اُس نے آنکھیں کھولیں
تو میں نے اُس سے کہا کہ بعد از موت بھی حیاتی ہوتی ہے تو وہ بولا کہ
میں اللہ کا محب ہوں اور اللہ کا ہر محب ہمیشہ کے لیے حیات ہوتا ہے۔“

سفارش کی مقبولیت
قشیری کا بیان ہے کہ :-

”میں نے ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابو عمر بکندی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کی بڑی حرکت کی بناء پر گھر سے گھسیٹ کر نکال رہے ہیں اور اس کی والدہ آہ و زاری کر رہی ہے اور ان سے سفارش کر رہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو میری طرف سے اس عورت کو ہبہ کر دو۔ کچھ دنوں بعد آپ نے اس کی والدہ کو دیکھا تو اس نوجوان کی کیفیت دریافت کی تو اس نے بتایا کہ وہ تو وفات پا چکا ہے اور اس نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ میری موت کی خبر ہمسایوں کو نہ کرنا تا کہ وہ میری موت کو خوشی کا رنگ نہ دیں اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرے لیے میرے رب سے سفارش کرنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں اس کی قبر سے واپسی کا قصد کیا تو میں نے اس کی آواز سنی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ ماں! اب تو چلی جا کیونکہ میں رب کریم کے پاس پہنچ گیا ہوں۔“

صاحبِ قبر سے بات چیت کرنا

یافعی نے ”کفایۃ المتقہ“ میں مرقوم کیا کہ:۔
 ”ایک صالح شخص نے مجھے بتایا کہ میں کبھی اپنے باپ کی قبر پر جاتا ہوں تو ان سے بات چیت کرتا ہوں۔“

ہاتف کا جواب دینا

ابن ابی الدنیا نے ”کتاب القبور“ میں اپنی سند سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

”ایک قبرستان سے گزرے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ
 نئی خیریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نئی شادیاں کر لی ہیں تمہارے
 گھروں میں دوسرے لوگوں نے سکونت اختیار کر لی ہے اور تمہارا
 مال تقسیم کر دیا گیا ہے تو ایک ہاتھ نے آواز دی اے عمر! ہماری نئی
 خیریں یہ ہیں کہ ہم نے صالح عمل کیے ان کا صلہ یہاں ملا اور جو فی سبیل
 اللہ خرچ کر دیا اُس کا اجر ملا اور جو باقی چھوڑ آئے اُس میں نقصان
 ہی نقصان پایا“

حضرت علی کے سلام کا قبر سے جواب ملنا

حاکم نے تاریخ نیشاپور میں بھیقی نے اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں
 اپنی سند سے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ:-
 ”ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ کے قبرستان
 میں گئے تو آپ نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ وَ
 رَحْمَةُ اللّٰهِ کیا تم ہمیں اپنی خیریں سناتے ہو یا ہم تمہیں اپنی خیریں
 سنائیں۔ راوی کا کہنا ہے کہ ایک قبر سے آواز سنائی دی وَ
 عَلَیْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ یا امیر المؤمنین آپ
 ہمیں بتائیے کہ ہمارے بعد کیا ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری
 عورتوں نے نئے عقد کر لیے ہیں، تمہارا مال تقسیم ہو چکا ہے اور
 بال بچے یتیموں کی فہرست میں شامل ہیں۔ وہ مکان جو تم نے پختگی سے
 تعمیر کیے تھے اب ان پر تمہارے دشمن قابض ہیں۔ اب تم اپنا حال
 سناؤ۔ ایک قبر سے آواز سنائی دی کہ کفن بھٹ چکے ہیں، بال بھر گئے

گئے ہیں۔ کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہیں اور آنکھیں رخساروں پر بہ گئی ہیں اور نتھنوں کا خون پیپ بن گیا، جیسا کیا ویسا پایا اور جو دنیا میں چھوڑ کر آئے اس میں نقصان اٹھانا پڑا اور اعمال کے عوض رہن ہیں۔“

قبر میں ایک شخص کا خضاب لگا کر بیٹھنا

ابن ابی الدنیا نے قبور میں یونس بن ابی فرات سے روایت کیا کہ :-

”ایک شخص کی قبر کھود کر اس کے سائے میں بیٹھ گیا کہ اتنے میں تیز ہوا چلی وہ لیٹ گیا۔ اس نے قریب ہی ایک چھوٹا ساوراخ دیکھا۔ اس نے اپنی انگلی سے اس عوراخ کو بڑا کیا تو اس میں ایک قبر تھی اور حدنگاہ تک کشادہ تھی اور اس میں ایک بزرگ خضاب لگائے بیٹھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ابھی کنگھی کی ہے۔“

قبر سے سلام کا جواب سننا

ابن جریر نے ”تہذیب الآثار“ میں اور ابن ابی الدنیا نے ”کتاب من عاش بعد الموت“ میں اور بیہقی نے ”دلائل“ میں عطف بن خالد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ :-

”میری خالہ نے مجھے بتایا کہ ایک دن میں شہداد کے قبرستان میں گئی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب جا کر ٹھہر گئی اور نماز ادا کی وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ ہی جواب دینے والا تھا۔ جب میں

نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تُو میں نے سلام کے جواب کی آواز سنی اور مجھے اتنا یقین ہے جتنا کہ اس بات کا کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا یارات اور دن کے وجود کا۔ یہ حال دیکھ کر میرے جسم کا بال بال کا پٹنے لگا۔“

شہداء کی زیارت کا صلہ

حاکم نے بروایت صحیحہ بیان کیا اور بیہقی نے دلائل میں اپنی سند سے روایت کیا کہ عبد اللہ نے بیان کیا کہ :-

”حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے شہداء اُحد کی زیارت کی اور کہا کہ الہی! یہ تیرا بندہ اور نبی کی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں اور جس نے ان کی زیارت کی یا اُن کو سلام علیک کہا تو یہ محشر تک اُس کا جواب دیتے رہیں گے۔“

شہداء اُحد کے بارے نبی اللہ اور صحابہ کرام کا عمل

بیہقی نے واقدی سے روایت کیا کہ :-

”حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہداء اُحد کی قبور کی زیارت کو تشریف لے جاتے تھے۔ جب گھائی پر پہنچتے تھے تو اونچی آواز سے فرماتے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ وَفِنَعْمَ عُقْبَىٰ الدَّارِ اور یہی معمول حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا رہا۔ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی آکر دُعا کرتی تھیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص بھی آکر سلام کرتے

اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ ان حضرات کو سلام کرو جو تمہارے سوال کا جواب دیتے ہیں۔“

حضرت حمزہ کی قبر پر سلام کا جواب آنا

فاطمہ خراٹہ نے کہا کہ:-

”میں اور میری ہمیشہ سوریج کے غروب کے وقت ایک قبرستان میں تھے تو میں نے کہا کہ اے میری ہمیشہ آکر حمزہ کی قبر پر سلام کریں تو وہ کہنے لگی بہت اچھا۔ تو ہم نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تو ہم نے قبر سے جواب سُنَا وَعَلَیْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ“

سجدہ شکر ادا کرنا

بیہقی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ ہاشم بن محمد عمری نے کہا:-
”مجھے میرے والد جمعہ کے دن صبح سویرے شہداء کی قبور کی زیارت کیلئے لے گئے۔ جب ہم قبرستان میں پہنچے تو انہوں نے اونچی آواز سے کہا سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
تو جواب دیا وَعَلَیْكُمْ السَّلَامُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اللّٰهُ تُوْمِیْرُہُ وَالِدِ
نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا تم نے جواب دیا۔ میں نے کہا کہ نہیں
پھر میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا اور پھر دوبارہ
سلام کیا تو دوبارہ جواب ملا۔ آپ نے تین دفعہ ایسا ہی کیا اور تینوں

دفعہ جواب ملا۔ یہ سن کر میرے باپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔

شہید کی خوشی میں حوروں کا دف بجانا

ابن ابی الدنیا نے عبد الواحد بن زیاد سے روایت کیا کہ :-
 ”ہم ایک جہاد میں گئے جب ہمدان سے واپس ہوئے تو ہمارے رفقاء
 میں سے ایک رفیق کم تھا۔ جب ہم نے اُس کی جستجو کی تو وہ درختوں کے
 جھنڈ میں قتل کیے ہوئے تھے اور ان کے سر پر کچھ لڑکیاں کھڑی
 ہو کر دف بجا رہی ہیں۔ جب ہم قریب پہنچے تو وہ پوشیدہ ہو گئیں اور
 پھر ہمیں نظر نہ آئیں۔“

روضہ انور سے اذان کی آواز آنا

ابن ابی الدنیا نے سعید بن مسیب سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ
 ”حترہ کی جنگ کے موقعہ پر میں حضور نبی کریم رُوف و رحیم علیہ الصلوٰۃ
 والتسلیم کے روضہ انور پر حاضر تھا تو جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو
 آپ کے روضہ انور سے اذان کی آواز سنائی دیتی تھی۔“

قبر سے اذان کا جواب سنائی دینا

لالکائی نے ”سنت“ میں یحییٰ بن معین سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک گورکن کا بیان ہے کہ قبور میں سب سے عجیب و غریب
 چیز جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ایک قبر سے ایسی آواز آتی تھی جیسے کسی
 مریض کے کراہنے کی ہوتی ہے۔ نیز ایک قبر سے مؤذن کی اذان

کے جواب کی آواز آتی اور صاف سُنی جاتی تھی۔“

پناہ مانگنے کی آواز

لالکالی نے عرش بن اسد محاسبی سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ :-
 ”میں ایک قبرستان میں تھا کہ ایک قبر سے آواز سُنی کہ میں اللہ کے
 عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔“

امام عالی مقام کے سراقدرس کا کلام کرنا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ منہال بن عمرو
 نے کہا کہ :-

”میں دمشق میں تھا تو واللہ میں نے امام عالی مقام امام حسین رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کو لے جاتے ہوئے دیکھا۔ سر کے سامنے ایک
 شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا اَمْ حَسِبْتُمْ
 اَنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ وَالسَّقِيَّةِ كَانُوا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا
 تو اللہ تعالیٰ نے سر کو بولنے کی قوت عطا فرمائی۔ سر مبارک سے آواز
 آئی اَعْجَبٌ مِنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِي وَحَمَلِي۔ یعنی اصحاب
 کہف کے واقعہ سے عجیب تر میرا قتل اور اٹھایا جانا ہے۔“

سُر کا سورۃ یسین کا ورد کرنا

ذہبی نے تاریخ میں بیان کیا کہ :-
 ”احمد بن نصر خزاعی کو خلیفہ واثق باللہ نے خلق قرآن کا قول کرنے

پر مجبور کیا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ انھیں قتل کر کے
سولی پر لٹکا دیا جائے اور ایک شخص کو مقرر کیا جو ان کے منہ کو قبلہ کی طرف
سے موڑتا رہے جس شخص کی اس کام پر ڈیوٹی لگائی تھی اس کا کہنا ہے
کہ سرہرات کو قبلہ کی جانب پھر جاتا تھا اور کھلے الفاظ میں سورۃ یسین
کی تلاوت کرتا تھا۔“

ایک نوجوان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر قبر سے آواز دینا

ابن عساکر نے اپنی سند سے ابو ایوب خزاعی سے روایت کیا کہ :-
”دور فاروقی میں ایک عابد و زاہد نوجوان جو ہمہ وقت مسجد کو مسکن عبادت
بنائے بیٹھا رہتا تھا اور حضرت فاروق اعظم کی نظریں وہ بہت ہی پسندیدہ
تھا۔ پھر مسجد سے فراغت کے بعد وہ اپنے بوڑھے والد کے پاس چلا جاتا
تھا۔ راستہ میں ایک بدچلن عورت اُس پر فریفتہ ہو گئی اور ہر روز وہ اس کا
راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی تھی یہاں تک کہ ایک وہ اُسے اپنے دروازے
پر لے گئی جب وہ اندر داخل ہونے لگا تو اُسے یادِ الہی آئی اور زبان سے
بے ساختہ یہ کلمات قرآنی نکل پڑے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ
طَآئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ دیشک پر ہیزگار
وہ لوگ ہیں کہ جب شیطان کا کوئی وسوسہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ اپنے
دل میں اللہ کی یاد لاتے ہیں اور صراطِ مستقیم پر آجاتے ہیں یا یہ کلمات پڑھتے
ہی نوجوان پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ عورت نے اپنی نوکرانی کو بلایا اور دونوں
عورتوں نے گھسیٹ کر ان کے دروازے پر پھینک دیا۔ اب جب باپ نے
اُسے ڈھونڈنا شروع کیا تو اپنے دروازے پر اُسے بیہوش پایا۔ باپ اُسے

اٹھا کر اندر لے گیا۔ رات کے آخر میں اُس نے ہوش سنبھالا۔ باپ نے پوچھا بیٹا کیا بات ہے۔ نوجوان نے باپ سے کہا خیریت ہے۔ باپ نے کہا اے بیٹا میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں تاکہ یہ کیا ماجرا تھا۔ نوجوان نے تمام واقعہ عرض کر دیا۔ باپ نے پوچھا کون سے کلمات پڑھے تھے تو اس نے وہی کلمات پھر پڑھ دیئے۔ پڑھتے ہی پڑھتے چہرہ بہوش ہو گیا اور لوگوں نے اُسے ادھر ادھر کیا مگر وہ اپنے اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ لوگوں نے اُسے رات کو ہی دفن کر دیا۔ صبح یہ واقعہ حضرت فاروق اعظم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لیے گئے اور فرمایا کہ تو نے مجھے خبر کیوں نہ کی۔ باپ بولا اے امیر المؤمنین رات کا وقت تھا آپ کو تکلیف ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ آپ اپنے رفقاء کے ہمراہ اُس نوجوان کی قبر پر آئے اور فرمایا یا فلاں وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ رِائے فِلاں! جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لیے دو جنتیں ہیں (تو نوجوان نے قبر میں سے جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما سبی فی الجنة مراتین) اے عمر! میرے پروردگار نے وہ دو بہشت مجھے عطا فرمادیں۔

دُنیا میں کیا ہوا عمل ہی کام آئے گا

ابن ابی الدنیا اور بھیقی نے دلائل النبوة میں اپنی سند سے ابن میثاق سے روایت

کیا کہ :-

”میں ایک دن قبرستان میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر لیٹ گیا۔ ابھی میں بیدار ہی تھا تو میں نے سماعت کیا کہ قبر سے آواز آئی اٹھو! تم نے مجھے تکلیف دی

تم لوگ کام کرتے ہو مگر علم نہیں رکھتے۔ ہم علم رکھتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ اللہ کی قسم اگر میں تیری طرح نماز پڑھتا تو میرے لیے تمام دنیا میں اس سے بہتر اور کچھ نہ ہوتا۔“

قبر میں نیکی بدی کا اختتام

ابونعیم نے اپنی سند سے ”علیہ“ میں یونس بن علیس سے روایت کیا کہ:۔
 ”میں دمشق کے قبرستان سے صبح سویرے بروز جمعہ گزر رہا تھا تو کوئی صاحب قبر کہہ رہا تھا کہ یہ یونس بن علیس ہیں جو ہجرت کر کے آئے ہیں۔ ہم ہر مہینہ حج و عمرہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ تم عمل کرتے ہو مگر علم نہیں رکھتے ہم علم رکھتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ تو یونس نے اس طرف دھیان کیا اور سلام کہا مگر جواب نہ ملا تو یونس بولا سبحان اللہ! میں تمہارا کلام سنتا ہوں مگر تم سلام کا جواب نہیں دیتے۔ تو صاحب قبر نے جواب دیا ہم نے تمہارا سلام سنا مگر جواب دینا ایک نیکی ہے اور اب نیکی و بدی ہمارے بس سے باہر ہے۔“

قبر سے ایک مردہ کا بشارت دینا

ابن عساکر نے اوزاعی سے روایت کیا کہ:۔
 ”یسرہ بن علیس باب تو ما کے قبرستان سے گزرے چونکہ آپ نابینا تھے اس لیے آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا تو انہوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ انتم لنا سلفٌ ونحن قبوعٌ فرحمتنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم تو قبرستان سے ایک مردہ نے کہا اے دنیا والو!

تھیں بشارت ہو کہ تم ایک ماہ میں چار دفعہ حج کرتے ہو۔ میں نے کہا وہ کس طرح۔ کہا کیا تم علم نہیں رکھتے کہ ہر جمعہ پر تمہیں حج مبرور کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے صاحبِ قبر سے پوچھا کہ تمہارا دنیا میں سب سے بہتر عمل کونسا تھا تو صاحبِ قبر نے جواب دیا "استغفار" لیکن اب نہ تو کوئی ہم سے بڑھ کر نیکی ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی بڑائی کم ہوتی ہے۔"

شہداء کا عمر بن عبد العزیز کے جنازہ میں شرکت کرنا

ابن عساکر نے اپنی سند سے عمیر بن حباب سلمی سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ :-

"مجھے اور میرے آٹھ رفقاء کو بنو امیہ کے دور میں رومیوں نے قید کر لیا شاہِ روم نے میرے آٹھ رفقاء کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اور میری قتل کی باری آئی اور مجھے قتل کیے جانے کے لیے پیش کیا گیا تو ایک رومی سردار اُٹھا اور اُس نے شاہِ روم کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور مجھے آزاد کر دیا اپنے گھر لے گیا۔ گھر جا کر اُس نے اپنی ایک خوبصورت لڑکی کا مشاہدہ کروایا اور اپنا خوب صورت مکان دکھایا اور کہا کہ تمہیں علم ہے کہ بادشاہ کے ہاں میری کتنی عزت ہے۔ اگر تم میرا دین قبول کر لو تو میں تمہارا عقد اپنی بیٹی کے ساتھ کر دوں اور یہ سب نعمتیں تجھے دے دوں۔ میں نے کہا کہ میں اپنا دین تمہاری بیٹی اور دنیا کے مال کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ شخص کئی دن مجھے اپنا دین پیش کرتا رہا۔ ایک رات اُس کی لڑکی نے مجھے علیحدگی میں اپنے باغ میں بلوایا اور پوچھا کہ کیا باپ کی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ میں اُسے بھی پہلا ہی جواب سنایا۔ پھر لڑکی نے کہا کہ اب تم کیا ارادہ رکھتے ہو۔ یہاں رہنا

پسند کرتے ہو یا وطن واپس جانا پسند کرتے ہو۔ میں نے کہا میں اپنے وطن واپس جانا پسند کرتا ہوں۔ تو لڑکی نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھا کر کہا کہ تم اس ستارہ کو دیکھ کر رات بھر چلتے رہو اور دن کو پوشیدہ رہو اپنے وطن پہنچ جاؤ گے۔ پھر لڑکی نے مجھے کچھ راستہ کا خرچ دیا اور میں وہاں سے چل پڑا۔ میں نے لڑکی کے کہنے پر تین رات سفر کیا۔ چوتھے دن میں کہیں پوشیدہ بیٹھا تھا کہ گھوڑوں کی آمد کی آواز محسوس ہوئی۔ میں نے جان لیا کہ اب میں پکڑا گیا۔ اب جو بخور مشاہدہ کیا تو میرے وہ شہید رفقاء اور ان کے ساتھ سفید گھوڑوں پر کچھ اور لوگ بھی تھے۔ وہ پاس آکر کہنے لگے کیا تم عمیر ہو؟ میں نے کہا ہاں میں عمیر ہوں۔ تم بتاؤ تم تو قتل ہو چکے تھے وہ بولے۔ واقعی ہم قتل ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہداء کو اٹھایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شمولیت کریں۔ ان میں سے ایک بولا اے عمیر! ذرا اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا اور اس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ تھوڑی دُور جا کر اس نے مجھے پیچھے پھینک دیا۔ میں چوٹ لگنے سے بچ گیا۔ اب جو نظر پڑی تو میرا گھر بالکل قریب تھا۔

شہداء کافرشتوں کے ہمراہ ہم سفر ہونا

ابن جوزی نے ”عیون الحکایات“ میں اپنی سند سے ابو علی الضریر رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ :-

”تین شامی بھائی دورانِ جہاد ایک دفعہ بادشاہ روم کے ہاں گرفتار ہو گئے بادشاہ نے مجاہدین سے کہا کہ میں تم عیسائی مذہب اختیار کرو میں تمہیں اپنی

سلطنت میں حصہ دار بنالوں گا۔ اور اپنی لڑکیوں سے تمہارا عقد کر دوں گا مگر ان تینوں مجاہدین نے صاف انکار کر دیا۔ پھر بادشاہ نے تیل کی تین دگیس تین دن تک آگ پر چڑھائے رکھیں اور انہیں خوف دلانے کے لیے روزانہ وہ دگیس انہیں دکھائی جاتیں لیکن وہ اپنے قول کے پکے رہے بالآخر بڑے بھائی کو تیل میں ڈال دیا گیا۔ پھر دوسرے کو بھی اسی طرح تیل میں ڈال دیا گیا۔ اب تیسرا باقی رہ گیا بادشاہ نے اسے بھی پوری طرح درغلا یا مگر وہ اپنے قول پر ثابت قدم رہا۔ ایک رومی سردار نے کھڑے ہو کر بادشاہ سے کہا۔ اے بادشاہ! میں اسے اس کے دین سے منحرف کر سکتا ہوں میرے عربی لوگ مستورات کو بہت پسند کرتے ہیں۔ میں اسے اپنی لڑکی کے سپرد کر دوں گا جو اسے اس کے دین سے منحرف کر دے گی۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے سردار کے سپرد کر دیا۔ سردار نے لڑکی سے سب بات بنا کر اسے لڑکی کے سپرد کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد سردار نے لڑکی سے پوچھا کیا تم نے اپنے مشن میں کامیابی حاصل کرتی۔ لڑکی نے نفی میں جواب دیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کے دونوں بھائی اس شہر میں قتل کیے گئے ہیں اس لیے یہاں اس کا دل نہیں لگتا اس لیے ہم دونوں کو کسی دوسرے شہر میں منتقل کر دیا جائے اور ہمیں مزید وقت دیا جائے۔ چنانچہ ان دونوں کو کسی دوسرے شہر میں منتقل کر دیا گیا۔ لیکن وہ جو ان دن کو روز دار ہوتا اور تمام رات عبادت میں گزارتا اور لڑکی کی طرف رغبت نہ کرتا۔ لڑکی اس کا یہ کمال دیکھ کر اسلام میں داخل ہو گئی اور دونوں ایک گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے نکل پڑے۔ دن کو چھپے رہتے اور رات کو سفر کرتے۔ ایک دن ان دونوں نے اچانک گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سماعت کی۔ اب جو بغور دیکھا تو مجاہد

کے دونوں شہید بھائی فرشتوں کی جماعت کے ساتھ جا رہے ہیں اس شخص نے سلام کے بعد ان کا حال پوچھا۔ وہ بولے کہ بس کچھ دیر تکلیف پہنچی جس کا تو نے مشاہدہ کیا پھر ہمیں فردوس میں بھیج دیا گیا اور اب ہمیں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تمہارا عقد اس لڑکی سے کر دیں۔ چنانچہ مجاہد کا نکاح کر کے چل دیئے اور یہ جوان اپنے وطن شام پہنچ گیا۔

مردوں کا بدیل خالد بن معدان کے جنازہ میں شرکت کرنا

ابن عساکر نے اپنی سند سے معاویہ بن کعبی سے روایت کیا کہ:۔
 ”ایک بزرگ آدمی جو مہص میں ہائش پذیر تھا اس خیال سے مسجد کو چلا کہ صبح ہو گئی مگر ابھی رات باقی تھی۔ جب وہ قبہ کے نیچے پہنچا تو اس نے گھوڑوں کے گھنگروں کی آوازیں سُنیں۔ اب جو اس نے دیکھا تو کچھ سوار ہیں جو باہم ملاقات کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کہاں سے آئے تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم ہمارے ساتھ نہ تھے انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بدیل خالد بن معدان کے جنازے میں شرکت کر کے واپس آ رہے ہیں۔ انہوں نے حیرانی سے کہا وہ وفات پا گئے۔ ہمیں ان کی وفات کی خبر دی گئی۔ صبح کو اس بزرگ آدمی نے لوگوں کو یہ واقعہ سنایا اور دوپہر کے وقت ایک قاصد آیا کہ بدیل وفات پا گئے ہیں۔“

قبر سے آواز آنا

ابن ابی الدنیانے ”قبور“ میں اور ابن عساکر نے شعبی سے روایت کیا کہ:۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ آیا تو انہوں نے قبر سے ایک غمزہ آدمی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا کہ اے امینہ اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائے۔ اے امینہ ہمارے پاس آ تو قبر کی تاریکی سے نہ گھبرائے اگرچہ تو خاک میں کیوں نہ چلی جائے۔ جب لوگوں کو اس بات کی خبر دی گئی تو وہ اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ امینہ کون ہے تو معلوم ہوا کہ امینہ وہی عورت ہے کہ جس کا جنازہ آ رہا ہے۔ صفوان کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ مردہ نہیں بولتا مگر یہ آواز کہاں سے آئی۔“

رات کو قبر سے آواز کا سنا جانا

ابن ابی الدنیا نے سعید بن ہاشم سلمی سے روایت کیا کہ :-
 ”ایک دفعہ ایک قبیلہ کے ایک شخص نے خوب گانے بجانے سے اپنے رط کے کی شادی کی۔ ان کا مکان قبروں کے قریب تھا۔ جب رات کو یہ لوگ گانے بجانے میں مشغول تھے تو انہوں نے ایک آہستہ سی آواز سنی کہ ”اے گانے بجانے کی لذتوں میں مصروف ہونے والو۔ موت اس عیش و طرب کو ختم کر دیتی ہے۔ بہت سے لوگ جو اس عیش و طرب میں مصروف تھے وہ اپنی اولاد سے جدا ہو گئے۔“ راوی کا بیان ہے واللہ چند دنوں بعد دولہا نے جام موت پی لیا۔“

صالح مری کی روایت

ابن ابی الدنیا نے صالح مری سے روایت کیا کہ :-

”میں ایک دن سخت گرمی کے موسم میں قبرستان گیا تو میں نے کہا سبحان اللہ تمہاری ارواح و اجسام کو منتشر کرنے کے بعد کون جمع کرے گا اور اس طرح گلنے سڑنے کے بعد تم کو کیونکر زندہ کیا جاسکے گا تو ایک قبر سے آواز آئی۔ اے نیک اطوار آسمان و زمین کا ایک جگہ پر قائم ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے بلائے گا تو تم اس کی جانب اٹھے کیے جاؤ گے تو اللہ میں بہوش ہو کر اپنے منہ کے بل گر گیا۔“

قبر سے نام لے کر آواز دینا

ابن ابی الدینیا نے بشر بن منصور سے روایت کیا کہ مجھ سے عطاء رزق نے

کہا کہ :-

”جب تم قبرستان میں جاؤ تو تم اپنے دل کو مردہ بنا کر جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں قبرستان میں تھا کہ اچانک میں نے آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا کہ اے نعمتوں اور ناز و انداز میں غافل ہو جانے والے انسان۔“

قبر سے اشعار کا سماعت کرنا

ابن ابی الدینیا نے سوار بن مصعب ہمدانی سے روایت کیا اور انہوں نے

اپنے باپ سے کہ :-

”ہمارے ہمسائے دو بھائی تھے وہ باہم بہت پیار کرتے تھے۔ اتفاقاً بڑا بھائی اصفہان چلا گیا اس کے پیچھے چھوٹے کا وصال ہو گیا۔ جب بڑا واپس آیا تو اس کی قبر پر پہنچ کر بہت رویا تو اس نے سات ماہ مسلسل

قرے یہ اشعار سنئے

يَا أَيُّهَا الْبَاكِيُّ عَلِيٌّ غَيْرُهُ

نَفْسِكَ إِصْلَاحُهَا وَلَا تَبْكُهُ

إِنَّ الَّذِي تَبْكِي عَلِيٌّ أَشْرَاهُ

يُوشِكُ أَنْ تَسْلُكَ فِي سَلْكِهِ

پھر اس نے دیکھنا چاہا مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اس شخص پر کپکپی طاری ہوئی اور تین دن کے بعد وفات پا گیا اور اُسے اُس کے بھائی کے پاس دفن کیا گیا۔

یزید بن شریح ہمیشگی کا قبر سے آواز سماعت کرنا

امام احمد نے ”زہد“ میں اور ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔
 ”یزید بن شریح ہمیشگی نے قبر سے یہ آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے اے لوگو!
 آج تم ہم جنسوں کی زیارت کو آئے۔ ہم بھی تمہاری ہی طرح تھے اور زندگی
 میں تمہاری شکل تھے۔ اب اس جنگل میں ہماری شکلیں ہوا کے ساتھ
 اڑ رہی ہیں اور ہم ایک کوٹھڑی میں ہیں تمہارے پاس نہیں آسکتے۔
 اب ہم میں سے کوئی لوٹ نہیں سکتا۔ اب یہی گھر تمہارا ٹھکانہ بننے
 والا ہے۔“

ہاتف کا آواز دینا

ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں اپنی سند سے محمد بن عباس وراق

سے روایت کیا کہ:۔

”ایک شخص اپنے لڑکے کے ساتھ گیا۔ راستہ میں باپ کا وصال ہو گیا بیٹے نے ایک درخت کے نیچے باپ کو دفن کر دیا اور اپنے سفر پر چل پڑے پھر واپسی پر رات میں اسی جگہ سے گزرا ہوا تو وہ باپ کی قبر پر نہ اُترا، کسی ہاتف نے کہا کہ: میں نے دیکھا کہ تو رات کے وقت دوم درخت کے پاس سے گزرا ہے۔ تیرے لیے ضروری ہے کہ دوم والے سے بات کرے۔ دوم میں ایک شخص ہے کاش تو اس کی جگہ وہاں مقیم ہوتا۔ دوم والے پر پھر گزرا اور اسے سلام کر۔“

تختہ غسل پر انگلی کا ہلانا

ابو نعیم اور ابن عساکر نے سلمہ سے روایت کیا کہ :-
”خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار دفعہ تسبیح پڑھتے تھے اور تلاوت قرآن بھی کرتے تھے۔ جب انھیں غاسل تختہ غسل پر غسل دینے لگا تو ان کی انگلی اسی طرح ہلتی تھی جیسے تسبیح میں ہلائی جاتی ہے۔“

مردہ کا تختہ غسل پر مسکرانا

ابن عساکر نے ابو عبد اللہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ :-
”ہمارے باپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے اُسے تختہ غسل پر رکھا اور ان کا چہرہ کھولا تو وہ مسکرا رہے تھے، لوگ اس شک میں پڑ گئے کہ شاید یہ ابھی زندہ ہیں، ڈاکٹر کو بلوایا گیا ہم نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھک دیا جب ڈاکٹر آیا تو اس نے نبض دیکھ کر کہا کہ یہ تو وفات پا چکا ہے۔ پھر ہم نے چہرہ کا مشاہدہ کیا تو انھیں مسکراتا ہوا پایا۔ ڈاکٹر بولا میں حیران ہوں اسے زندہ۔“

کہوں یا مُردہ کہوں۔ جب بھی کوئی انھیں غسل دینے کے لیے آگے بڑھتا تو ڈاکٹر پیچھے ہٹ جاتا۔ یہاں تک ایک عابد و زاہد و عارف شخص جس کا نام فضل بن حسین تھا آئے اور انہوں نے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قبر میں دفن کر دیا۔

مُردہ کے سینے سے آواز سنائی دینا

بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ:۔
 ”دور عثمانی میں حضرت زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا پھر غسل دے کر کفن پہنایا گیا۔ کفن کے بعد ان کے سینے سے کچھ آواز سنائی دی وہ کہہ رہے تھے احمد احمد پہلی کتب میں مرقوم ہے۔ صدیق نے سچ کہا وہ اپنے نفس کے لحاظ سے کمزور ہیں لیکن اللہ کے معاملے میں طاقتور ہیں۔ یہ بھی پہلی کتب میں مرقوم ہے۔ عمر بن خطاب نے سچ کہا وہ سابقہ کتب میں قوت و امانت کے ساتھ متصف ہیں۔ عثمان بن عفان نے سچ کہا، یہ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلے چار سال گزر گئے اور وہ باقی ہیں۔ فتنے برپا ہو گئے، صاحب قوت نے کمزور کو کھایا اور مشربر پاپا ہو گیا، تھکے لشکر سے اریس کے کمنوٹیں کی خبر آئے گی اور بیرار اریس کیا ہے۔ سعید بن مسیب کا کہنا ہے کہ پھر خطبہ کا ایک شخص وفات پا گیا اور اس سے بھی ایسی ہی آواز سنی گئی اور اس نے کہا کہ بنو الحارث بن ضررہ ج کے بھائی نے سچ کہا۔“

مُردہ کا رسالت کی شہادت دینا

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن عبد اللہ

انصاری سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ:۔
 ”حضرت ثابت بن قیس شماس نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی تو ان کی تدفین
 میں میں نے شرکت کی۔ جب ہم نے ان کو تکفین کے بعد قبر میں دفن کر دیا
 تو وہ فرمانے لگے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ابو بکر صدیق ہیں، عمر
 شہید ہیں، عثمان امین و رحیم ہیں۔ تو ہم نے بغور دیکھا کہ وہ وفات
 پا چکے ہیں“

مسئلہ کذاب کے مقتول کا صحابہ کی صداقت کی گواہی دینا

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔
 ”مسئلہ کذاب نے جن اصحاب کو قتل کیا ان میں سے ایک شخص
 قتل ہونے کے بعد کہنے لگا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ابو بکر صدیق
 ہیں، عمر شہید ہیں، عثمان رحیم ہیں۔ پھر خاموش ہو گیا“

خارجہ بن زید کا مردہ حالت میں غیب کی خبر دینا

طبرانی نے ”کبیر“ میں اپنی سند سے عبد الرحمن بن یزید سے روایت کیا کہ حضرت
 نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں خبر دی کہ:۔
 ”ہم میں سے ایک شخص خارجہ بن زید نامی تھا۔ وہ انتقال کر گیا تو ہم نے
 اُسے کفن وغیرہ پہنایا اور بعد نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا
 تو میں نے آواز سنی تو پیچھے ہٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں کچھ حرکت
 پائی گئی ہے۔ وہ فرما رہے تھے کہ قوم میں سب سے بڑھ کر صاحبِ قوت
 حضرت عمر فاروق ہیں اور رحیم اور ایمان دونوں کے پختہ ہیں اور عثمان

امیر المؤمنین پاک دامن اور معاف کرنے والے ہیں۔ دو راتیں گزر چکی ہیں اور چار باقی ہیں۔ لوگوں میں اختلاف ہو گیا اور اب ان کا کوئی نظام نہیں رہا۔ اے لوگو! اپنے امام کی بات سنو! اور اس کی اطاعت کرو یہ اللہ کے رسول کے جانشین ہیں اور رواج کا بیٹا۔ پھر اس نے کہا کہ زید بن خارجه کا کیا حال ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ میں بیرارہی کے پیچھے ہو گیا تو آواز ختم ہو گئی۔“

شہید کا بعد از شہادت زندہ کی امداد کرنا

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ شامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ:-

”ہم اہل روم سے جنگ کے لیے نکلے تو ہماری جماعت کے لوگ دشمن کے پیچھے پیچھے ہو لیے اتفاقاً دو آدمی جماعت سے بچھڑ گئے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں رومیوں کا ایک سردار ملا اور اس نے ہمیں جنگ کی دعوت دی۔ تھوڑی دیر ہم لڑے تو ایک ساتھی نے جام شہادت نوش کیا اور میں بھاگ گیا اور اپنی جماعت کی تلاش شروع کر دی۔ راستہ میں مجھے میرے نفس نے ملامت شروع کر دی کہ تیرا رفیق تجھ سے پہلے جنت میں چلا گیا اور تو بھاگتا پھرتا ہے چنانچہ میں واپس آیا اور اس شخص سے دوبارہ لڑنے لگا۔ اس نے مجھے ایسی چوٹ لگائی کہ میں گر گیا۔ وہ سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور کوئی چیز لے کر مجھے قتل کرنے لگا۔ اتنے میں میرا شہید ساتھی آ گیا اور اس نے اس شخص کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لیا اور اس کے

قتل پر میری اعانت کی اور ہم نے مل کر اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ میرے
ساتھ درخت تک چلتا رہا تھا اور وہاں پہنچ کر گر پڑا اور پہلے کی طرح
مقتول ہو گیا۔ پھر میں اپنے رفقاء میں واپس آیا اور انہیں اطلاع دی۔

مقتول سرکانہر میں کھڑا ہو کر قرآن کی تلاوت کرنا

ابن ابی الدنیاء نے عبد الرحمن بن یزید بن اسلم سے روایت کیا کہ :-
”کچھ لوگ اہل روم سے جنگ کرتے رہتے تھے اتفاقاً وہ گرفتار کر
لیے گئے۔ ان کا بادشاہ آیا اور اس نے انہیں کہا کہ وہ عیسائی مذہب
تسلیم کر لیں مگر انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے ان
کے قتل کا حکم دیا۔ بادشاہ ایک ٹیلہ پر نہر کے کنارے بیٹھ گیا اور اس
شخص کو قتل کر دیا اور اس کا سر نہر میں ڈلوادیا لیکن اس کا سر نہر میں
کھڑا ہو گیا اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے مٹھن نفس تو اپنے رب
کی طرف راضی خوشی لوٹ جا اور میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں
داخل ہو“

سرکانہر کشتی سے خطاب

ابن ابی الدنیاء نے سعید غمی سے روایت کیا کہ :-
”کچھ لوگ سمندر میں جہاد کے لیے نکلے تو ایک نوجوان آیا اور اس نے
درخواست کی کہ اسے بھی سوار کیا جائے لیکن انہوں نے منع کر دیا لیکن
جب اس نے اصرار کیا تو انہوں نے اسے بٹھالیا۔ اب جب دشمن سے
سامنا ہوا تو اس نے اپنی جو انفرادی کے جوہر دکھائے اور شہید ہو گیا شہید

ہونے کے بعد اس کا سر کھڑا ہو گیا اور کشتی والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام کار پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔“

تین اعمال کی بناء پر مغفرت کا حصول

حافظ ابو محمد خلّال نے ”کتاب کرامات الاولیاء“ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ ابو یوسف غسولی نے کہا کہ :-

”ایک دن کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شام میں میرے پاس آئے اور کہا کہ آج میں نے ایک عجیب تر چیز دیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک وہ پھٹ گئی اور اس میں خضاب لگائے ہوئے ایک بزرگ نکلا اور مجھ سے کہنے لگا مانگو میں تمہارے لیے ہی نکلا ہوں۔ میں نے کہا کہ بتاؤ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا وہ بولا میں بارگاہِ الہی میں اعمالِ بد کے ساتھ گیا لیکن مولا تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے تین کاموں کی بناء پر میری مغفرت فرمادی۔ اول یہ کہ جو اللہ سے محبت رکھتا تھا میں نے اُس سے محبت کی۔ دوم یہ کہ نا جائز چیز کو فوش کرنے سے پرہیز کیا۔ سوم یہ کہ تو میری بارگاہ میں طوطی خضاب شدہ لے کر آیا اور میں اہل خضاب سے جیاد کرتا ہوں۔ میں اسے جہنم میں نہیں بھیجوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ قبر پھر پہلے کی طرح بند ہو گئی پھر ابراہیم بن ادہم نے کہا اے غسولی نہایت حیرانی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عجیب و غریب مشاہدات کراتا ہے۔“

قاضی نیشاپوری ابراہیم سے روایت

بیہقی نے شعب الایمان میں اپنی سند سے قاضی نیشاپوری ابراہیم سے

روایت کیا کہ :-

”اُن کے پاس ایک شخص آیا جس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ شخص اُسے کوئی عجیب بات بتانا چاہتا ہے۔ اُس شخص نے کہا کہ پہلے میں کفن چور تھا۔ ایک دن ایک مستور کی وفات ہو گئی تو اُس کا کفن اُتارنے کے لیے گیا۔ جب قبر کھود کر میں نے اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا تو اس نے کہا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ! ایک جنتی شخص جنتی مستور کا کفن چرارہا ہے۔ میں نے کہا وہ کس طرح۔ تو مستور بولی کیا تو نے میرے جنازے کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ میں نے کہا ہاں۔ مستور بولی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ جو بھی میری نماز جنازہ پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا۔“

عمر بن عبد العزیز کے جنازہ میں شہداء کی شرکت

محامی نے اپنی ”امالی“ میں عبد العزیز بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ :-

”ایک شخص اپنی زوجہ کے ساتھ شام میں تھا ان کا ایک بچہ جام شہادت نوش فرما چکا تھا۔ ایک روز اُس شخص نے اچانک ایک سوار کو آتے دیکھا اس شخص نے اگر اپنی زوجہ سے کہا کہ اے فلان میرا اور تیرا بچہ۔ تو عورت بولی کہ تو اپنے سے شیطان کو دور رکھ۔ میرا بچہ تو کچھ عرصہ پہلے جام شہادت نوش فرما چکا ہے۔ تو غلط کہتا ہے چل اپنا کام کر۔“

وہ شخص استغفار کرتے ہوئے اپنے کام میں مشغول ہو گیا لیکن تھوڑی دیر بعد سوار قریب آچکا تھا۔ اب جو بنور دیکھا تو شبہ دور ہوا واقعی وہ ان کا شہید بیٹا تھا۔ باپ نے کہا کہ اے بیٹے! کیا تو شہید نہیں ہوا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں، مگر عمر بن عبدالعزیز کا وصال ہو گیا ہے۔ شہداء نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ وہ ان کے جنازے میں شرکت کریں۔ میں نے اپنے رب سے آپ کو سلام کرنے کی اجازت حاصل کر لی ہے پھر وہ ان کو دُعا دے کر چلا گیا۔ اس کے معلوم ہوا کہ واقعی حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال اسی وقت ہوا تھا۔

عمل نبوی

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ،
 ”حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قبرستان کی طرف نکلے اور فرمایا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَا رَقُومٍ مُّؤْمِنِينَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ۔“

تعلیمات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ،
 ”حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب ہم قبرستان میں جائیں تو یوں کہیں کہ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطًا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعًا سَأَلَ اللّٰهُ لَنَا وَلكُم الْعَافِيَةَ۔“

ام المؤمنین کا بارگاہ نبوی سے دریافت کرنا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ:-

”میں نے حضور سید عالم نور مجسم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ میں قبرستان میں جا کر کیا کہوں؟ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ جب قبرستان میں جاؤ تو یہ کہا کرو والسلام علی اهل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المتقدمین منا والمتاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔“

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ترمذی نے روایت کیا کہ:-

”حضور سید العالمین ﷺ مدینہ کے قبرستان سے گذرے تو آپ نے قبرستان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا السلام علیکم یا اهل القبور یغفر اللہ لکم انتم لنا سلف ونحن بالاثر۔“

حضرت علی المرتضیٰ کا عمل

طبرانی نے حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

کہ:-

”آپ قبرستان کے قریب گئے اور فرمایا السلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحق اللہم اغفر لنا ولہم وتجاوز یعفوک عنا وعنہم۔“

حضرت سعد بن ابی وقاص کا عمل

ابن ابی شیبہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”جب آپ اپنی زمین سے واپس ہوتے تو شہداء کی قبور سے گذرتے تو فرماتے السلام علیکم وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اور اپنے رفقاء سے بھی فرماتے کہ تم شہداء کو کیونکر سلام نہیں کہتے ان کو سلام کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے کا سلام کا جواب دیتے ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق کا عمل

حضرت ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ :-

”جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبروں سے گذرتے خواہ دن ہو یا رات تو آپ اہل قبور کو سلام کہتے۔ سلام میں امتیاز کرنا

ابن ابی شیبہ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ :-

”جب تم ان لوگوں کی قبروں کے پاس سے گزرو جنہیں تم جانتے ہو تو یوں کہو السلام علیکم یا اهل القبور اور جب ان لوگوں کی قبروں سے گزرو جنہیں تم نہیں جانتے تو یوں کہو السلام علی المسلمین۔“

دعائے مغفرت کا انعام

ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ :-
 ”جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے اللہم رب الاجساد البالیہ
 والعظام النحزۃ التي حرجت من الدنيا وهی بك مومنة ادخل
 علیہا روحاً من عندك وسلاماً منی۔ تو حضرت سیدنا آدم علی نبینا علیہ
 الصلوٰۃ والسلام سے لے کر اس وقت جتنے مردے مرے ہیں اس کے لئے
 تمام کے تمام دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

قبور کی زیارت کا عمل

ابن ابی الدنیا نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا کہ :-

”جس شخص نے قبرستان میں داخل ہو کر اہل قبور کے لئے بخشش کی اور ان
 پر رحم کی درخواست کی تو گویا وہ شخص ان کے جنازوں میں شریک ہو اور ان
 پر نماز پڑھی۔“

ابن ابی الدنیا نے ازہر بن مروان سے روایت کیا کہ :-

”بشر بن منصور کا ایک کمرہ جس میں وہ نماز پڑھتے وقت داخل ہو جاتے اور اس کا
 دروازہ قبروں کی طرف کھول دیتے اور وہاں سے قبروں کی زیارت کیا کرتے۔“

حضرت ابن عمر کا زیارت قبور کا عمل

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب میں حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :-

”جب آپ کسی جنازے کی نماز پڑھنے کو قبرستان میں آتے تو قبرستان والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے اور دعائے رحم کرتے۔

بروز جمعہ اہل قبور کا اجتماع ہونا

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے عاصم جدری کے خاندان کے ایک آدمی سے روایت کیا:-

”انہوں نے عاصم کے وصال کے کئی سال بعد انہیں خواب میں دیکھا تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ نے موت کا مزہ نہیں چکھا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا ہاں! انہوں نے کہا اب کہاں رہتے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ واللہ! میں جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ہوں اور میں اور میرے ساتھ ہر جمعہ کی شب کو اور صبح کو بکر بن عبد اللہ مزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ اور تم لوگوں کی چیزیں معلوم کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے جسم آتے ہیں یا کہ تمہاری ارواح آتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا نہیں صرف روح ہی جمع ہوتی ہیں۔ جسم تو گل سڑ گیا۔ انہوں نے پوچھا جب ہم تمہارے پاس زیارت کے لئے آتے ہیں تو کیا ہم کو پہچانتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس چیز کا پتا جمعہ کے تمام دن اور رات کو ہوتا ہے اور سینچر کو سورج کے طلوع ہونے کے وقت تک انہوں نے پوچھا کہ صرف ان دنوں کی تخصیص کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ جمعہ کی فضیلت ہے۔

پرندوں کا جمعہ کی اہمیت سے واقف ہونا

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کیا کہ :-

”ایک شخص کا معمول تھا کہ وہ قبرستان میں آکر بیٹھ جاتا اور جب بھی کوئی جنازہ آتا تو اس کی نماز جنازہ پڑھتا اور شام کے وقت قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتا کہ اللہ عزوجل تمہیں انس عطا کرے اور تمہاری غربت پر رحم کرے۔ تمہارے گناہوں کو درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول کرے۔“

اس شخص نے روایت کیا کہ میں ایک شام کو اپنا معمول پورا نہ کر سکا اور گھر آگیا۔ میں سو رہا تھا کہ ایک کثیر مخلوق آگئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کون ہیں؟ اور کیونکر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم قبرستان والے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ گھر آتے وقت ہم کو ہدیہ دیتے تھے اور آج ہدیہ نہ دیا۔ میں نے کہا وہ ہدیہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہدیہ دعاؤں کا تھا۔ میں نے کہا کہ اچھا اب یہ ہدیہ تمہیں پھر دوں۔ پھر میں نے اس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔

اہل قبور کا ذکرین کو پہچاننا

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا کہ :-

”مطرف کا کوڑا جمعہ کی رات کو روشن ہو جاتا تھا تو آپ رات کو قبرستان میں آتے اور اپنے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگے۔ ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب قبروں والے اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں۔ تو وہ کہتے کہ کیا تم بھی جانتے

ہو کہ جمعہ بھی کوئی دن ہے۔ وہ کہتے کہ ہاں یہ بھی جانتے ہیں کہ جانور اس روز کیا کہتے ہیں۔ جانور اس روز کہتے ہیں سلام سلام یوم صالح۔

باپ کا بیٹے کو دیکھنا

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے اپنی سند سے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ :-

”جب میرے باپ کی وفات ہو گئی تو بہت رویا پیٹا۔ اور میں ان کی قبر پر روزانہ آتا تھا۔ پھر کچھ کمی کر دی تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ اے بیٹے تم نے کیونکر تاخیر کی۔ میں نے پوچھا کہ میرے آنے کا آپ کو علم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا میں ہر دفعہ تمہارے آنے کو معلوم کر لیتا تھا۔ اور جب بھی تم آتے تھے تو میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا اور میرے ارد گرد کے لوگ بھی تمہاری دعا سے خوشی ہوتے تھے۔ پھر میں نے بلا ناغہ جانا شروع کر دیا۔

صاحب قبر کے لئے انس کا حصول

بیہقی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ :-

”ایک روز ایک عالم نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی قبر پر جانے کا عادی تھا۔ چند دنوں بعد میں نے دل ہی دل میں خیال کیا کہ یہ مٹی ہے یہاں آنے جانے کا کیا فائدہ میں نے وہاں آنا جانا چھوڑ دیا۔ ایک دن باپ کو خواب

میں دیکھا۔ انہوں نے کہا اے میرے لڑکے تم نے وہاں آنا جانا کیونکر چھوڑ دیا۔ میں نے کہا کہ مٹی کے تودے پر آکر کیا کروں۔ انہوں نے کہا اے میرے لڑکے ایسا نہ کہئے جب تم آتے تھے تو میرے ہمسائے مجھے خوشخبری سناتے تھے اور جب تم واپس چلے جاتے تھے تو میں تیری راہ تکتا رہتا تھا یہاں تک کہ تم کوفہ میں داخل ہو جاتے تھے۔

ماں کا پیغام بیٹے کے نام

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے عثمان بن سورہ سے روایت کیا کہ :-

”جب میری ماں کو موت نے آلیا تو میں ہر جمعہ کی رات ان کی قبر پر آتا جاتا تھا۔ ان کے اور دوسرے سب قبروں والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتا تھا۔ میں نے ایک شب کہا کہ بیٹا موت کی تکلیف بہت سخت ہے اور اللہ کی مہربانی سے بہترین برزخ میں ہوں۔ اس میں پھولوں کا بستر بچھاتی ہوں اور سندس واستبرق کا تکیہ لگاتی ہوں۔ میں نے کہا کیا تم کوئی حاجت رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا حاجت رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا تم میری زیارت سے منہ نہ موڑنا۔ کیونکہ تمہارے آنے سے مجھے انس حاصل ہوتا ہے۔ اور جب تم آتے ہو تو دوسرے مردے مجھے خوشخبری سناتے ہیں کہ تمہارے گھر سے زیارت کرنے والا آ رہا ہے اور وہ خود بھی خوش ہوتے ہیں۔

صاحب قبر کا زائرین کو پہچاننا اور گفتگو کرنا

علامہ سلفی نے کہا کہ میں نے ابو البرکات عبدالرحمن کو اسکندریہ میں

کہتے ہوئے سنا۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کو کہتے ہوئے سنا
انہوں نے کہا کہ :-

”میں نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے کہا کہ اے میرے
لڑکے۔ جب تو میری قبر پر آئے تو میرے قریب آکر بیٹھنا تاکہ مجھے انس
حاصل ہو اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔“

حافظ ابن رجب نے کہا کہ مجھے علی ابن عبدالصمد نے اپنی سند سے اسد بن
موسیٰ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک دوست نے موت کا
مذہ چکھا تو میں نے اسے ایک روز خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ
سبحان اللہ! تم فلاں آدمی کی قبر پر گئے۔ وہاں بیٹھے اس کے لئے بخشش کی دعا
کی اور میرے پاس نہ آئے۔ میں نے کہا کہ تم کو کیسے پتا چلا۔ اس نے کہا کہ
جب تم اپنے فلاں دوست کی قبر کے پاس آئے تو میں نے تمہیں دیکھا۔ میں
نے کہا آپ نے من مٹی کے نیچے دب جانے کے بعد مجھے کیونکر دیکھ لیا۔
اس نے کہا تمہیں علم نہیں کہ جب پانی شیشے میں ہو تو کیسے نظر آتا ہے؟

ہماری نئی مطبوعات

میلاد رسول اعظم ﷺ	مؤلف:- حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی
جمال قرب الہی	مرتبہ:- سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
جمال ذکر الہی	مرتبہ:- سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
زہد کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
مراقبہ کی حقیقت	مؤلف:- حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
توبہ کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
علم کی حقیقت	مؤلف:- حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
تذکرۃ الروح	مؤلف:- حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ الموت	مؤلف:- حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ القبر	مؤلف:- حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
عاشورہ	مؤلف:- حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون:- 7221953